

اندھیری راتوں مکمل اندھیری راتوں کے پنچھی # عائشہ مغل

تھپڑ کی گونج سے ارد گرد کے سبھی لوگ متوجہ ہوئے تھے اور کچھ تو پہلے ہی ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔۔

تمہاری اتنی ہمت کہ تم عینا مرتضیٰ خان کا راستہ روکو۔۔ بلیک جینز پر ریڈ سیلو لیس ٹاپ پہنے جو اس کی تمام تر رعنائیوں کو اجاگر کر رہا تھا۔۔۔ لوگوں کی اس پر ٹکی نظریں بتا رہی تھیں کہ وہ کتنی خوبصورت ہے مگر اتنا ہی بد صورت اسکا لہجہ اور انداز تھا جو اس کی شخصیت کو ذرا بھی میچ نہیں کر رہا تھا۔۔

باجی۔۔ میں۔۔ میں۔۔ ت۔۔ تو۔۔ بس۔۔ آپ سے یہ پھول خریدنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔ اس غریب نے ڈرتے ہوئے لڑکھڑاتی زبان سے جواب دیا۔۔۔

عائشہ مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

یہ۔۔ پھول۔۔ مائی فٹ۔۔ اس نے اس سے پھول کھینچ کر زمین پر پھینکتے ہوئے کہا۔۔

اور اس سے پہلے اس کا ہاتھ پھر سے اس غریب کے منہ پر نشان چھوڑتا کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

او لڑکی۔۔ کیا انسانیت سے کبھی واسطہ نہیں پڑا تمہارا؟؟؟ زین نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا۔۔

اومسٹر! پہلی بات آپ نے میرا ہاتھ پکڑا کیسے اور دوسری بات اگر تمہیں اتنی ہی ہمدردی ہو رہی ہے تو اپنے گھر کیوں نہیں لے جاتے اسے۔۔ عینا نے بدتمیزی کرتے ہوئے کہا۔۔

میڈم۔۔ میرا اسے گھر لے جانے کا تو پتا نہیں لیکن آپ گھر نہیں جاسکتیں تب تک جب تک آپ اس نقصان کے پیسے نہیں بھر دیتیں۔۔ زین نے پھولوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

دیکھتی ہوں کہ مجھے کون روکتا ہے۔۔ عینا نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔ چھوڑو صاحب میرا رب خود میری مدد کرے گا یہ انسانوں کے بس کی بات نہیں۔۔ جانے دو اسے میرا رب انصاف کرنے والا ہے وہ میرا بھی انصاف ضرور

کرے گا۔۔۔ اس غریب آدمی نے کہا آنسو اس کی آنکھوں سے مسلسل جاری تھے۔۔

اس سے پہلے کہ زین اسے روکتا وہ موقع پا کر

ناجانے کب وہ گاڑی میں بیٹھی اور گاڑی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔۔

چھوڑو صاحب وہ تو چلے گئی آپ بھی جاؤ کیوں اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔۔ اس آدمی نے کہا

اچھا بابا جانا تو مجھے پڑے گا۔۔ آپ یہ کچھ پیسے رکھ لیں میری طرف سے۔۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

نہیں۔۔ بیٹا۔۔ یہ تم اپنے پاس رکھو۔۔ یہ میرا اور میرے رب کا معاملہ ہے وہ کبھی مجھے بھوکا نہیں چھوڑے گا۔۔ اس آدمی نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اس نے زبردستی پیسے دینے کی کوشش کی لیکن وہ بابا آنکھوں میں آنسو لیے پلٹ گئے۔۔۔ جا بیٹا رب کرے تو ہمیشہ خوش رہے اب میرے پیچھے مت آنا بیٹا میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

ذہن کہیں وہیں اٹکا رہ گیا۔۔۔۔۔

رب سے روز محشر کہوں گا کچھ

تو۔ رحم کر۔۔

🥲 میں تیرے ماننے والوں کو جھیل آیا ہوں -----

* * * * *

وہ نا جانے کب سے گم صم سی بیٹھی اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ زندگی جسکے بارے سوچنا اس کے لیے کسی کرب سے کم نہ تھی جس میں وہ بھی اس بھٹکے ہوئے پنچھی کی مانند تھی جو اندھیری رات میں بھٹک گیا ہو۔۔ وہ بھی تو بھٹکی ہوئی تھی وہ بھی تو اس دنیا کی رنگینیوں میں کھو گئی تھی اس نے بھی تو اپنا مقصد بھلا دیا تھا۔۔۔ وہ بھی تو بھول گئی تھی کہ ۔

"بیشک ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے"

آگئی میری بچی۔۔۔ سفیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material | by **Ayesha Maughal**

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

جی ماما۔۔۔ آج موڈ خراب کر دیا۔۔۔ اس جاہل نے۔۔۔ عینا نے کہا۔۔۔
ایسے نہیں کہتے بیٹا۔۔۔ کس نے موڈ خراب کر دیا میری بچی کا۔۔۔ سفیہ بیگم
نے کہا

کچھ لوگ ہوتے ہیں ماما دنیا میں جو زمین کا بوجھ بنے گھومتے ہیں۔۔۔ اس نے
بیزاریت سے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔ آؤ بیٹا آج میں نے تمہارے لیے تمہاری فیورٹ بریانی بنائی ہے۔۔۔ سفیہ
بیگم نے شفقت سے کہا۔۔۔

پھر ہلکے پھلکے ماحول میں کھانا کھا کر سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

سورج کی دھیمی دھیمی روشنی فلک پر موجود تمام ستاروں کو او جھل کر چکی تھی۔۔۔
وہ اپنے وسیع و عریض بنگلے کے ٹیرس پر بیٹھی کافی سے لطف اندوز ہو رہی تھی
۔۔۔ وہ بچپن سے ہی اس طرح صبح اٹھ کر نکلتے ہوئے سورج کو دیکھا کرتی تھی
۔۔۔ اسے یہ منظر نہایت پسند تھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

ویسے تو اس پر ہر رنگ کھلتا تھا مگر گلابی رنگ وہ جب بھی پہنتی تھی اس کے سرخ و سفید چہرے کی سرخی مزید گہری ہو جاتی تھی۔۔۔۔

کلاس میں بیٹھے وہ کافی دیر سے لیکچر شروع ہونے کا انتظار کر رہی تھی کہ جبھی کوئی اس کے ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔۔ پھر وہ عینا ہی کیا جو چپ ہو جائے۔۔ او ہیلو مسٹر! اسٹینڈ اپ۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں بیٹھنے کی۔۔ اس نے چلاتے ہوئے کہا۔۔

سوری۔۔۔ بٹ آج میرا میرا فرسٹ ڈے تھا مجھے اور کہیں جگہ نظر نہیں آئی تو میں یہیں بیٹھ گیا۔۔۔ زالان نے جواب دیا۔۔

اگر آج کے بعد تم نے ایسی غلطی بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اسنے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔

او ہیلو میڈم خود کو سمجھتی کیا ہو۔۔ تمیز تمہیں چھو کر نہیں گزری کیا۔۔ اگر یہ بات تم آرام سے کہتی تو شاید میں اٹھ جاتا اب تو تمہارا باپ بھی مجھے نہیں اٹھا سکتا۔۔۔ اگر اس میں اتنا غرور تھا تو زالان ملک کونسا کسی سے کم تھا۔۔ وہ بھی تو سونے کا چچ منہ میں لے کر پیدا ہوا تھا۔۔۔۔ اگر عینا کو کسی کا لحاظ نہیں تھا تو وہ کونسا چپ رہنے والا تھا۔۔ وہ تو اس سے زیادہ بد لحاظ تھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

تم جانتے نہیں ہو میں کون ہوں۔۔۔ اس نے ایک آخری وار کیا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اب اس کا پالہ کس سے پڑا ہے۔۔۔

انڈسٹریز کے مالک مرتضیٰ خان کی اکلوتی MK اچھے سے جانتا ہوں میڈم۔۔

نہایت بد تمیز اور انا پرست اولاد ہو۔۔۔ زالان نے جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

تم تو۔۔۔ اس سے پہلے کہ تھپڑ اس کے منہ پر پڑتا اس نے اس کا ہاتھ پکڑ

لیا۔۔۔

میڈم! یہ غلطی کبھی مت کرنا ورنہ بہت پچھتاؤ گی۔۔۔ زالان اسے وارن کرتا کلاس سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

عینا آج زندگی میں پہلی مرتبہ چپ ہو گئی یہ منظر دیکھ کر پوری کلاس حیران کھڑی تھی۔۔۔

اس بے عزتی کا بدلہ تو تمہیں چکانا پڑے گا زالان ملک۔۔۔؟ وہ دل میں ارادہ کرتے چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے کلاس سے نکل گئی۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ اپنے کمرے میں کھڑی تھی۔۔۔۔

مرتضیٰ خان شہر کے بہت بڑے جانے مانے بزنس ٹائیکون تھے انہوں نے بڑی محنتوں سے اپنا نام بنایا تھا۔۔ وہ زیادہ تر کام کے سلسلے میں ملک سے باہر ہی رہتے تھے۔۔ اسی طرح ایک بزنس ٹور پر سفیہ بیگم کو پسند کر لیا تھا پھر انہوں نے اپنے والدین کو انکے گھر بھیج کر سب کی رضامندی سے نکاح کر لیا اور سفیہ بیگم بہو بن کر خان ہاؤس میں آ گئیں۔۔ بہت منت و مرادوں سے شادی کے پانچ سال بعد اللہ نے انہیں خوبصورت سی بیٹی سے نوازا تھا۔۔۔ چونکہ عینا اکلوتی تھی تو مرتضیٰ صاحب نے اس کی ہر جائز اور ناجائز خواہش پوری کرتے تھے جسکی وجہ سے وہ بہت خود سر اور ضدی ہو گئی تھی۔۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان سب چیزوں نے اس کے اندر جڑ پکڑ لی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک بد تمیز اور مغرور لڑکی بن گئی یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ وہ امیر باپ کی بگڑی ہوئی اولاد تھی۔۔ اس بات نے سفیہ بیگم کی نیندیں تک اڑا رکھی تھیں۔۔۔

آج پھر زین اپنے قاری صاحب سے ملنے آیا تھا وہ اکثر ان سے ملنے آتا ہی رہتا تھا اور ہر دفعہ کوئی نہ کوئی سبق ضرور لے کر جاتا تھا۔۔ آج بھی وہ اسے زندگی کی حقیقت کے بارے میں بتا رہے تھے کہ انسان کتنا خوش فہم ہے کہ وہ ساری زندگی

اس فریب میں گزار دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے لیے اہم ہے حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے ہونے یا نہ ہونے سے کسی کو بھی فرق نہیں پڑتا یہاں تک کہ ہمارے مرنے سے بھی نہیں یہی لوگ ریٹ ان پیس۔۔ فیلنگ سیڈ یا بروکن کا اسٹیٹس لگا کر اپنی اپنی زندگی کی رعنائیوں میں گم ہو جائیں گے یہ وہ تلخ حقیقت ہے جسے ہم جانتے بوجھتے نظر انداز کر دیتے ہیں خدا را اپنی زندگی کو اللہ کی راہ میں وقف کیجئے اللہ کے لیے خود کو جہالت سے نکال کر حق اور سچ کی طرف لے آئیے لوگوں کے لیے اپنی زندگی تباہ مت کیجئے یہ تو ایسے لوگ ہیں اگر ان کے لئے مر بھی جاؤ تو کہتے ہیں

"بچارے کی زندگی ہی اتنی تھی"

آج پھر قاری صاحب نے اسے زندگی گزارنے کی اک نئی راہ دکھائی تھی پھر وہ انکا شکریہ ادا کرتا انہیں سلام کہتے ہوئے گھر کے لیے نکل گیا۔۔۔

آنے والا کل عینا کے لیے بہت خاص دن تھا۔ کل اسکی بائیسویں سالگرہ تھی۔۔ وہ اپنی سالگرہ کو بڑے اہتمام سے منایا کرتی تھی اور اگر ایک بھی چیز اسکی مرضی کے خلاف ہو جاتی تو سارے گھر کے ملازمین کی شامت آنا طے تھی

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

۔۔۔ اس لئے وہ ابھی کل کے لیے اپنے لئے اپنا ڈریس ڈیزائن کروانے کے لئے
ڈیزائنر کے پاس جا رہی تھی اور اس کا مطلب تھا کہ اب ڈیزائنر کی شامت آنا
طے تھی ۔۔۔

مرتضیٰ خان کے اس خوب صورت بنگلے کی رونق آج قابل دید تھی بنگلے کو بہت
خوبصورتی سے سجایا گیا تھا حویلی کا بڑا سا گیٹ خوبصورت اور رنگ برنگی غباروں
سے ڈھکا ہوا تھا راہداری کو بہت خوبصورت پھولوں سے دونوں طرف سے سجایا گیا
تھا.....

اج وہ بہت خوش تھی کیونکہ آج اس کی زندگی کا سب سے بڑا دن تھا.. آج اس کا
برتھ ڈے تھا اس سلسلے میں خان ہاؤس میں بہت بڑی پارٹی منعقد کی گئی تھی اس
میں شہر کے بہت بڑے جانے مانے بزنس ٹائیکون بھی انوائٹڈ تھے۔۔ اس وقت
خان ہاؤس میں بہت سے مہمان جمع ہو چکے تھے۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com


اور تبھی وہ نخرے دکھاتی اتراتی ہوئی ہال میں داخل ہوئی سب کی نظریں اسے دیکھ کر مبہوت رہ گئیں ایسا لگتا تھا جیسے پلٹنا ہی بھول گئی ہوں... آج وہ معمول سے زیادہ ہی خوبصورت لگ رہی تھی سب نے اس کی دل کھول کر تعریف کی

پھر سب کی بھرپور تالیوں میں کیک کاٹا گیا... پر اس کی نظریں ابھی بھی اس کے.... بابا کو تلاش رہی تھیں... ماما.. عینا نے سفیہ بیگم کو پکارا

جی بیٹا! آج تو میری بیٹی سب سے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہے.... سفیہ بیگم نے اس کی تعریف کی

تھینکس ماما بابا کہاں ہیں؟؟؟

عینا۔۔ پتہ نہیں بیٹا۔۔ یہیں کہیں ہونگے۔۔؟؟

اوکے۔۔ ماما۔۔ میں دیکھتی ہوں۔۔ وہ جوس کا گلاس  تھا مے اس طرف چل... پڑی کہ ایک دم وہ کسی چیز سے بہت بری طرح ٹکرائی

یہ کیا کیا آپ نے...؟؟؟؟؟ دانت پیس کر خونخوار نظر اپنے سامنے کھڑی اس نخریلی لڑکی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں جوس کا گلاس تھا جس میں سے جوس چھلک کر اس کے کپڑوں کو داغدار کر چکا تھا

اوہ سوری!!! اس نے جیسے ہی نظر اٹھا کر دیکھا آنکھیں حیرانی سے تھوڑی پھیل
.... گئیں تھیں

صرف سوری--- زالان ملک نے دانت پیتے ہوئے کہا غصہ تو اس کی لا پرواہی پر
... زیادہ تھا

... میری ساری شرٹ خراب کر دی... اب وہ ایک نظر اپنی شرٹ پر ڈال رہا تھا
جو عجیب ہی شکل اختیار کر چکی تھی... ایک کھا جانے والی نظر اس پر ڈال کر
آگے بڑھا ہی تھا کہ؟؟

اومسٹر--- ایسا بھی کیا نقصان کر دیا میں نے تمہارا۔؟؟؟۔۔ عینا کو اس کا غصے سے
بھرا چہرہ دیکھ کر دلی طور پر سکون محسوس ہو رہا تھا۔۔۔
سامنے بھی تو پھر زالان ملک کھڑا تھا۔۔

اندھی ہو گیا۔۔ یہ شرٹ پر اتنے بڑے بڑے داغ نظر نہیں آرہے کیا تمہیں
۔۔ اس نے اپنی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

تو آپ کونسا آنکھوں والے ہیں۔ میں اندھی تھی مگر آپ تو اندھے نہیں تھے ناں
--- اس نے بھی منہ توڑ جواب دیا ---

حد میں رہو مس عینا!! ورنہ تم جانتی نہیں ہو کہ اس دفعہ تم پنگا کس سے لے رہی
ہو --- زالان ملک نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا ---

میں جانتی ہوں ایک نہایت گرے ہوئے جاہل اور گھٹیا قسم کے انسان ہو تم زالان
ملک ---

یہ تو وقت بتائے گا کہ کون کتنا گھٹیا ہے؟

--- wait and watch Miss aina ---

پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا خان ہاؤس سے نکل چکا تھا اور وہ جس نے ابھی بولنے کے
لیے منہ کھولا ہی تھا کہ ایک مرتبہ پھر وہ اسے اپنے لہجے اور ان کی سختی سے
مبہوت کر کے جا چکا تھا ---

جو محبتیں ہمیں توڑ کر اللہ تعالیٰ سے جوڑتی ہیں... انہیں ہرگز کوسنا نہیں چاہیے۔
ان کے حق میں دعائیں کرنی چاہیے کہ انہوں نے آپ کو اکیلا بے بس کمزور جان

کر توڑا سورہ تا کہ آپ جب ٹوٹ کر جھکیں تو سامنے اللہ دکھائی دے۔۔ وہ اللہ جو تب بھی وہاں موجود تھا۔۔ جب ہم سراپوں میں تھے۔۔ اور وہ تب بھی وہاں موجود تھا۔۔ جب ہم آسمانوں میں اڑتے تھے۔۔ اور وہ اب بھی وہاں موجود ہے جہاں ہم ٹوٹے پروں سے گر کر چکنا چور ہو چکے ہیں۔۔ ہم تھام کیوں نہیں لیتے اس مضبوط سہارے کو۔۔ آخر یہ ٹوٹنا۔۔ بکھرنا۔۔ کب تک؟؟؟؟ مگر نہیں ہم ذرا سا سنبھلتے ہیں، اٹھ کر پھر سے نئے چہرے دیکھتے ہیں۔۔ آرزوئیں کرتے ہیں۔۔ دنیا کے رنگ میں گم ہو جاتے ہیں۔۔ ہم دشت میں خود ریت پھانکتے پھرتے ہیں۔۔ ورنہ۔۔ اگر ہم آج بھی چاہیں تو۔۔ اپنے راستے ہدایت والوں کی طرف موڑ دیں۔۔ اور یقین جانیں رب کی مقرر کردہ حدود میں ہی سکون ہے۔۔

وہ۔ گم صم سی بیٹھی نا جانے کیا سوچ رہی تھی کہ اسے اپنے کمرے میں کسی کے ہونے کا احساس ہوا۔۔ اور یشفع کو تو دیکھتے ہی وہ اس کے گلے لوگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

کیا ہوا نور۔۔ کچھ بولو تو۔۔ اس نے نرمی سے مگر فکر سے بھرپور لہجے میں پوچھا۔۔

اس

کے رونے میں مزید شدت آگئی۔۔ کیوں یشفع کیوں؟؟؟ کیوں کیا اس نے میرے ساتھ ایسا۔۔ میں نے تو اس سے سچی محبت کی تھی ناں۔۔ پھر کیوں اس نے میرا بھروسہ توڑا۔۔ اس نے بھی کہا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔ پھر کیوں اس نے میری ذات کو اس قدر بکھیر دیا کہ میں چاہ کر بھی خود کو سمیٹ نہیں پارہی کیوں؟؟؟ وہ ایک دم چلائی تھی اور اتنی زور سے چلائی تھی کہ یشفع کو کچھ لرزتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

جانتی ہو کیوں ایسا ہوا نور۔۔ کیوں کہ تمہارا رب تم سے محبت کرتا ہے۔۔ وہ چاہتا ہے کہ تم بھی اس سے محبت کرو۔۔ یشفع نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

مجھ سے محبت کون کر سکتا ہے یشفع؟؟؟ میں تو محبت ڈرو ہی نہیں کرتی۔۔ میں تو اتنی گناہ گار ہوں؟؟؟ میں تو اس کے سامنے کھڑے ہونے کے قابل بھی نہیں ہوں تو وہ مجھ سے محبت کیسے کر سکتا ہے؟؟؟ آنسو مسلسل اس کی آنکھوں سے رواں تھے۔۔۔

ایسا نہیں کہتے نور۔۔ ہم یہ فیصلہ کرنے والے کون ہوتے ہیں؟؟ کہ کون کیا ڈرو کرتا ہے؟؟ یہ فیصلہ کرنے والی صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔۔ وہ تم سے

بہت محبت کرتا ہے وہ چاہتا کہ تم اس سے مانگو۔۔۔ تم ایک دفعہ صرف ایک قدم
اس کی طرف بڑھاؤ وہ خود تمہیں تھام لے گا۔۔۔
لیکن اگر اس نے مجھے معاف نہیں کیا تو؟؟؟

وہ تمہیں ضرور معاف کرے گا۔۔۔ نور۔۔۔ صرف ایک کوشش کر کے تو
دیکھو۔۔۔ انشاء اللہ وہ تمہیں مایوس نہیں کرے گا۔۔۔
یشفع نے اس کے آنسو پونچھے۔۔۔

اور اٹھو چلو۔۔۔ انٹی کب سے پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔ کھانا بھی نہیں کھایا تم نے
چلو آجاؤ منہ دھو کر جلدی سے میں کچن میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔
یشفع کی باتوں سے اب وہ اپنے آپ کو کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی۔۔۔ تھوڑی ہی
دیر میں وہ سب کے ساتھ بیٹھی ہلکی سی مسکراہٹ لیے ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھی
۔۔۔

السلام علیکم دادا جان ابھی تک سوئے نہیں آپ؟؟

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

وعلیکم السلام بھائی جان کیسے ہیں آپ چہل قدمی کا ارادہ تھا موڈ ٹھیک نہیں لگ رہا
ہے تمہارا وجہ؟؟؟

لاڈلے پوتے کی رگ رگ سے واقف تھے ابھی بھی اس کے چہرے کی سرد مہری
انہیں اس کے آف موڈ کا پتہ دے گئی تھی۔۔۔

کچھ نہیں دادا جان بس ایسے ہی کام کا برڈن تھا تھا۔۔۔

تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں ورنہ وجہ کچھ اور ہی ہے کیونکہ کام کی ٹینشن تو زین
بخاری کے لئے بنی ہی نہیں ان کے یقین این پر اس نے ان سے نظریں چرائی
اگر وجہ بتا دیتا تو انہی کو تکلیف ہونی تھی۔۔

اوکے۔۔ چلیں آپ کے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔۔

ہم چلو آج کل وہ نہ جانے کن سوچوں میں رہنے لگے تھے وہ بھی جانتا تھا کہ وہ
پریشان ہیں مگر اس کی طرح وہ بھی ضدی تھے انہیں ان کے روم میں پہنچا کر
دوچار باتیں کر کے وہ بھی اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

زین بخاری ولید بخاری کی اکلوتی اولاد تھا مسٹر اینڈ مسز بخاری اس کے کے بچپن میں ہی حادثے کا شکار ہو گئے گئے اب وہ اپنے دادا جان کے ساتھ اکیلا بخاری ہاؤس میں رہتا تھا والدین کے نہ ہونے اور کچھ حالات نے بھی اسے بہت زیادہ حساس اور اور سنجیدہ بنا دیا تھا۔

اب بھی وہ اپنے روم سے سے ملحق ٹیرس پر کھڑا سگریٹ سلگاتا خود بھی سلگ رہا تھا۔۔۔۔

نہ جانے کیوں کیوں اس کی کی آنکھوں کے سامنے نے بار بار اس دن والا منظر آ جاتا کیا کیا تبصرے نہیں کیے تھے لوگوں نے اس کے بارے میں؟؟؟

ویسے سے ہے تو ہاٹ کوئی آواز کانوں میں گونجی تھی اور ساتھ ہی سگریٹ کو زمین پر پھینک کر پیروں سے مسلا تھا جیسے وہ یہ وجود ہو جس سے اسے سب سے زیادہ نفرت ہے ہے کوئی منظر آنکھوں میں سما کر اس کو کچھ اور سلگایا تھا۔۔۔۔۔ یہ اس دن کے بات تھی جس دن زین کسی کام کے سلسلے میں سینما گیا تھا۔۔۔

یار زین اس لڑکی کو دیکھ کیسے شراب پینے کی شرط لگا رہی ہے یار لڑکیاں اتنی ایڈوانس ہو گئی ہیں اور وہ بھی مسلم۔؟ زبیر کے کہنے پر اس کی کی بلا ارادہ نظر اس طرف اٹھی تھی اس لڑکی کو دیکھ کر وہ جتنا شکوہ ہوتا کم تھا وجہ اس کا شراب پینا

کم اور اس کی پہچان زیادہ تھی وہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں جن میں ایک اس کا کلاس فیلو زالان بھی ملک تھا سب کے سامنے ایک ایک شراب کا بھرا ہوا اور کافی بڑا گلاس رکھا تھا جسے وہ لوگ صرف 30 سیکنڈ میں پینے کی بات کر رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سب سے پہلے وہ گلاس ختم کرنے والی بھی وہی تھی وہ سب کچھ سوچ سکتا تھا مگر اس لڑکی کا اتنا گرنا اس کی سوچ سے بھی پرے تھا اس کے بعد ان لڑکوں اور لڑکیوں نے کافی بے ہودہ ڈانس کیا تھا اور وہ جس کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی وہ کس گھٹیا انداز میں ڈانس کر رہا تھا ایک بار تو اس کا دل کیا کہ اسے یہاں سے باہر گھسیٹ کر لے جائے اور پے در پے اتنے تھپڑ مارے کہ اس کی عقل ٹھکانے آجائے تھوڑی دیر بعد وہ زالان ملک ملک کے ساتھ اٹھ کر چلی گئی تھی مگر اس کی چال میں کوئی لڑکھڑاہٹ تھی کی جیسے باقی لوگ جھومنے لگے تھے شاید شراب بھی اس کی طرح ڈھیٹ تھی یا پھر وہ شراب کو ہینڈل کرنا جانتی تھی۔۔۔۔۔

گھٹیا انسان تم نے مجھے اسی جگہ کیوں بلایا جگہ نہیں ملی تھی تمہیں وہ اب اس انسان پر چڑھ دوڑا تھا جس نے اسے یہاں بلایا تھا اور پھر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا اور باہر آکر کر اسے ایک بار پھر اس لڑکی کو دیکھ کر طیش آیا تھا جو بیہودہ لباس میں

موجود سگریٹ کو کش لگا رہی تھی اور پھر بنا دیکھے پیچھے کی طرف اچھال دی جو سیدھا اس کی کنپٹی کے قریب لگی تھی۔۔۔۔

ہاؤ ڈیر یو فولش گرل؟؟ آر یو میڈ؟ تم جیسی کیریٹر لیس لڑکیاں؟؟ لہجہ بتا رہا تھا مقابل انگاروں پہ ہے۔۔۔ تم سے کس نے کہا تھا میرے پیچھے کھڑے ہو جاؤ اور تم نے مجھے یہاں دیکھ کر میرا کیریٹر بھی جج کر لیا؟؟؟ اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی وہ جواب دے گئی۔۔۔

تم جیسی گھٹیا لڑکی کے پیچھے کھڑا ہونا نا تو دور اور اس راستے سے گزرنا بھی توہین سمجھتا ہوں۔۔

اور جہاں تم کھڑی ہو وہاں شریف لڑکیاں کھڑا ہونا بھی اپنی موت سمجھتی ہیں ہیں مگر تم جیسی کیریٹر لیس لڑکی کو کو یہ سمجھ نہیں آئے گی لہجہ انتہائی ذلت آمیز تھا۔۔۔۔

پھر تو تمہیں بھی مر جانا چاہیے کیوں کہ شریف صرف لڑکیاں ہی نہیں لڑکے بھی ہوتے ہیں اوہ تم بھی تو کیریٹر لیس ہو تبھی یہاں موجود ہو اور پھر تو تمہاری بھی توہین ہو گئی اور ویسے ایک بات کہوں لڑکی پٹانے کا اچھا طریقہ ڈھونڈا ہے یہ 2 روپے کا ایٹی ٹیوڈ وڈ دکھا کر واقعی تم لڑکیوں کو اٹریکٹ کر سکتے ہو۔۔ مگر عینا

خان ذرا ان چیزیں سے اٹریکٹ نہیں ان سے اررٹریٹ ہوتی ہے۔۔ سو۔ کہیں اور
اپلائی کرو۔۔ انداز بڑا ہی تمسخرانہ تھا۔۔

شٹ اپ۔ اپنے ہاتھ گندے نہیں کرنا چاہتا ورنہ۔۔ ضبط سے جملہ ادھورا چھوڑا تھا
۔۔ جتنا اسے اس لڑکی کی بکواس پر غصہ آیا تھا اس کا ہاتھ بھی اٹھ جاتا۔۔

ورنہ کیا۔؟؟؟؟؟ وہ عینا ہی کیا۔۔؟؟؟ جو کسی سے ڈر جائے۔۔۔

اور تب ہی اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور عینا کے منہ پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔

یاد کر لینا اس تھپڑ کو دوبارہ کسی بیہودہ جگہ پر جانے سے پہلے۔۔۔ اسے وارن کرتا
وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اور عینا وہیں منہ پر ہاتھ رکھے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

مما۔۔ میں کوئی اسلاک اکیڈمی جوائن کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ نور نے ڈائنگ ٹیبل
پر سفیہ بیگم سے اجازت چاہی۔۔۔

کیوں نہیں بیٹا۔۔ مجھے خوشی ہو گی۔۔ اگر تم جوائن کرو گی۔۔ سفیہ بیگم کو بہت
خوشی ہوئی تھی نور میں یہ چینج دیکھ کر۔۔۔

تو ڈن۔۔۔ یشفع۔۔۔ کل۔ ہم کسی اسلامک اکیڈمی جائیں گے اور وہاں سے ایڈمیشن فارم لے کر آئیں گے۔۔۔ اس نے اپنے ساتھ بیٹھی یشفع سے کہا۔۔۔ اوکے۔۔۔ یشفع نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

اور پھر کھانا کھا کر وہ اپنے روم میں آگئی۔۔۔ وضو کیا نماز ادا کی پھر قرآن کریم کی تلاوت کر کے سونے کی دعائیں پڑھ کر وہ پر سکون ہو کر سو گئی۔۔۔ اب اسے سکون آگیا تھا۔۔۔ اسے ہدایت جو مل گئی تھی۔۔۔

زندگی میں ہر پریشانی کا حل صرف اللہ ہی ہے۔۔۔ اللہ سے بات کریں۔۔۔ اللہ سے مانگیں۔۔۔ اللہ پر سب چھوڑ دیں۔؟ اللہ پر بھروسہ کریں۔۔۔ اللہ سے کہیں اور کہتے رہیں کیونکہ اللہ خود فرماتا ہے۔۔۔

اے بندے مانگ جو تو نے مجھ سے مانگنا ہے۔۔۔ میں تجھے عطا کروں گا اور بہترین عطا کروں گا مجھے تیرا مانگنا بہت پسند ہے۔۔۔

Allah is always with you

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اندری راتوں
خان بابا کیا ہوا گاڑی کیوں روک دی... عینا نے حیرت سے خان بابا کی طرف
دیکھا۔۔۔

بیٹا مجھے لگتا ہے ہمیں روکنا پڑے گا خان بابا نے مایوسی سے کہا۔۔۔
مگر کیوں؟؟ اس نے غصے سے پوچھا
وہ آگے دیکھیں ملک صاحب کی گاڑیاں کھڑی ہے لگتا ہے ان کی کوئی گاڑی خراب
ہوئی ہے۔۔۔؟

جیسے ہی عینا نے سنا اسے اس قدر غصہ آیا۔۔۔
گاڑی ان کی خراب ہے تو ہمارا اس سے کیا لینا دینا۔۔۔
بیٹا دیکھو آگے جانے کی جگہ تو ہے نہیں۔۔۔ خان بابا نے مایوس ہو کر کہا
ایسے کیسے میں ابھی دیکھتی ہوں وہ غصے سے گاڑی سے نکلی۔۔۔
او ہیلو مسٹر! شیشہ نیچے کرو اس نے شیشہ بجاتے ہوئے کہا۔۔۔

عائشہ مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

ڈرائیور نے شیشہ نیچے کیا تو وہ شخص سے مخاطب ہوئی جو گاڑی کے بیک سیٹ پر بیٹھا تھا بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے وہ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

او مسٹر اگر آپ کی باتیں ختم ہو گئی ہوں تو ذرا دھیان دیں۔۔ عینا نے تڑخ کر کہا

اور جیسے ہی زالان ملک نے چہرہ اس کی طرف کیا تو وہ جو پہلے ہی غصے سے بھری کھڑی تھی اب تو اس کا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا تھا۔۔۔

مسٹر زالان ملک یہ سڑک تمہارے باپ دادا کی جاگیر ہے یا تمہارے باپ نے خریدی ہے۔۔۔ عینا نے بد تمیزی سے کہا۔۔۔

زالان ملک اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

پہلی بات مس دھرتی کا بوجھ۔۔۔ میرے پاس اتنا ٹائم نہیں کہ میں آپ سے فضول بحث کروں اور دوسری بات اگر بات کرنے کی تمیز نہیں ہے تو میرے منہ لگنے کی بھی ضرورت نہیں۔۔۔ زالان نے اسے اس کی ہی ٹون میں جواب دیا۔۔۔

آپ کے منہ لگنا بھی کون چاہتا ہے۔۔۔ اور نہ ہی میرے پاس وقت ہے بس اتنی عرض ہے۔۔۔ مہربانی کر کے اسے پیچھے ہٹائے پیچھے کھڑے لوگوں کو آگے آنے

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

دیں اور ویسے بھی کیا تک بنتا ہے زیادہ گاڑی اٹھانے کا پتا ہے ہمیں آپ کے پاس
بڑی گاڑیاں ہیں بندہ ایک ایک کر کے لاتا ہے لیکن نہیں آپ تو اتاوالے ہو گئے
کہ پورا شوروم سر پر اٹھا لائے۔۔۔ وہ مسلسل بول رہی تھی اور زالان ملک مٹھیاں
بھینچے کھڑا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کو یہی سڑک پر قتل کر
دے۔۔۔

دیکھو لڑکی میں کب سے تمہیں برداشت کر رہا ہوں اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم
جو دل میں آئے گا وہ بولو گی۔۔۔ اس نے وہ مشکل اپنا غصہ کنٹرول کرتے
ہوئے کہا

عینا کو تو بلکہ اسے دیکھ کر دلی طور پر سکون محسوس ہو رہا تھا وہ اتنے دنوں سے
کوئی موقع ڈھونڈ رہی تھی اس سے بدلہ لینے لگا اور آج وہ موقع اسے خود ہی مل
گیا تھا تو وہ کیسے اس موقع کو ہاتھ سے جانے دیتی۔۔۔

کیا ہوا غصہ آ رہا ہے۔۔۔ اس نے ذرا سا اس کے کان کے قریب ہوتے ہوئے
چڑانے والے انداز میں کہا۔۔۔

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بعد زالان ملک کو بہت سی نظریں اپنے اوپر محسوس
ہوئیں۔۔۔

سینے سینے سینے یہ مسٹر زالان ملک اپنی گاڑی یہاں سے ہٹانے سے منع کر رہے ہیں۔۔۔ اس نے لوگوں کو متوجہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ بات سننے کی دیر تھی کہ تمام لوگ جو کافی دیر سے پیچھے کھڑے گاڑی ہٹنے کا انتظار کر رہے تھے اپنی اپنی گاڑیوں سے نکل آئے۔۔۔

جی تو یہ دیکھیں یہ اپنی گاڑی ہٹانے سے انکار کر رہے ہیں یہ چاہتے ہیں کہ آپ ان کو اپنی زبان میں سمجھائیں۔۔۔ عینا نے آگ لگانے کے لیے ایک اور وار کیا۔۔۔

یہ امیر لوگ سمجھتے کیا ہیں کہ ان کا جو دل کرے گا یہ وہی کریں گے۔۔۔ اب ہم ان کو بتاتے ہیں کہ ہم غریب کیا کر سکتے ہیں یہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانیں گے۔۔۔ بھیڑ میں سے کسی آدمی نے کہا

اور پھر لوگوں نے اس کی گاڑی کا وہ حشر کیا کہ وہ قابل دید تھی۔۔۔ زالان جو چپ چاپ کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا اپنی گاڑی کے ساتھ ایسا ہوتا دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا۔۔۔۔

چچ چچچ؟؟؟ او۔۔۔ غصہ آ رہا ہے یہ سب دیکھ کر۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں میں تمہیں نئی گاڑی لے دوں گی۔۔۔ عینا نے مزے لیتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں لڑکی۔۔ یہ جو سب تم۔ آج کیا ہے ناں یہ سب تمہیں بہت بھاری پڑنے والا ہے۔۔۔ وہ اسے وارن کرتا دوسری گاڑی میں بیٹھ کر آنکھوں سے او جھل ہوتا چلا گیا۔۔۔



وہ جب گھر پہنچا تو اس کا موڈ کیسے خراب ہو چکا تھا اور اس کے دماغ کی رگیں پھٹ رہی تھیں۔۔۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا عین؟۔۔ اس کا بدلہ تو تمہیں چکانا ہی پڑے گا۔۔ بس اب تم دیکھو میں تمہارے ساتھ وہ کروں گا کہ آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔۔ تم خود کو۔ منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہو گی اب تمہیں پتا چلے گا کہ یہ زالان ملک کیا چیز ہے۔۔ اور اگر اس دن۔ عینا جان لیتی نا اس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے تو وہ ایسا کبھی نہیں کرتی۔۔۔



سورج آہستہ آہستہ غروب ہو چکا تھا اور شام کا اندھیرا ہر طرف پھیل کر ہر چیز کو آنکھوں سے او جھل کر رہا تھا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

وہ آنکھوں میں بیر والا اسی لیے کھڑکی سے باہر اس شہر کو روشنی سے اندھیرے میں بدلتا دیکھ رہی تھی۔

دل ہمیشہ کی طرح یہی سوچ رہا تھا کہ کاش اندھیرا کبھی نہ ہوتا یہ سورج ہمیشہ چمکتا رہتا۔ نااندھیرا ہوتا اور نالوگ اس اندھیرے میں اپنی اصلیت دکھانے آتے بہت سی چیزوں پر پڑے پردے ہمیشہ رہتے۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب کوئی آہستہ آہستہ چلتا اس کے برابر کھڑکی کے پاس آکھڑا ہوا۔۔۔

وہ یوں ہی باہر دیکھتی رہی اور اپنی قسمت کا ہر روز کی طرح رونا روتی ہے۔۔

کیا ہوا نور کہاں کھوئی ہوئی ہو۔۔۔؟؟؟ یشفع نے اسے مخاطب کیا مگر اس نے اپنی آنکھیں ایک پل کو بھی نہ جھپکیں وہ یوں ہی ہیں کھڑی رہی جیسے کہ روز کا معمول ہو۔۔۔

یہ اندھیرا ہمیشہ کیوں نہیں رہتا؟؟؟؟ اس نے سوال کے جواب میں سوال کیا۔۔۔

لہجہ ایسے تھا جیسے اندر ایک ساتھ کئی قبریں موجود ہوں۔۔۔ کبھی غرور کی قبر اور کبھی عزتوں کی قبر کبھی خواہشوں کی قبر ہر طرح کی قبریں جب اندر بنی ہوں تو وہ

انسان ایک مردہ ہو سکتا ہے پر زندہ نہیں۔۔ اور مردوں کے الفاظ بھی مردہ ہوتے ہیں تو لہجہ کیا چیز ہے۔۔؟؟

ہر اندھیرے کی قسمت میں کبھی نہ کبھی روشنی اور ہر روشنی کی قسمت میں اندھیرا ضرور ہوتا ہے۔۔

یہ تو وقت ہی طے کرتا ہے کہ کب کس کے حصے میں کیا آنا ہے۔۔؟؟؟ یشفع نے اس کے اندر ابھرتے تمام سوالوں کا جواب دیا۔۔

شاید ایسے ہی جواب کی وہ اس سے امید رکھتی تھی۔۔

وہ ایسے کھڑی تھی جیسے کچھ ہی دیر میں اس کا جنازہ اٹھایا جانے والا ہو۔۔

یشفع دی اسے دیکھ کر خون کے آنسو روتی تھی مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی۔۔ آنسو اسکا اندر بھگورہے تھے بڑی ہمت مجتمع کرتے ہوئے بولی۔۔

نور صبر کرو۔۔ سارے صلے اس جہان کے لیے نہیں ہوتے۔۔ اگر سبھی کچھ اس جہان میں مل جائے تو اگلے جہان کے لیے کیا باقی رہ جائے۔۔؟؟

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

یہ کہنا کتنا آسان ہوتا ہے ناں کہ صبر کرو۔۔۔ پر اگر یہ کرنا اتنا آسان ہوتا ناں تو اللہ نے صبر کا اتنا اجر مقرر نہیں کیا ہوتا یشفع۔۔۔ اس نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ نور۔۔۔ مگر تم بہت بہادر ہو تم یہ کر سکتی ہو۔۔۔ اور اب بس کرو چھوڑو یہ سب باتیں۔۔۔ چلو تمہیں مامی جان بلا رہی ہیں۔۔۔

وہ پیار سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی آہستہ آہستہ قدم رکھتی اسے ساتھ لیے نیچے کی جانب چل پڑی۔۔۔



آج وہ غیر معمولی طور پر یونیورسٹی وقت سے پہلے ہی آگیا تھا اور گیٹ پر کھڑا اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا وہ جیسے ہی یونیورسٹی پہنچی اور ابھی اس نے کلاس میں جانے کے لیے قدم اٹھائے ہی تھے کہ وہ اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟؟ نور نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے بات کرنی تھی تم سے۔۔۔ نور نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ پر مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اور اس دن والی بے عزتی بھول گئے کیا؟؟؟ یا کوئی عزت ہی نہیں ہے تمہاری؟؟؟ نور نے طنز مارتے ہوئے کہا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

نور کی بات پر زالان نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔
انگلی اٹھا کر کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ رک گیا۔۔ اس کے لیے ضبط کرنا بہت مشکل
تھا۔۔ مگر پھر اپنا پلان سوچتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر ہنسی پھیل گئی۔۔

! آئی ایم سوری

نور کی طرف دلفریب مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا۔۔

نور حیران و پریشان اسے دیکھنے لگی۔۔

میں اپنے رویے پر شرمندہ ہوں۔۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔

نور کسی خواب سی کیفیت میں اسے بولتے ہوئے سن رہی تھی۔۔ سوری اور زالان
ملک یہ کبھی نہیں ہو سکتا اسکے دل نے ماننے سے انکار کیا تھا۔۔ اتنا اکڑو شخص اتنا
نرم دل کیسے ہو گیا۔۔

ہٹئیے میرے رستے سے۔۔ اتنا کہہ کر نور راستہ بناتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ
گئی۔۔

مس عینا مرتضیٰ خان۔۔ یہ تو بس ٹریلر تھا پیکچر تو ابھی باقی ہے۔۔ بس آگے آگے
دیکھو کیا ہوتا ہے تمہارے ساتھ۔۔ تمہارا بھی تماشہ نہ بنا دیا تو میرا نام بھی زالان

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

ملک۔ نہیں۔۔۔ ایک ایک لفظ غصے سے چباتے ہوئے بولا۔۔۔ اور وہاں سے چل پڑا۔۔۔



میں اس سے بہت نفرت کرتا ہوں۔۔۔ مولوی صاحب۔۔۔ میں اس کی شکل بھی دیکھنے کا روادار نہیں۔۔۔ میں اس سے جڑے ہر رشتے سے عاق ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ آج پھر وہ دل میں نفرت کا بوجھ لیے مولوی صاحب کے پاس حاضر تھا۔۔۔ زین بیٹا۔۔۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہو کہ آپکو اس سے اتنی نفرت کیوں ہے؟؟؟ مولوی صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مولوی صاحب اس سے کوئی رشتہ رکھنا تو دور کی بات ہے میں تو اس کے بارے میں سوچ کر خود کو گناہگار سمجھوں گا۔۔۔ وہ ایک کیریئر لیس لڑکی ہے۔۔۔ افیئرز ہیں اس کے۔۔۔ شراب پی کر گھومتی ہے وہ کل۔۔۔ بھی ایک کلب میں تھی اپنے کسی گھٹیا دوست کے ساتھ۔۔۔ میں اس سے کیسے رشتہ رکھ سکتا ہوں جس کو دیکھ کر ہی میرا اس کے ٹکڑے کرنے کو جی چاہتا ہے۔۔۔

پریشان کیوں ہوتے ہو بیٹا۔۔۔ اللہ جو کرتا ہے اچھے کے لیے کرتا ہے۔۔۔ ہوگی اس میں بھی کوئی مصلحت ہوگی۔۔۔ اور بیٹا اپنے دل میں اس کی نفرت کو۔۔۔ اتنی جگہ

مت دو کہ اس میں رب کی۔ محبت کے لیے جگہ ہی نہ رہے۔۔۔ اور جس دل۔ میں
نفرت ہو اس دل۔ میں رب نہیں بسا کرتا۔۔ اور اللہ کے بندوں سے نفرت کرنا یہ
کونسا مومن کی نشانی ہے۔۔ ہمارے نبی نے کیا کیا برداشت نہیں کیا انہوں نے تو
کبھی اپنے دشمنوں سے بھی نفرت نہیں کی۔۔ ہم انسان کبھی دنیا کی رنگینیوں میں
اس قدر کھو جاتے ہیں کہ اس رب کو ہی بھول جاتے ہیں جس نے ہمیں اس دنیا
میں بھیجا اتنی نعمتیں دیں تو پھر بھی ہمارا رب ہم سے نفرت نہیں کرتا۔۔۔ تو تم
نے کیسے کسی کی نفرت کو۔ اپنے دل میں جگہ دے دی۔۔ بیٹا مومن کے دل میں
نفرت کے لیے جگہ نہیں ہونی چاہیے۔۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اس کے بندوں کے لئے اتنی محبت ہونی چاہیے کہ نفرت کے لیے
جگہ ہی نہ رہے۔۔۔

سمجھ رہے ہونا زین بیٹا۔۔ مولوی صاحب نے اپنی بات کے اختتام پر اسے
مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔

جی مولوی صاحب پر یہ سب سمجھنے میں کچھ وقت لگے گا۔۔ زین نے پریشانی سے
کہا۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔ اللہ تمہارے معاملات میں آسانی پیدا کرے گا انشاء اللہ
۔۔۔ مولوی صاحب نے اسے دلا سے دیتے ہوئے کہا۔۔۔

انشاء اللہ۔۔۔ چلیں ٹھیک ہے مولوی صاحب۔۔۔ میں چلتا ہوں۔۔۔ میں آپ کی
باتوں پر غور کرو گا انشاء اللہ۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔ اپنا خیال رکھئے گا۔۔۔۔۔
تم بھی اپنا خیال رکھنا ہے۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔ ٹائم کافی ہو چکا تھا اور وہ جانتا تھا کہ دادا
جان اب تک اس کے انتظار میں جاگ رہے ہونگے اس لئے اس نے مزید باہر
گھومنے کا ارادہ ترک کر کے گاڑی کا رخ گھر کی طرف موڑ دیا۔۔۔۔۔



اسلام و علیکم دادا جان۔۔۔ زین نے گھر میں داخل ہوتے ہیں دادا جان کو سلام کیا
۔۔۔

و علیکم السلام بیٹا کہاں رہ گئے تھے؟؟ اتنی دیر کردی آنے میں۔۔۔۔۔ دادا جان نے
زین سے پوچھا۔۔۔

بس دادا جان وہ تھوڑا کام تھا۔۔۔ اس نے تھکن سے چور لہجے میں جواب دیا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

کیا بات ہے بیٹا آج کچھ پریشان لگتے ہو۔۔۔؟؟؟ انہوں نے اس کے چہرے پر
موجود پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں دادا جان بس ایسے ہی تھک گیا ہوں شاید اس لیے آپ کو لگا۔۔۔ اس
نے اپنی طرف سے انہیں مطمئن کرنا چاہا۔۔۔

بیٹا کہیں اس پریشانی کی وجہ عینا تو نہیں؟؟؟ وہ جانتے تھے پھر بھی انہوں نے
پوچھنا ضروری سمجھا۔۔۔

بس۔۔۔ دادا جان۔۔۔ مولوی صاحب کہتے ہیں مجھے اس سے نفرت نہیں کرنی چاہئے پر
دادا میں جتنی دفعہ اسے دیکھتا ہوں میری نفرت میں اور زیادہ اضافہ ہو جاتا
ہے۔۔۔ اس نے مایوس لہجے میں جواب دیا۔۔۔

جانتے ہو بیٹا۔۔۔ ایسا کیوں ہے؟؟؟ کیوں کہ تم نے اس رشتے کو کبھی اپنانے کی
کوشش ہی نہیں کی۔۔۔ دیکھو بیٹا۔۔۔ بعض دفعہ جس چیز کے بارے میں ہم گمان
بھی نہیں کرتے وہ چیز وقت ہمیں تھما دیتا ہے۔۔۔ اور اس چیز میں ہمارے لیے
ضرور کوئی نہ کوئی بہتری چھپی ہوتی ہے اور ہم انسان اتنے عقلمند نہیں ہیں کہ
اپنے رب کے ارادوں اور اس چیز میں چھپی مصلحت جان سکیں۔۔۔ صبر کرو اور

دیکھو کہ تمہارا رب کیا کرتا ہے ضرور اس نے تمہارے لیے بھلائی رکھی ہو گی اس میں بھی --- انہوں نے اسے دلا سے دیتے ہوئے کہا۔

پر دادا جان آپ خود بتائیں کہ جس انسان سے اتنی نفرت ہو اس سے کوئی رشتہ کیسے رکھا جاسکتا ہے؟؟؟

دیکھو بیٹا نفرت گناہ سے کرو گناہ کرنے والے سے نہیں ہو سکتا ہے تمہاری محبت میں آکر رہا وہ گناہ کرنا ہی چھوڑ دے۔۔۔ اور بیٹا ہزار غلطیوں کے باوجود بھی آپ اپنے آپ سے پیار کرتے ہو تو پھر کیوں کسی کی غلطی پر اس سے اتنی نفرت کرتے ہو؟؟؟ دادا جان نے اس سے سوال کیا۔۔

آپ ٹھیک کہتے ہیں دادا جان۔۔۔ میں پوری کوشش کروں گا اس کے لئے اپنے دل میں موجود نفرت کو ختم کرنے کی۔۔ اور اس رشتے کو نبھانے کی۔۔۔ اور میں اسے ہر اس راہ میں ملوں گا جو گناہ کی طرف جاتا ہے۔۔۔ جب اللہ نے مجھے آزمائش کے لیے چنا ہی ہے تو میں ضرور اس کی آزمائش پر پورا اتروں گا۔ اس نے پر عزم لہجے میں کہا۔۔۔

بیٹا ایک وعدہ کرو گے مجھ سے؟؟؟

..کیسا وعدہ دادا جان؟؟؟ اس نے سوال کے بدلے سوال کیا

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

بیٹا وعدہ کرو مجھ سے زندگی میں کچھ بھی ہو جائے تم عینا کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑو گے۔۔

ٹھیک ہے دادا جان میں اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا.... اس نے انہیں دلاسہ... دیتے ہوئے کہا

چلے اب آپ سو جائیں ویسے ہی بہت رات ہو چکی ہے... اس نے انہیں بستر پر.... لٹاتے ہوئے کہا اور خود بھی اپنے کمرے کی جانب چل دیا



لابریری میں پہنچ کر اس نے پڑھنے کے ارادے سے جیسے سے ہی کتاب کھولی تو اس میں سے اسے ایک خط موصول ہوا۔۔ پہلے تو سوچتی رہی کہ کس نے رکھا ہوگا۔۔ پھر اس نے خط کھول کر اسے پڑھنا سٹارٹ کیا۔۔ اور جیسے جیسے وہ پڑھتی گئی اس کی حیرانگی بھی اتنی ہی بڑھتی جا رہی تھی۔۔ یہ زالاں ملک کی طرف سے ایک معافی نامہ تھا۔۔

ڈیر عینا۔۔

پلیز آئی ایم سوری پلیز مجھے ایک دفعہ معاف کر دو میں اپنے رویے پر بہت شرمندہ ہوں۔۔ اگر تم مجھے معاف نہیں کرو گی تو میں اس گلٹ کے ساتھ زندہ نہیں رہ

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

سکتا۔۔ پلیز ایک دفعہ۔۔ اگر تمہیں اب بھی یقین نہیں آرہا کہ میں بدل گیا ہوں
تو تم مجھے آزما کر دیکھ لو تم جو بھی کہو گی میں وہ کروں گا۔۔ بس تم سے گزارش
ہے کہ مجھے معاف کر دو۔۔

فقط

زالان ملک

اس کی ہمت موت کیسے ہوئی میری کتاب میں خط رکھنے کی۔۔ اتنا تو میں جانتی ہوں
زالان ملک اس کے پیچھے بھی تمہارا کوئی نا کوئی مقصد ضرور ہو گا اور دیکھنا میں
تمہیں کبھی تمہارے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ اور پھر کچھ ہی دیر
میں وہ زالان ملک کے سامنے تھی۔۔ خط کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس نے اس
کے منہ پر دے مارے۔۔

تم کیا سمجھے؟؟ تم یہ سب جھوٹا ڈرامہ کر بیٹ کرو گے اور میں تمہارے ڈرامے کو سچ
مان لوں گی۔۔ نہیں زالان ملک میں کوئی عام لڑکی نہیں ہوں کہ تمہاری باتوں میں
آجاؤں گی۔۔ سو مسٹر ملک اگر آئندہ تم میرے آس پاس بھی پھٹکے نا تو تمہارے
لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔ اس نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اور تبھی وہ جانے لگی تھی کہ اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

رکو عینا۔۔ میری بات تو سن لو۔۔

leave my ایڈیٹ۔۔ تمہاری اتنی ہمت کیسے ہوئی کہ تم میرا ہاتھ پکڑو۔۔
اس نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔ hand ..

اوکے۔۔ میں تمہارا ہاتھ چھوڑ دوں گا پر پہلے تمہیں مجھے معاف کرنا پڑے گا۔۔ تم جو
بولو گی وہ میں کروں گا پر پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ اس نے التجائیہ لہجے میں کہا

تو ٹھیک ہے جو میں بولوں گی وہ تم کرو گے۔۔ اس نے ابرو اچکا کر کہا۔۔

ہاں میں کروں گا۔۔ اس نے پر امید لہجے میں کہا۔۔

اچھا۔۔ تو پھر جاؤ۔۔ سب اسٹوڈنٹ کے سامنے مجھ سے چیخ چیخ کر گر گڑاتے ہوئے
معافی مانگو۔۔۔۔

اوکے۔۔ پر پھر تم مجھے اپنی فرینڈ لسٹ میں بھی شامل کرو گی۔۔ ڈن۔۔ زالان
نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

ڈن۔۔ مسٹر ملک بیسٹ آف لک۔۔ عینا نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے
کہا۔۔

اور پھر استہزائیہ مسکراہٹ زالان کی طرف اچھالتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔
زالان ملک اپنے بدلے کی پہلی کامیابی پر خوش ہوا تھا۔۔۔ تم کیا سمجھی کہ تم نے
مجھے نیچا دکھا دیا مس عینا دیکھو ہوتا کیا تمہارے ساتھ اس نے کمینی ہنسی ہنستے ہوئے
دل میں سوچا۔۔۔ اور پھر کلاس اٹینڈ کرنے کی غرض سے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔



ہاں بھی سنا ہے کہ تو نے نکاح کر لیا۔۔۔ زین اس وقت کسی ضروری کام کے سلسلے
میں اپنے بزنس پارٹنر پلس دوست کے ساتھ اس وقت زین کی گاڑی میں اس کے
فارم ہاؤس جارہے تھے تبھی الحان نے اس سے سوال کیا۔۔۔

تو کیا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

کرنا تو۔۔۔ چاہیے تھا پر کون ہے وہ خوش نصیب؟؟؟

کیوں؟ تمہیں کیا کرنا ہے؟؟ انداز میں لا پرواہی تھی۔۔۔

مجھے تو کچھ نہیں کرنا۔۔۔ بس جاننا تھا کہ تم جیسے خشک انسان سے کس کی قسمت
پھوٹ رہی ہے؟؟ چڑا کر گویا ہوا تھا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

تو پھر منہ بند رکھو۔۔ اس بارے میں مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔ جب شادی ہو گی تو تم محروم نہیں رہو گے۔۔ اینڈ ناؤ نو مور کوشچین۔۔ اسے منہ کھولتا دیکھ کر اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔۔۔

اللہ کرے تمہاری شادی اس تمہارے چاچو کی بیٹی سے ہی ہو جائے جو اس دن کلب میں تھی۔۔ شاید اپنی اوپن لینگوتج سے وہ تمہیں کچھ عقل دے دے تم جیسے کھڑوس بندے کے ساتھ وہی بچے گی۔۔ اکثر پرسنل میٹر چھپانے پر وہ اسے ایسی ہی بد دعائیں دیتا تھا۔۔ یہ سوچے بغیر کہ قبولیت کی گھڑی کوئی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ اس کی اس بد دعا پر اس نے سڈن بریک لگائے تھے جس سے الحان کا سر ڈیش بورڈ لگتے لگتے بچا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا یار۔۔۔ جان لو گے کیا۔۔۔؟؟ اس نے جھلاتے ہوئے زین کی طرف دیکھا۔۔۔

اس کا چہرہ غصہ ضبط کرنے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔ الحان کو اس پل اس کے غصے سے خوف آیا تھا۔۔۔

یار میں تو۔۔۔

شٹ اپ۔۔ اس کی دھاڑ پر الحان ایکدم خاموش ہوا۔ تھا۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اترو نیچے۔۔ اسٹیرنگ پر گرفت مضبوط کر کے بغیر اسکی طرف دیکھے اس نے اسے
باہر نکلنے کا حکم دیا تھا۔۔ اچھا۔۔ سوری یار۔۔ پر میں کس سے لفٹ لیتا پھروں گا
۔۔ وہ ممنایا۔۔

آئی سیڈ۔ لیو۔ مائے کار۔۔ اس کے چلانے پر وہ فوراً باہر نکلا تھا اور اس کے اترتے
ہی زین گاڑی کو اسپید پر پر ڈال کر کر بھلا لے گیا کیا تھا۔۔

یا اللہ میں نے ایسا کیا کہہ دیا تھا تھا جو وہ یوں بیچ راستے میں مجھے اتار کر چلا
گیا۔۔ پھر الحان تھوڑی بھی دیر کئے بغیر لفٹ کی تلاش میں آگے بڑھ گیا۔۔



وہ فارم ہاؤس پہنچ چکا تھا وہاں پہنچتے ہی وہ اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔۔ اس کے
ذہن میں مولوی صاحب کے کہے گئے یہ الفاظ گونج رہے تھے۔۔

بیٹا جس دل میں نفرت ہو اس دل میں رب نہیں بسا کرتا۔۔ کیا کروں میں کیا
کروں میں کیا کروں یا اللہ میری مدد میں کیا کروں میں جتنی دفعہ اسے دیکھتا ہوں
اس کے بارے میں سوچتا ہوں یا کوئی میرے سامنے اس کا ذکر بھی کرتا ہے تو
میری نفرت جسے میں چاہ کر بھی کم نہیں کر سکتا۔ اس میں مزید اضافہ ہو جاتا
ہے۔۔ یا اللہ میں تجھے اس دل میں بسانا چاہتا ہوں یا اللہ اس کی نفرت میرے

دل سے نکال دے۔۔۔ اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری تھے۔۔ اور اس کا چہرہ آسمان کی طرف تھا۔۔ اس کی نگاہوں میں التجاء ہی التجاء تھی۔۔۔
یا اللہ۔۔۔ پلیز میرے لیے کوئی راہ بنادے تو ہی بتا میں کیا کروں۔۔ وہ پریشان تھا اور بہت پریشان تھا۔۔ وہ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیا کرے؟؟؟ اسی حالت میں اسے معلوم ہی نہیں ہوا کہ کب نیند اس پر مہربان ہو گئی اور وہ وہیں نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔۔۔۔



آر یو انڈرسٹینڈ؟؟؟ سر نعمان نے لیکچر کمپلیٹ کر کے تمام اسٹوڈنٹس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

یس سر۔۔۔ پوری کلاس نے ایک ساتھ جواب۔۔

اوکے۔۔ اسٹوڈنٹس۔۔ کل آپ سب اسائنمنٹ بنا کر لائیے گا۔ اللہ حافظ
۔۔ انشاء اللہ ہم کل ملتے ہیں آپ سب کے اسائنمنٹ کے ساتھ۔۔ سر نعمان کلاس لے کر جا چکے تھے۔۔ اور تبھی زالان ملک نے پوری کلاس کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

پلیز گائیز۔۔۔ لسن می اونلی ٹو منٹس۔۔

میں آپ کے سامنے مس عینا سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔ میں نے اس دن آپ
سب کے سامنے مس عینا سے مس بیہیو کیا تھا تو۔ میں آپ سب کے سامنے
ان۔۔ سے ایکسیوز کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

تو مس عینا زالان ملک ان۔ سب لوگوں کے سامنے آپ سے اپنے سابقہ رویے کی
معافی مانگتا ہے۔۔۔ پلیز عینا پلیز مجھے معاف کر دو۔ اس نے ماتحتی نگاہوں سے اس
کی طرف دیکھا۔۔

اتنی آسانی سے تمہیں معافی نہیں ملے گی زالان ملک۔۔۔ عینا نے ایک طنزیہ
مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔

تم ہی نے تو کہا تھا ان سب کے سامنے معافی مانگنے کے لئے تو مانگ لی میں نے
معافی۔۔۔ اب تم اپنی بات سے پھر رہی ہو عینا۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔۔۔

او مسٹر۔۔ عینا خان۔۔ اپنی کہی بات سے کبھی نہیں پھری۔۔۔
تو آج۔۔ زالان نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

زالان ملک تم نے معافی تو مانگ لی پر تمہیں بھول گئے کہ میں نے کس طرح
معافی مانگنے کیلئے کہا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ۔۔۔ روتے ہوئے گڑ گڑاتے ہوئے
معافی مانگنی ہے سو اگر تم ایسا کرتے ہو تو میں تمہیں معاف کر دوں گی۔۔۔ عینا نے
اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔۔۔

سوری عینا۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ اس نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

ایسے نہیں۔۔۔ مسٹر۔۔۔ نیچے بیٹھو۔۔۔ گھٹنوں کے بل۔۔۔ اور وہی دہرانا جو میں کہوں

اوکے۔۔۔ عینا۔۔۔ تم جیسے بولو گی میں وہی کروں گا۔۔۔ بدلے میں بس مجھے تمہاری
معافی چاہیے۔۔۔ زالان نے کہا۔۔۔ اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔

ڈن۔۔۔ تو پھر بولو۔۔۔ میں زالان ملک۔۔۔ آج ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے
مس عینا مرتضیٰ خان سے اپنی کی ہوئی ہر بے عزتی کی معافی مانگتا ہوں اور آئندہ
کبھی ان سے بد تمیزی نہیں کروں گا۔۔۔ پلیز عینا مجھے معاف۔ کر دو۔۔۔ زالان نے
اس کے کہے الفاظ دہرائے اور تبھی عینا کے لب ایک فاتح ہنسی ہنسے تھے۔۔۔

تو زالان ملک آج میرا بدلہ پورا ہوا اور جاؤ عینا نے تمہیں معاف کیا۔۔ آج حساب برابر ہوا مسٹر ملک۔۔ عینا نے احسان جتانے لہجے والے میں کہا۔۔۔

شکریہ۔۔ آج تم نے میرے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا۔۔ بہت بہت تھینک یو مس عینا۔۔ اور آپ کو اپنا دوسرا وعدہ یاد ہے نا۔۔۔ زالان نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ بلکل تو زالان ملک آج سے آپ بھی میری فرینڈ لسٹ میں انٹری کر چکے ہیں۔۔۔

تو پھر فرینڈز۔۔۔ زالان نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

فرینڈز۔۔۔ نور نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنے میں ہی سر اعجاز کا لیکچر ٹائم شروع ہو چکا تھا اور وہ اسی طرف آرہے تھے تو تمام اسٹوڈنٹس جلدی جلدی اپنی اپنی سیٹس پر بیٹھ گئے۔۔ آج زالان بہت خوش تھا کیونکہ کہ اس نے اپنے پلان کا سب سے مشکل مرحلہ پار کر لیا تھا اور اب آگے اس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں تھا۔۔۔



آج پھر سے وہ مایوسی کا لبادہ اوڑھے بیٹھی تھی۔۔ نور ایک بات بتاؤ۔۔ تم اتنی مایوس کیوں ہو۔۔ اللہ تعالیٰ سے مایوس ہونا تو کفر ہے نا۔۔ جبکہ ہمارا رب تو اتنا غفور رحیم ہے پھر اتنی مایوسی کیوں۔۔۔۔۔ یشفع نے کھوجتی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

یشفع۔۔ میں اپنے رب سے مایوس نہیں ہوں۔۔ میں شرمندہ ہوں۔۔ مجھے شرم آتی ہے اس کے سامنے کھڑے ہونے سے۔۔ اس نے بے بس لہجے میں کہا۔۔ دیکھو۔۔ نور اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔۔ بلکہ تمہیں تو خوش ہونا چاہئے کہ تمہارے رب نے تمہیں ہدایت کے لئے چنا۔۔۔۔۔ یشفع نے کہا۔۔

می کیوں کروں یشفع؟؟؟ میرے گناہ مجھے خوش ہونے ہی نہیں دیتے۔۔ نور نے سسکتے ہوئے کہا۔۔

ایسا نہیں کہتے نور۔۔ کوئی شخص کتنا بھی گناہگار کیوں نا ہو ہمارا اللہ اس کے لئے توبہ کے دروازے کبھی بند نہیں کرتا۔۔ وہ تو اپنی نوازشات تو ان پر بھی کرتا ہے جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔۔ تو وہ اپنے پکارنے والے پر توبہ کے دروازے کیسے بند کر سکتا ہے۔؟؟ اس لئے اپنی چھوٹی بڑی غلطیوں پر اس سے معافی مانگنا کبھی نہیں

چھوڑنا چاہیے۔۔۔ تم سمجھ گئی نا نور۔۔۔ اس نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

ہم۔۔ نور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

او دیکھو ذرا۔۔ جو میں تمہیں بتانے آئی تھی وہ تو بتایا ہی نہیں۔۔۔
ہاں بولو۔۔۔

آج سے ٹھیک ایک ہفتے بعد میرا نکاح ہے۔۔ اس نے پرجوش لہجے میں بتایا۔۔
کیا؟؟؟ نور نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا۔۔

اتنی جلدی۔۔ پر یہ سب ہوا کیسے۔۔ نور نے پوچھا

بس یار۔۔ تمہیں پایا کا تو پتا ہے نا۔۔۔ بس ان کے کسی دوست کا بیٹا ہے۔۔ بس خود ہی فکس کر دیا سب کچھ۔۔۔

خیر کوئی بات نہیں۔۔ بس اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بہت خوش رکھے۔۔ نور نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔

اوکے اب میں چلتی ہوں بہت کام ہے گھر پر۔۔۔ پر تمہیں نکاح پر ضرور آنا ہے۔۔ اس نے اسے یاد دہانی کروائی۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

ہاں۔۔ کیوں نہیں۔۔ میں ضرور آؤں گی۔۔ اس نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔

او کے اللہ حافظ۔۔ اور پھر اس کے جانے بعد وہ تھی اور اس کی دنیا جس میں وہ پھر سے گم ہو چکی تھی۔۔



وہ کافی دیر تک سویا رہا تھا۔۔ نا جانے کیسے وہ اتنی گہری نیند سو گیا لیکن وہ اپنے آپ کو کافی پرسکون محسوس کر رہا تھا۔۔

تبھی اس کے کانوں میں مغرب کی اذان کی آواز آئی۔۔ وہ جلدی سے اٹھا۔۔ وضو کیا۔۔ نماز ادا کی۔۔ پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے نم آنکھوں سے اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔ اور کہا۔۔۔۔۔

میں تھک گیا ہوں اللہ تعالیٰ۔۔ میں اس سے اور نفرت نہیں کر سکتا۔۔ یا اللہ میں تیری محبت اور تیری رضا کے لئے اس سے نفرت نہیں کروں گا۔۔ بلکہ اسے تیرے راستے پر لانے کی کوشش کروں گا۔۔ میں اسے سمجھاؤں گا۔۔ پر اللہ میں یہ سب کروں گا کیسے۔۔ میری مدد کرنا۔۔ مجھے معلوم ہے تو مدد ضرور کرے

گا۔۔ میرے لئے کوئی نا کوئی راہ ضرور بنائے گا۔۔ میں نے اپنا ہر معاملہ تیرے سپرد کر دیا۔۔

آج اس نفرت اور اپنے رب کی محبت میں سے اپنے رب کی محبت چنا تھا۔۔ تو اس۔۔ کا رب کیسے اسے مایوس کر سکتا تھا۔۔

اب اس کا دل پر سکون تھا کیوں کہ وہ جان گیا تھا کہ دو جہاں کا مالک۔ یعنی اس کا رب اسکے ساتھ ہے۔۔۔ اور جب ہم اپنے رب پر بھروسہ کر لیتے ہیں نانا پھر ہمیں کسی کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔



دن بدن نور اور زالان کی دوستی گہری ہوتی جا رہی تھی اب وہ اکثر زالان کے ساتھ نظر آنے لگی تھی وہ اب اپنی منزل کے بہت قریب تھا۔۔
زالان۔۔ میں تم سے سوری کرنا چاہتی ہوں۔۔ مجھے بہت گلٹ فیل ہوتا ہے۔ اپنے رویے پر۔۔۔ عینا

کوئی بات نہیں ڈارلنگ جسٹ چل اینڈ نو سوری۔۔ ہاں اگر آئندہ تم نے ایسا کہا تو مجھ سے بات مت کرنا۔۔ زالان نے کہا۔۔
اوکے۔۔ پر تم ناراض تو نہ ہونا پلیر۔۔ عینا نے جلدی سے کہا۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

نوبے بی میں نہیں ہوں تم سے ناراض۔۔ چلو آج لنچ باہر کرتے ہیں۔۔۔ زالان نے کہا

اوکے چلو۔۔ ابھی۔۔ وہ آگے بڑھے ہی تھے کہ کسی نے عینا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔

عینا جیسے ہی۔ مڑی اور اس شخص کو دیکھتے ہی اس کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا تھا

۔۔۔

تم۔۔۔ وہ چلائی تھی۔۔۔

تم۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟ اس نے چلاتے ہوئے کہا۔۔

تم اس کے ساتھ کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔ زین نے اس کے ہاتھ پر گرفت اور زیادہ مضبوط کرتے ہوئے کہا۔۔

کیوں نہیں جاؤ گی؟؟ اور ویسے تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے۔۔۔؟؟ عینا نے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

او مسٹر۔۔ پرو بلم کیا ہے تمہاری اور۔۔ ابھی زالان کی بات پوری بھی نہیں ہوئی
تھی کہ زین نے اسے ٹوکا۔۔

تم بیچ میں مت ہی آؤ تو اچھا ہے زالان ملک۔۔ اس نے اسے وارن کرتے ہوئے
کہا۔۔

او۔۔ بیچ میں میں نہیں۔۔ تو آیا ہے اور اب آیا ہی ہے تو سلامت جائے گا نہیں
۔۔ زالان نے جتاتے ہوئے کہا۔۔

ابھی اس نے زین کو مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھے کہ عینا نے اسے روکا۔۔
رکو۔۔ زالان مجھے اس سے یہ تو پوچھنے دو کہ ہے کون اور کس حق سے روکنے آیا
ہے یہ مجھے۔۔

ہاں تو بتاؤ۔۔ کون ہو تم اور کیوں بیچ رستے میں میرا تماشا بنا رہے ہو۔۔ اس آس
پاس کھڑے لوگوں کی طرف نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔۔

میرا نام زین بخاری ہے۔۔ اور یہ زین بخاری ہے کون مسٹر مرتضیٰ خان (عینا
کے پاپا) سے جا کر پوچھنا۔۔ فلحال جتنا کہا ہے اتنا ہی کرو۔۔ میں نے کہہ دیا کہ تم
اس کے ساتھ نہیں جاؤ گی تو مطلب نہیں جاؤ گی۔۔ اس نے سخت لہجے میں کہا

--

او مسٹر تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم مجھے روکو گے اور میں نہیں جاؤں گی۔۔ تو مسٹر زین اپنے دماغ سے یہ غلط فہمی نکال دو۔۔ چلو زالان۔۔ اس نے زالان کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔

اب وہ آگے بڑھی ہی تھی کہ زین اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔۔

رکو۔۔ عینا۔۔ میں آخری دفعہ کہہ رہا ہوں کہ تم اس کے ساتھ نہیں جاؤ گی۔۔ زین نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔

میں اس کے۔۔ ہی ساتھ جاؤں گی اور دیکھتی ہوں کہ کون مجھے روکتا ہے۔۔؟؟ عینا بد تمیزی کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔

تبھی زین نے اس کو کھینچتے ہوئے اپنی گاڑی میں لا بٹھایا وہ چلاتی رہی مگر اس نے ایک نہ سنی۔۔ وہ سو۔ دفعہ ہاتھ پاؤں چلاتی تھی تو وہ ایک لڑکی ہی ناں۔۔ زین کی مضبوط گرفت سے اپنا ہاتھ نہ چھڑوا سکی۔۔

زین نے گاڑی سیدھا اس کی گھر والے رستے کی۔ طرف موڑ دی۔۔



"مدتیں ہو گئیں گناہ کرتے ہوئے۔۔"

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

"شرم آتی ہے اب رب سے دعا کرتے ہوئے۔۔۔"

نور تم جانتی ہو۔۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا مقرب بنانا چاہتا ہے نا تو اسے کسی دوسرے انسان کے ہاتھوں ایسے توڑتا ہے کہ وہ بکھر جاتا ہے۔۔ اسے اپنے آپ کو سمیٹنا ناممکن لگتا ہے۔۔ اور جانتی ہو وہ ایسا کیوں کرتا ہے تاکہ ہمیں یہ بات معلوم ہو جائے کہ ایک ہمارا رب ہی ہے جس کی محبت میں کوئی دھوکا نہیں ہے اس کی محبت میں کوئی بے وفائی کا ڈر نہیں ہے۔۔ اس کی محبت تو بہت پاکیزہ ہوتی ہے نور۔۔۔۔۔ مس ہالہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

مس ہالہ اسلامک اکیڈمی کی نہایت شفیق اور معزز استاد تھیں وہ اکثر نور کو کچھ الگ ٹائم میں بہت سی اچھی باتیں بتایا کرتی تھیں۔۔ نور کو اپنی اس پیاری سی ٹیچر سے بہت محبت تھی۔۔ ابھی نور کو اس اکیڈمی میں ایڈمیشن لیئے کچھ ہی ٹائم ہوا تھا پر اس کے دل میں انکا مقام بہت اونچا تھا۔۔۔

پر مس ہالہ میں نے تو اس سے سچی محبت کی تھی ناں میری محبت میں کوئی کھوٹ نہیں تھا میں نے اسے دل سے چاہا تھا پھر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں کیا اللہ تعالیٰ نے؟؟؟ اس نے اپنے رب سے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔۔

ایسا نہیں ہوتا نور۔۔۔ ہمارا رب ہم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ تم نے محبت ضرور کی تھی۔۔۔ چاہے تمہاری محبت سچی تھی پر تمہاری محبت حرام تھی ناپاک تھی نور پتا ہے کیوں؟؟؟ انہوں نے اس سے سوال کیا۔۔۔

کیوں؟؟ اس نے الجھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیوں کہ نور۔۔۔ تم نے ایک نامحرم سے محبت کی تھی۔۔۔ اور دیکھو نور کسی نامحرم کی محبت میں گمراہ ہو کر اللہ سے شکوہ مت کرو۔۔۔ جو رشتہ اسلام میں قابل قبول ہی نہیں ہے تو اس میں برکت کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟؟؟ انہوں نے سوالیہ نظروں سے نور کی طرف دیکھا۔۔۔

آپ جانتی ہیں مس ہالہ۔۔۔؟؟ آج میں دنیا میں جس سے زیادہ نفرت کرتی ہوں نا وہ وہی انسان ہے۔۔۔ آج اس کی محبت کا ایک ذرہ بھی میرے دل میں نہیں ہے۔۔۔

نور تم اس سے نفرت نہیں کرو بلکہ اسے یہ سوچ کر بھلا دو کہ اچھا ہوا جو اس نے تمہیں چھوڑ دیا۔۔۔ اور دیکھا اگر اس نے تمہیں چھوڑا ہے تو تمہارے رب نے تمہیں تھام لیا تمہیں دنیا کے بدلے آخرت مل گئی نور۔۔۔ تم بس رب سے دعا کیا

کرو کہ "اے میرے رب مجھے اپنے ذکر میں سکون دے مجھے اور میرے دل کو
"پر سکون کر دے۔"

پر یہ سکون کیسے ملے گا ہالہ جان۔۔۔ اسے جب ان پر زیادہ پیار آتا تھا تو وہ انہیں
ہالہ جان کہہ کر ہی بلاتی تھی۔۔

اللہ کا ذکر روح تک میں سکون بھر دیتا ہے نور۔۔۔ غم کوئی بھی ہو۔۔ فکر کوئی بھی
ہو۔۔ دل پر لگنے والی چوٹ کتنی بھی گہری ہو۔۔۔ جب ہم اپنے دل کو راضی کر
لیتے ہیں ناں نور۔۔ کہ وہ اللہ ہے ناں میرا رب۔۔ میرا سب کچھ۔۔۔! دل
پر سکون ہو جاتا ہے۔۔ اور حل اتنی جلدی نکل آتے ہیں کہ انسانی عقل حیران رہ
جاتی ہے۔۔۔۔

"وہ آزمائے گا تجھے دنیا کی ہر محبت دکھا کر"

"پھر پوچھے گا بتا تیرا کون ہے میرے سوا۔۔۔۔"

ہالہ جان نے آخر میں اسے شعر پڑھ کر سنایا۔۔

جزاک اللہ۔۔۔ ہالہ جان آج آپ کی باتوں نے مجھے بہت حوصلہ دیا ہے اب میں
اور زیادہ کوشش کروں گی اسے پانے کی۔۔ نور نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہا۔۔۔

اللہ حافظ --- ہالہ جان---

اس نے انہیں سلام کیا اور اکیڈمی سے باہر آ گئی ---



تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی --- اور ابھی گاڑی روکو مجھے نہیں جانا
تمہارے ساتھ --- آخر تم نے کس حق سے مجھے اس گاڑی میں بٹھایا --- اور تمہیں
کیا فرق پڑتا ہے کہ میں کسی کے ساتھ بھی جاؤں کھاؤں پیوں تمہارا ایشو نہیں
ہے --- نور نے چلاتے ہوئے کہا مگر زین جواب میں چپ ہی رہا۔

تمہیں میری آواز نہیں آ رہی ہے کیا بہرے ہو گئے ہو کیا --- بولو اب بولتے کیوں
نہیں ہو ---

تمہارا گھر آ چکا ہے اب تم جا سکتی ہو --- اللہ حافظ --- زین نے گاڑی روکتے ہوئے
کہا ---

میں تب تک نہیں گاڑی سے نہیں اتروں گی جب تک تم مجھے میرے سوالوں کے
جواب نہیں دے دیتے --- عینا نے ڈھیٹ بنتے ہوئے کہا ---

اپنے سارے سوالوں کے جواب اگر تم اپنے ڈیڈ سے لو --- تمہیں بہتر جواب دے
سکتے ہیں وہ --- زین نے لہجے میں نرمی لاتے ہوئے کہا ---

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں مسٹر زین ایک دفعہ مجھے سب معلوم ہو جانے
دو۔۔۔ وہ اسے وارن کرتی گاڑی سے نکلتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔

کرنا تو تمہیں وہی پڑے گا عینا جو میں کہوں گا۔۔۔ زین نے دل میں سوچتے ہوئے
گاڑی آگے بڑھادی۔۔۔



عینا جب اگلے دن یونی پہنچی تو زالان کو گیٹ پر اپنا منتظر پایا۔۔۔ عینا کو دیکھ کر وہ
آگے بڑھا۔۔۔

ہائے عینا۔۔۔ کیسی ہو؟؟؟ زالان نے پوچھا۔۔

میں تو ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟؟؟ عینا نے سوال کیا۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں سب چھوڑو تم یہ بتاؤ کل وہ ڈفر اور کل تم نے مجھے روکا کیوں

ورنہ میں نے اس کا دماغ درست کر دینا تھا۔۔۔ زالان غصے سے پوچھا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

یہ تو مجھے بھی نہیں پتا کہ وہ ہے کون؟؟ بابا۔ امریکا سے آئیگی تو پتا چلے گا اور ایک دفعہ مجھے پتا چل جائے کہ وہ ہے کون پھر اس کا وہ حشر کروں گی ناکہ کبھی نہیں بھولے گا زندگی میں۔۔۔ عینا نے لہجے میں پختگی لاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا چھوڑو۔ تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے؟؟؟ زالان نے کہا۔۔

ریلی۔۔ بتاؤ جلدی سے کیا سرپرائز ہے؟؟ وہ بھی میرے لیے۔۔۔ عینا نے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے کہا۔۔

یہاں نہیں ہے چلو میرے ساتھ۔۔۔ وہ عینا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔



ہالہ جان کی کہی ہوئی باتیں اب بھی اس کے ذہن میں گھوم رہی تھیں۔۔

مما۔۔۔ جی بیٹا؟؟؟

مما ہالہ جان کہتی ہیں کہ ہمارا رب ہمیں بہت جلدی معاف کر دیتا ہے۔۔ کیا وہ مجھے بھی معاف کر دے دے گا؟؟؟ کیا وہ مجھے بھی اپنا مقرب بنا لے گا؟؟؟ بتائیں ناں
مما؟؟؟ بولیں ناں؟؟؟ قپ۔ مجھے کیوں جواب نہیں دیتیں۔۔۔؟؟ میں جانتی ہوں کہ
آپ بھی مجھ سے خفا ہیں پلیز ممما مجھے معاف کر دیں؟؟؟ میں آپ۔ کو دوبارہ کبھی

تنگ نہیں کروں گی۔۔۔؟؟؟ آجائیں ناں ماما کیوں نہیں سنتیں آپ۔۔۔ تبھی وہ زور سے چلائی۔۔۔

اس کی۔۔۔ سانسیں بہت تیز تیز چل رہی تھیں۔۔۔ اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔۔۔ اور تبھی اسکی پلکوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی اور اس نے فوراً سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔

مما۔۔۔ وہ تیزی سے اپنی ماما کے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔ ماما۔۔۔ اس کی آواز سن کر مسز خان جاگی تھیں۔۔۔ ماما وہ۔۔۔ رونے کی شدت کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا بیٹا۔۔۔ انہوں نے فکر مند لہجے میں پوچھا۔۔۔

مما۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ مم۔۔۔ میں نے۔۔۔ خوا۔؟ خواب میں د۔۔۔ دیکھا کہ میں نے آ۔۔۔ آپ کو کھو دیا۔۔۔ او۔۔۔ اور میں آپ کی تصویر سے باتیں ک۔۔۔ کر رہی ہوں۔۔۔ اس نے اٹک اٹک کر بتایا۔۔۔

کام ڈاؤن۔۔۔ بیٹا۔۔۔ رونا بند کرو پہلے۔۔۔ اور یہ پانی پو۔۔۔ انہوں نے اسے پانی کا گلاس تھمایا۔۔۔ جو۔ اس نے فوراً تھام لیا اور ایک ہی سانس میں پورا ختم کر دیا۔۔۔ ماما آپ مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائیں گی ناں؟؟ نور نے۔۔۔ بچوں کی طرح پوچھا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

نہیں بیٹا۔۔۔ میں کیوں چھوڑوں گی اپنی پیاری سی بچی کو۔۔۔ انہوں نے اسے دلا سے دیتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ سچ کہہ رہی ہیں ناں ماما۔۔۔ اس نے جیسے اپنے دل کو مطمئن کرنا چاہا۔۔۔

جی۔۔۔ بیٹا۔۔۔ ایک کام کرو آپ آج میرے پاس ہی سو جاؤ۔۔۔ آؤ ادھر

۔۔۔ مسز خان نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اوکے ماما۔۔۔ اور پھر وہ کافی دیر تک ان سے باتیں کرتی رہی اور نا جانے کب نیند

اس پر مہربان ہو گئی اور وہ باتیں کرتے کرتے سو گئی۔۔۔



تم واقعی بڑے کمینے ہو یا اتنی سی بات پر مجھے اس ویران راستے پر اتار آئے

جانتے ہو کتنی مشکل سے مجھے لفٹ ملی تھی اگر اس دوران کچھ ہو جاتا تو کیا منہ

دکھاتا میں لوگوں کو مگر تم نے ثابت کر دیا کہ دوست کمینے ہی ہوتے ہیں۔۔۔ وہ

اس دن۔۔۔ والی اس کی حرکت پر ابھی تک تلملایا ہوا تھا اور اس کے آتے ہی اس

کے موڈ کی پرواہ کیے بغیر زین پر برس پڑا۔۔۔

سوری۔۔۔ اس نے احسان کرتے ہوئے الحان سے کہا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

بس سوری؟؟ اس دن تمہاری وجہ سے میں سڑکوں پر مارا مارا پھر رہا تھا اور تم سوری کہہ کر بات ختم کر رہے ہو۔۔۔

نہیں مسٹر زین میں تمہیں ایسے تو معاف نہیں کروں گا۔۔۔۔۔ الحان نے کہا۔۔

تو۔۔۔ زین نے ابرو اچکا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ کیا کرنا ہوگا مجھے۔۔۔

تم مجھے اپنے ساتھ فائو سٹار ہوٹل میں لے کر جاؤ گے اور جو میں بولوں گا وہ تمہیں کھلانا پڑے گا۔۔

او ہیلو الحان صاحب میں ایسا ویسا۔ کچھ نہیں کرنے والا۔۔۔ نہ ہی ٹائم ہے میرے پاس۔۔۔۔۔ زین نے غصے سے کہا۔۔

کوئی بات نہیں زین ہماری تو کوئی ویلیو ہی نہیں رہی تو ہمارے ناراض ہونے سے کس کو فرق پڑے گا۔۔۔ اب تو دوستوں کے پاس اتنا بھی ٹائم نہیں کہ وہ کچھ وقت ہمارے ساتھ ہی گزار لیں۔۔۔ الحان نے ناجانے کہاں سے آنکھوں میں جھوٹے آنسو لاتے ہوئے کہا۔؟

شٹ اپ۔۔۔ چپ ہو جا۔۔۔ زیادہ ایموشنل نہ کر۔۔۔ ٹھیک ہے کل ڈنر پہ چلیں گے۔۔۔ زین نے مصنوعی غصے سے کہا۔؟

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

یہ ہوئی ناں؟؟ مجھے معلوم تھا تو میرا سچا دوست ہے کبھی ناں نہیں کرے گا
۔۔ الحان نے اس کے گلے لگتے ہوئے پر جوش لہجے میں کہا۔؟

بس۔ بس زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔؟ ابھی دیر ہو رہی ہے میٹنگ
کے لیے۔۔۔ چل اب۔۔۔ پھر وہ دونوں میٹنگ کے لیے آفس جانے کے لیے نکل
گئے۔۔۔



واؤ۔۔۔ زالان۔۔۔ آج میری زندگی کا یہ سب سے اچھا دن ہے۔۔۔ اور اسے اتنا
اسپیشل بنایا ہے تم نے۔۔۔۔۔ تھینک یو۔۔۔ تھینک یو۔۔۔ عینا یہ سب دیکھ
کر بہت ایکسائیٹڈ ہو گئی تھی۔۔۔

تم سے زیادہ اسپیشل تو نہیں ہے ناں۔۔۔ اور تھینک یو کی کیا بات ہے۔۔۔ زالان
اس کے یقین کو مزید گہرا کرنے کے لیے کہا۔

نہیں زالان یہ سب بہت اچھا ہے میرے گمان میں بھی نہیں تھا کہ تم میرے لئے
اتنا اچھا سرپرائز پلان کرو گے۔۔۔

عینا۔۔۔ آج۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔ زالان نے اپنے پلان کے۔ آخری
پڑاؤ پر قدم رکھا۔۔۔

ہاں بولو ناں۔۔۔ عینا نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔
میں زالان ملک تم۔۔۔ سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ اور میں تمہارے ساتھ اپنی پوری
لائف اسپینڈ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ ول یو۔ میری می۔۔۔؟؟؟ اس نے سوالیہ نظروں سے
اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آئی لو یو ٹو۔۔۔ زالان میں بھی تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور پوری لائف
تمہارے ساتھ گزارنا چاہو گی۔۔۔ اور تبھی زالان نے اس کے ہاتھ میں انگوٹھی
پہناتے ہوئے اپنی کامیابی پر۔۔۔ خود کو داد دی تھی۔۔۔

تم۔۔۔ مجھے دھوکہ تو نہیں دو گے ناں زالان۔؟ اس نے اپنا ڈر ظاہر کیا تھا۔۔۔
تمہیں کیا لگتا ہے کیا میں تمہیں دھوکا دے سکتا ہوں۔۔۔ زالان نے سوال۔۔۔ کے
بدلے سوال کیا تھا۔۔۔

نہیں زالان۔۔۔ میں تو اپنی جان سے بھی زیادہ تم پر بھروسہ کرتی ہوں۔۔۔ عینا نے
یقین سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔

اگر عینا۔۔۔ جان لیتی ناں اس یقین کا بدلہ اسے کس طرح چکانا پڑے گا۔۔۔ تو وہ کبھی
اس گھٹیا انسان پر بھروسہ نہ کرتی۔۔۔ اور زالان اس کے یقین پر دل میں خوش
ہوا تھا۔۔۔

اب وقت آگیا ہے مس عینا تمہیں تمہاری اوقات دکھانے کا۔۔۔ لڑکیاں جتنی مرضی ایڈوانس ہو جائیں پر تم لڑکیوں کا۔ بھروسہ جیتنا کتنا آسان ہوتا ہے ناں۔۔۔ پتچ پتچ پتچ۔۔۔ اب تو تم گئی۔۔۔ وہ دل میں ہی عینا سے مخاطب تھا اور ایک استہزائیہ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ کیا سوچ رہے ہو زالان۔۔۔ عینا نے اسے کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے پوچھا

کچھ۔۔۔ کچھ نہیں چلو آج لٹچ تمہاری فیورٹ جگہ پر کرتے ہیں۔۔۔ چلیں۔۔۔؟؟ اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔ آج وہ بہت خوش تھی۔۔۔ پر وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔۔؟ آج پھر حوا کی بیٹی نے بھروسہ کیا تھا اور آج پھر اس کے بھروسے کی دھجیاں اڑنے والی تھیں۔۔۔



ہیلو ماما۔۔۔ عینا نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا کتنی بار سمجھایا ہے کہ ہیلو نہیں۔۔۔ سلام لیتے ہیں گھر میں داخل ہوتے ہوئے۔۔۔ مسز خان نے سمجھایا۔۔۔

واٹ ایور ماما۔۔ مجھ سے نہیں ہوتا یہ سلام ولام۔۔۔ اس نے ہر بار کی طرح آج بھی ان کی بات کو اگنور کیا تھا۔۔

بیٹا۔۔ انہوں نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ وہ پھر سے بول پڑی۔۔

اما آج میرا موڈ بہت اچھا ہے سو پلیز خراب نہ کریں میرا موڈ۔۔۔

ویسے کیوں خوش ہے آج میرا بیٹا۔۔۔ انہوں نے اس کی خوشی کی وجہ جانی چاہی۔۔

ماما۔۔ آپ کو یاد ہے میں نے آپ کو اپنے ایک دوست کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔ اس نے انہیں یاد دہانی کروائی۔۔۔

اچھا۔۔ ہاں۔۔ وہی نا جس سے پہلے تمہارا بہت جھگڑا ہوا تھا۔۔۔ میرا خیال ہے زالان نام تھا اس کا ہے نا۔۔۔ مسز خان نے اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

جی ماما۔۔ وہی۔۔۔ آپ جانتی اس نے آج مجھے کیا سرپرائز دیا؟؟؟ اس نے پر جوش لہجے میں کہا۔۔

عائشہ مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

کیا سرپرائز دیا اس نے جو میری بیٹی آج اتنا خوش ہے۔۔۔ انہوں نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مما۔۔۔ آج اس نے مجھے پروز کیا۔۔۔ ماما وہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے اور مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔ عینا۔۔۔ نے اپنے آپ میں کھو کر ہی بتایا۔۔۔ پر مسز خان یہ بات سن کر جیسے کہیں اور ہی کھو گئیں۔۔۔

تم نے کیا کہا بیٹا۔۔۔ انہوں نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ یا اللہ میں جیسا سوچ رہی ہوں ویسا نہ ہو۔۔۔ وہ دل میں اپنے آپ سے۔ گویا ہوئیں۔۔۔

مما میں نے اسے کہا کہ میں بھی اس کے ساتھ اپنی لائف اسپینڈ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ عینا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

بیٹا کیا تم بھی اسے پسند کرتی ہو؟؟؟ انہوں نے ایک آخری دفعہ پر امید لہجے میں پوچھا کہ شاید اس کا۔ جواب ان کی سوچ کے برعکس نہ ہو۔۔۔

آف کورس ممما۔۔۔ آئی لو ہم۔۔۔ اور اب تو میں اس کے۔ بغیر زندہ رہنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ اور تبھی وہاں دروازے کے پیچھے کھڑے نفس کو زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ جس وقت سے وہ ڈرتے تھے آج وہی ہوا تھا۔۔۔ اور تبھی

وہ واپس اپنے کمرے میں چلے گئے اور دروازہ بند کر لیا۔۔۔ وہ کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتے تھے۔۔۔ اور تبھی وہ اپنے ماضی میں کھو گئے۔۔۔



کیا یار زین۔۔۔ کتنا بور کر رہا ہے تو۔۔۔ جب سے آیا ہے پتا نہیں کن خیالوں میں گم ہے؟؟ الحان نے اسے چپ دیکھ کر کہا۔۔۔

میں۔۔۔ میں تو کہیں گم نہیں تھا۔۔۔ اس نے چونکتے ہوئے کہا۔۔۔

تو جھوٹ بول رہا ہے بتا کیا ٹینشن ہے۔۔۔ الحان نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں یار تو ایسے ہی ٹینشن لے رہا ہے۔۔۔ زین نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔

تو کہہ رہا ہے تو مان رہا ہوں ورنہ یقین مجھے اب بھی نہیں آیا۔۔۔

اچھا چل چھوڑ یہ سب باتیں۔۔۔ یہ بتا کیا آرڈر کروں۔۔۔ اس نے اس کی طرف

سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

میرے لیے تو ایک پلیٹ بریانی۔۔ کڑاہی۔۔ بروسٹ۔۔ منچورین۔۔ برگر۔۔
۔۔ بروسٹ۔۔ کولڈرنک۔۔ سب منگوا لے اور پھر بس لاسٹ میں آسکریم
۔۔ اور کچھ نہ منگوانا۔۔ الحان نے لمبا چوڑا آرڈر بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور کچھ بھی منگوانا ہے تو منگوا لے۔۔ بہت کم۔۔ ہے یہ تو۔۔ اس نے اس کے آرڈر
پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔۔

نہیں نہیں یار۔۔ دراصل میں ڈائننگ پر ہوں ناں۔۔ الحان نے بھی ڈھیٹ بننے میں
حد کر دی۔۔۔

اچھا چل اچھی بات ہے کہ تو بہت کاشنرز ہے اپنی ڈائیٹ کے معاملے میں۔۔ اس
نے اس کے کھانے پر دوبارہ چوٹ کی تھی۔۔
تھینکس۔۔ الحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنے میں ہی ویٹر آرڈر نوٹ کر کے جا چکا تھا۔۔ اور پھر انہوں نے کچھ دیر ادھر
ادھر کی باتیں کیں۔۔ اور تبھی زین کے کانوں سے کوئی جانی پہچانی آواز ٹکرائی
تھی۔۔ اور وہ آواز اسکی ساری حسیں بیدار کر چکی تھی۔۔ اور پھر جیسے ہی اس
نے مڑ کر دیکھا اسکا غصہ ساتویں آسمان تک پہنچ چکا تھا۔۔ اور تبھی وہ اپنی جگہ
سے اٹھ کر اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔۔



جہاں اس سے خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی وہیں مسز خان کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی کہ وہ اس سب سے مرتضیٰ خان کو کیسے آگاہ کریں گی اور پھر ناجانے وہ کیا کریں گے۔۔ ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھیں کہ عینا۔ ان کے سامنے آنکھڑی ہوئی۔۔

میں کیسی لگ رہی ہوں ماما۔۔ ریڈ پاؤں تک آتی میکسی جسکے سلیوز کا ک کوئی اتا پتا نہیں تھا پہنے اور اوپر سے نفاست سے کیے گئے میک اپ میں وہ معمول سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔ اس نے اک ادا سے مسز خان سے پوچھا۔۔

میری بیٹی تو ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔ کہیں جا رہی ہو کیا عینا۔۔ انہوں نے اس کی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

جی ماما۔۔ میں تو آپکو بتانا ہی بھول گئی تھی میں زالان کے ساتھ شاپنگ پر۔ جا رہی ہوں اور ڈنر بھی باہر ہی کروں گی۔۔ آپ میرا انتظار مت کریئے گا ڈنر پر۔۔ اوکے بائے بائے۔۔ ماما۔۔ وہ اپنی خوشی میں اپنی ماں کی پریشانی دیکھ ہی نہیں پائی۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اوکے بیٹا۔۔ اللہ حافظ۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔ ان کی نظروں نے اس کا پیچھا تب تک کیا تھا جب تک وہ آنکھوں سے او جھل نہیں ہو گئی۔۔ باہر زالان گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔ تبھی وہ اس کے پاس پہنچی اور کچھ ہی دیر میں وہ مال میں موجود تھے.... شاپنگ کے بعد بعد وہ ڈنر کے لئے شہر کے مشہور... ریسٹورنٹ میں موجود تھے

زالان تو مجھے دھوکا تو نہیں دو گے نا؟؟؟ عینا نے ڈرتے ہوئے پوچھا کہ کہیں اور ناراض نہ ہو جائے۔۔

عینا۔۔ کیا تمہیں میرے اوپر بھروسہ نہیں ہے اس دن بھی تم نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا۔۔ تمہیں بتا دو میں کیسے تمہیں اس بات پر یقین دلاؤں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔ زالان نے غصے سے کہا۔۔

سوری زالان۔۔ پتا نہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ میں بار بار تم سے سوال کیوں کرتی ہوں۔۔ پلیر ناراض مت ہو تم۔۔ سوری کہہ رہی ہوں نا۔۔ عینا نے اس کا موڈ آف ہوتا دیکھ کر جلدی سے اسے منانا ضروری سمجھا جو بھی تھا وہ اسے ناراض نہیں کر سکتی تھی۔۔

میں تم سے ناراض کیوں ہوں گا جب تمہیں مجھ پر بھروسہ ہی نہیں ہے تو پھر باقی باتوں کا کیا فائدہ؟؟ اس نے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔

اچھا سوری نا بابا۔۔۔ آئندہ کبھی یہ سوال نہیں کروں گی۔۔۔ کیا صرف ایک دفعہ تم مجھے معاف نہیں کر سکتے صرف ایک دفعہ۔۔۔ اس نے معصومیت سے کہا۔۔۔ وہ عینا جو کسی کے سامنے جھکنا اپنی توہین سمجھتی تھی آج وہ اپنی محبت میں اس حد تک بدل گئی تھی کہ وہ خود نہیں جانتی تھی وہ زالان کے سامنے کیوں ہار جاتی ہے۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے بٹ یہ لاسٹ ٹائم تھا آئندہ اگر تم نے ایسا کوئی سوال کیا تو پھر مجھ سے کوئی امید مت رکھنا۔۔۔ اس نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔ ڈن۔۔۔ پر تم اب تو مجھ سے ناراض نہیں ہونا۔۔۔ عینا نے پھر سے پوچھا جو بھی تھا وہ اس کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

نہیں بابا اب میں تم سے بالکل ناراض نہیں ہوں۔۔۔ اچھا چھوڑو یہ سب یہ دیکھو میں تمہارے لئے کیا لایا ہوں۔۔۔ اس نے ایک مٹھی ڈبیا اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اوہ واؤ۔۔ کتنا حسین ہے یہ زالان۔۔۔ اس نے اس ڈائمنڈ کے حسین نیکیس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم سے زیادہ نہیں عینا۔۔۔ اس نے اس۔۔۔ معصوم لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جو لاڈپیار میں بگڑ تو گئی تھی پر لوگوں کو پہچاننے کا ہنر نہیں سیکھ پائی۔۔۔

نہیں زالان یہ سچ میں بہت پیارا ہے۔۔۔ ابھی اس نے پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک اس کا سر گھوم گیا تھا اور اسے اپنے گال پر جلن محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اور یہ سب اس تھپڑ کا کمال تھا جو زین نے ابھی بے ساختہ اس کے منہ پر مارا تھا۔۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی ایک۔۔۔ نامحرم کے ساتھ اتنی رات کو یہاں رنگ رلیاں مناتے ہوئے۔۔۔ زین نے غصے سے کہا۔۔۔

تمہاری۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔ عینا نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

میری ہمت ابھی تم نے دیکھی کہاں ہے مس عینا خان۔۔۔ ابھی تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ چپ چاپ میرے ساتھ چلو۔۔۔ زین نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔

عائشہ مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

او مسٹر۔۔ میں تمہاری ہمت دیکھنا چاہتی بھی نہیں ہوں۔۔ اور کیوں جاؤں میں تمہارے ساتھ۔۔ عینا۔ نے۔ بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینا سیکھا تھا۔۔

تم چل رہی ہو یا نہیں۔۔؟؟ آخری دفعہ پوچھ رہا ہوں۔۔ زین نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا۔۔

نہیں جا رہی۔۔ میں بھی دیکھوں کہ تم کیا کر سکتے ہو کس حد تک کر سکتے ہو؟؟؟ عینا۔ نے بھی ڈھیٹ پن کا۔ مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔

لگتا کیا ہے یہ گھٹیا انسان تمہارا؟؟؟ ہاں۔۔؟؟؟

تم کیا لگتے ہو میرے؟؟ اور گھٹیا یہ نہیں تم ہو سمجھے؟؟

لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گی۔۔ اور تبھی زین نے اس کا ہاتھ سختی سے پکڑا تھا اور تقریباً کھینچتے ہوئے اسے گاڑی میں لا کر پٹھا تھا اس نے نکلنے کی کوشش کی تھی پر تبھی زین نے فوراً گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔ آج اس کک۔ غصہ ساتویں آسمان پر تھا اور کسی بھی طرح کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔

اس نے فل اسپید سے گاڑی چلاتے ہوئے سیدھا گاڑی اس کے گھر پر لا کر روکی تھی۔۔

اس کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکالا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔
مسٹر اینڈ مسز خان اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے اور تبھی انہوں نے کسی
کے چلانے کی آواز سنی تھی۔۔

مسٹر خان۔۔ مسٹر خان۔۔ وہ چلاتے ہوئے گھر میں داخل ہوا۔۔
اور جب مسٹر خان کی نظر اس پر۔ پڑی تو ان کو آسمان اپنے سر پر۔ گرتا ہوا
محسوس ہوا۔۔

تم۔۔ یہاں؟؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔ مسٹر خان نے چلاتے ہوئے
کہا۔۔

میں یہاں صرف یہ کہنے آیا ہوں اپنی بیٹی کو۔ لگام ڈالیں۔۔ اگر یہ دوبارہ مجھے اس
لڑکے کے ساتھ نظر آئی تو چھوڑوں گا نہیں میں اس کو۔۔ اس نے۔ مسٹر خان کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

اور دوسری بات اگر اسے اتنی دولت پیار دیا ہی۔ تھا تھوڑی سی حیا اور تمیز بھی
سکھا دیتے۔۔ کیسے باپ ہیں آپ آپکو شرم نہیں آتی اپنی بیٹی کو ایسے لباس میں
دیکھتے ہوئے۔۔ کچھ تو غیرت کر لیں مسٹر خان۔۔ زین نے اس کے لباس پر تنقید
کرتے ہوئے کہا۔۔

یو۔۔ تم ہوتے کون ہو میرے بابا سے ایسے بات کرنے والے؟؟ اور۔۔ تبھی عینا کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس سے پہلے کہ منہ پر نشان چھوڑتا کہ زین نے اس کا۔ ہاتھ پکڑ لیا۔۔

لڑکی۔۔ یہ غلطی مت کرنا اور رہی بات کہ میں کون ہوں یہ مجھ سے بہتر مسٹر خان بتا سکتے ہیں۔ کیوں مسٹر خان؟؟ زین نے ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

میں چلتا ہوں۔۔ اینڈ بی کیئر فل عینا۔۔ وہ جاتے جاتے بھی اسے وارن کرنا نہیں بھولا تھا۔۔ اور تبھی وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا دروازے سے نکلتا چلا گیا۔۔

بابا؟؟ کون ہے یہ؟؟ کیا آپ جانتے ہیں اسے۔؟؟ اور اس کا مجھ سے کیا رشتہ ہے؟؟ بولے بابا۔۔ خاموش کیوں ہیں آپ بولتے کیوں نہیں؟؟ بولتے ناں۔۔ وہ زور سے چلائی تھی۔۔

مرتضیٰ خان نے آج سے۔ پہلے کبھی خود کو یوں بے بس محسوس نہیں کیا تھا۔۔ آج ان کے۔ پاس اس کے سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا اور تبھی وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے اور کمرے کا دروازہ پوری قوت سے بند کیا۔۔۔۔



عینا کی وجہ سے آج اسے اتنا غصہ آیا تھا کہ اس نے گھر آ کر بھی ٹھیک سے بات نہیں کی تھی کھانا کھا کر سیدھا اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔۔۔ ابھی وہ فائلیں کھول کر پروجیکٹ کی تیاری کرنے ہی لگا تھا کہ دادا جان کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔ اسلام و علیکم بیٹا۔۔۔ بڑی ہو کیا؟؟؟ دادا جان اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔ بس اسی پروجیکٹ میں بڑی ہوں آپ تو جانتے ہیں کہ کتنی مشکل سے یہ پروجیکٹ ملا ہے مجھے اور اب اللہ کا۔ کرم ہے انشاء اللہ کل اپروو بھی ہو جائے گا۔۔۔

کیا ہوا بیٹا کچھ پریشان لگ رہے ہو آج؟؟؟ انہوں نے ڈائنگ ٹیبل پر ہی۔ اس کی پریشانی محسوس کر لی تھی وہ جانتے تھے کہ وہ خود کبھی نہیں بتائے گا طو مجبوراً انہیں ہی اس سے پوچھنا پڑا۔۔۔

آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر میرا نکاح کر دیا اور میں نے ایک لفظ بھی نہیں کہا۔۔۔ اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔

تمہیں کوئی اعتراض؟؟؟ انہوں نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی پوچھا۔۔۔

، نہیں دادا جان۔۔ میرے حق میں کئے گئے آپ کے تمام فیصلے صحیح ہوتے ہیں
لیکن آج میں نے بھی ایک فیصلہ کیا ہے۔۔ اس نے تحمل سے اپنا نقطہ نظر رکھا

--

کیسا فیصلہ بیٹا؟؟۔ اس کی بات سے ان کے دل میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی۔۔۔

دادا جان۔۔ میں جانتا ہوں کہ تب آپ مجبور تھے جو آپ کو یہ قدم اٹھانا پڑا
۔۔۔ مگر اب میں چاہتا ہوں کہ آپ جلد سے جلد چاچا جان کو یہ پیغام پہنچا دیجئے
کہ ہمیں اسی مہینے میں رخصتی کی تاریخ چاہیے۔۔ اور یہ ہر حال میں ہونا چاہیے
۔۔۔ اس نے حتمی انداز میں کہا۔۔

پر بیٹا۔۔۔ وہ نہیں مانے گا اتنی جلدی اور اس نے تو اب تک عینا کو بھی کچھ نہیں
بتایا اس بارے میں۔۔۔ انہوں نے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی۔۔۔

دادا جان یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ میں کچھ نہیں جانتا اگر وہ ایسا کر سکتے ہیں تو
ٹھیک ہے ورنہ میری طرف سے انہیں کہیے گا کہ اپنی بیٹی اپنے پاس ہی رکھیں
ہمیشہ کے لئے۔۔۔ اس نے آج سے پہلے کبھی اپنے دادا جان سے اس طرح بات
نہیں کی تھی نجانے آج کیسے اس کے لہجے میں اتنی سختی در آئی تھی۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

بیٹا یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟؟ انہوں نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

دادا جان آپ کو لگتا ہے کیا کہ میں نے کچھ غلط کہا ہے۔۔۔ وہ میرے نکاح میں ہے دادا جان میں بس اتنا چاہتا ہوں کہ وہ میری بیوی بن کر میرے گھر میں رہے۔۔۔ اسے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہی ہو گا میں کرتا ہوں بات مرتضیٰ سے۔۔۔ وہ کیا جواب دیتے آگے چل کر یہ رشتہ کون سا موڑ لینا تھا وہ خود بھی جاننے سے قاصر تھے زین کا یہ فیصلہ فیصلہ کیا شکل اختیار کرتا ہے یہ تو قسمت ہی بتانے والی تھی۔۔۔



یار زین تو تو بڑا چھپا رستم نکلا۔۔ اب بتا جلدی اس دن جس لڑکی کو تو نے بلا وجہ تھپڑ مارا تھا وہ تھی کون؟؟؟ الحان سیدھا پوائنٹ پر آیا۔۔۔

وہ میری منکوحہ ہے بس یا اور کچھ پوچھنا ہے؟؟؟ زین نے بھی سیدھا سیدھا جواب کیا ویسے بھی اسے گھما کر بات کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

کیا۔۔ میں ابھی مذاق کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں۔۔۔ سیدھا سیدھا بتا کون تھی وہ۔۔۔ الحان نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔۔

تجھے لگ رہا ہے میں ابھی مذاق کے موڈ میں ہوں۔۔۔ زین نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

نہیں زین۔۔ تم میرے بغیر شادی نہیں کر سکتے تم نے مجھے اتنا پرایا کر دیا اپنے اکلوتے دوست کو۔۔۔ چلو بھر پانی میں ڈوب کیوں نہیں گئے تم۔۔۔؟؟ اس کا واویلا شروع ہو چکا تھا۔۔ زین اس کے واویلے کو ضرور انجوائے کرتا اگر حالات نارمل ہوتے تو۔۔۔

اپنی بکو اس بند کر۔۔ ابھی صرف نکاح ہوا ہے۔۔ شادی ہو گی تو تو بھی محروم نہیں رہے گا۔۔ اس نے اسے چپ کرواتے ہوئے کہا۔۔۔

مسٹر اینگری۔۔۔ اب تو ہنس کر دکھا دے اب تو شادی شدہ ہونے والا ہے۔۔۔ الحان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

چلیں اب دیر ہو رہی ہے۔۔ باقی باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں۔۔۔ اتنا کہہ کر وہ رکا نہیں بلکہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکلتا چلا گیا تو مجبوراً الحان کو بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔۔۔



کل کیوں نہیں آئی تھی تم نور۔۔۔ مس ہالہ نے اس اس کے کل۔ نہ آنے کی وجہ پوچھی۔۔

کچھ نہیں ہالہ جان وہ بس طبیعت ٹھیک نہیں تھی میری.... اس نے۔ نارمل لہجے میں جواب دیا۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے۔۔۔؟؟ ہالہ جان نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

الحمد للہ اب بہتر ہوں ہالہ جان۔۔۔ اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔۔

ہالہ جان۔۔ مجھے کیوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہے؟؟ اور وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا؟؟؟ اس نے مایوس لہجے میں سوال کیا۔۔۔

دیکھو نور ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہے۔۔۔؟؟؟ حالانکہ وہ غفور رحیم ہے۔۔۔ انہوں نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔

اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا لیکن اس کی آنکھوں میں نجانے کتنے سوال تھے۔۔۔ ہالہ جان نے اس کو۔ خاموش دیکھ کر خود ہی بولنا شروع کیا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

دیکھو نور آپ مایوس مت ہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھو اپنی غلطی کا احساس ہو جانا ہی اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کا ثبوت ہے۔۔۔ احساس ہو جانے کے بعد بس ہمارا اگلا قدم ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ صوبہ اور اس کے لیے ہماری نیت کا خالص ہونا بہت ضروری ہے۔۔۔ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔"

دیکھو نا اور اگر ہماری نیتوں میں کھوٹ ہو گا تو ہمارا توبہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔

اور دوسری بات اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہونے کے بہانے نہیں ڈھونڈتا۔۔۔ بلکہ وہ تو ہم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ انتظار کوئی کوئی کسی کا نہیں کرتا جتنا انتظار اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ کا کرتا ہے۔۔۔

تم اللہ تعالیٰ سے دل سے معافی مانگ رہی ہو تو تمہیں کیوں معاف نہیں کرے گا۔۔۔ کوشش کرنا نور کبھی بھی اپنی خواہشات کی پیروی مت کرنا اگر تم اپنی خواہشات کی پیروی میں لگ گئی نا تو پھر تم گمراہ ہو جاؤ گی۔۔۔ ہالہ جان نے اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر مجھے سکون کیوں نہیں آتا ہالہ جان۔۔۔؟؟؟ اس کے لہجے میں کچھ تھا جو۔۔۔ مس ہالہ کو فکر مند کر گیا۔۔۔

کیونکہ۔۔۔ تم یہ سوچ چکی ہو نور کہ اللہ تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ۔۔۔

"میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان کرتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی کرتا ہوں۔۔۔" تو تمہیں اس بات پر مکمل بھروسہ ہونا چاہیے کہ اللہ تمہیں ضرور معاف کر دے گا۔۔۔ جس دن تم نے اس بات پر یقین کر لیا نا دیکھنا اس دن تمہیں خود سکون آ جائے گا نور۔۔۔۔۔ ہالہ جان اپنے شفیق لہجے میں اسے سمجھایا۔۔۔

آپ ٹھیک کہتی ہیں ہالہ جان۔۔۔ شاید میں ہی یقین نہیں کر پا رہی اس بات پر مجھے شاید یہ تو نظر آ رہا ہے کہ میرے گناہ بہت زیادہ ہے اور میں یہ نہیں دیکھ پا رہی کہ میرا رب بہت بڑا ہے غفور ہے رحیم ہے۔۔۔ اور جب میں پورے خلوص کے ساتھ اپنے رب سے دعا کروں گی تو ضرور مجھے معاف کرے گا ہے نا ہالہ جان۔۔۔ اس نے اک آس سے ان کی طرف دیکھا جیسے اک تسلی چاہیے ہو اسے

--

ضرور میری جان۔۔ کیوں نہیں۔۔ چلو اب کلاس میں۔۔ کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے باقی باتیں بعد میں کریں گے۔۔ انہوں نے جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔
جی ہالہ جان۔۔ اور پھر وہ انہی کے ساتھ کلاس کی۔ طرف چل پڑی۔۔



ڈیڈ۔۔ کیا اب میں آپ سے پوچھ سکتی ہوں کہ میرا۔ اس لڑکے سے کیا رشتہ ہے؟؟؟ اس نے چلاتے ہوئے کہا۔۔

دیکھو بیٹا کام ڈاؤن۔۔ پہلے اپنا غصہ کم کرو۔۔ مسٹر خان نے نرمی سے کہا۔۔

میرا اس لڑکے سے کیا رشتہ ہے؟؟ عینا ایک دفعہ پھر سے چلائی۔۔

بیٹا میری بات تو سنو۔۔ ابھی تمہارے لئے یہ جاننا ضروری نہیں

ہے۔۔ تم۔۔ مرتضیٰ خان نے۔ چھپانے کی ناکام کوشش کی۔۔

آپ۔ مجھے بتائیں گے یا۔ نہیں؟؟؟ اس ابھی ان کی بات پوری بھی نہیں ہونے دی

اور ایک مرتبہ پھر سے چلائی۔۔



عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

ہاں یا نہ --- آپ۔ کیوں نہیں بتاتے ڈیڈ؟ کیوں؟؟؟ اس نے انہوں مسلسل خاموش دیکھ کر کہا۔۔ مسٹر خان اسی کشمکش میں تھے کہ وہ کیسے بتائیں اسے کہ وہ کیا کر چکے ہیں اس کے ساتھ۔۔۔ وہ کچھ بول۔ ہی نہیں پا رہے تھے۔۔۔
بولیے نا ڈیڈ۔۔۔ وہ پھر سے چلائی۔۔۔

یہ کیا بتائے گا؟؟ بیٹا میں بتاتا ہوں تمہیں کہ تمہارا زین سے کیا رشتہ ہے۔۔۔ تبھی عینا نے۔ اس آواز کے تعاقب میں نظریں گھمائیں لیکن سامنے کھڑے نفس کو وہ کیسے پہچانتی اس نے تو کبھی انہیں دیکھا ہی نہیں تھا۔۔ لیکن مسٹر اینڈ مسٹر خان کے سر پر ضرور آسمان گرا تھا۔۔۔ آ۔۔ آ۔۔ آ۔۔ پ۔۔۔؟؟؟



آپ کون ہیں؟؟؟ اس نے آنے والے نفس سے سوال کیا۔۔۔
یہ بات تم نے اپنے باپ سے نہیں پوچھی بیٹا۔؟؟؟ انہوں نے سے سوال کے جواب میں سوال کیا تھا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

کوئی مجھے صاف صاف بتائے گا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے؟؟ عینا زور سے چلائی تھی
--- سوال پہ۔ سوال۔۔ اس سب۔ میں وہ اتنا الجھ گئی تھی کہ وہ اب کچھ بھی سمجھ
نہیں پا رہی تھی ---

بیٹا --- تم سننا چاہتی ہو نا سب تو سنو۔۔۔ دادا جان نے بات شروع کرتے ہوئے
کہا ---

اور۔ مسٹر خان کو آج لگا تھا کہ آج وہ اپنی بیٹی کو۔ کھو دیں گے۔۔

ولید بخاری یعنی زین کا باپ اور تمہارے پاپا کسی دور میں ایک اچھے دوست ہوا
کرتے تھے۔۔ دونوں نے مل کر ایک بزنس شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔۔ مرتضیٰ
خان ایک قابل بزنس مین بن سکتے تھے اس بات میں کوئی شک نہیں تھا لیکن اسے
بزنس شروع کرنے کے لیے پیسوں کی ضرورت تھی --- تبھی اس نے یہ بات
ولید یعنی میرے بیٹے سے کی۔۔۔

کیا ہوا یار کچھ پریشان لگ رہا ہے۔۔ ولید نے مرتضیٰ خان کے چہرے کی پریشانی
بھانپتے ہوئے کہا۔۔۔

کچھ نہیں یار۔۔ بس ایسے ہی۔۔ مرتضیٰ خان نے ٹالنا چاہا۔۔

اگر تو مجھے اپنا سچا دوست مانتا ہے تو تجھے بتانا ہی پڑے گا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

یار وہ بس پایا چاہتے ہیں کہ میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاؤں۔۔ میں اپنا بزنس شروع کرنا چاہتا ہوں لیکن پایا ایک پھوٹی کوڑی دینے کے لیے تیار نہیں ہیں وہ چاہتے ہیں کہ میں خود انہیں کچھ بن کر دکھاؤں۔۔ مرتضیٰ نے اپنی پریشانی واضح کی۔۔

میں تیری مدد کر سکتا ہوں اگر تو میری مدد کرے تو۔۔ انہوں نے پرسوج انداز میں کہا۔۔۔

میں تیری کیا مدد کر سکتا ہوں۔۔ مرتضیٰ نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

دیکھ میں بھی اتنے ٹائم سے کوئی بزنس شروع کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔؟ پیسے تو ہیں میرے پاس بس ٹائم کی کمی ہے۔۔ تو ایک کام کرتے ہیں میں انویسٹمنٹ کرتا ہوں تو بزنس کو سنبھال اور پرافٹ ففٹی ففٹی کر لیں گے۔۔ میں جانتا ہوں کہ تو بزنس کو بہت آگے لے کر جائے گا۔۔ تو بتا منظور ہے۔۔ ولید نے ساری بات کر کے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے میں پوری کوشش کروں گا ہماری کوششوں کو کامیاب بنانے کی۔۔ مرتضیٰ نے پر عزم لہجے میں کہا۔۔۔

انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہونگے۔۔ ولید کے لہجے میں بلا کا یقین تھا کیوں کہ وہ خود سے زیادہ اپنے دوست پر یقین رکھتے تھے۔۔

دوست ہو تو تیرے جیسا یار۔۔ آج تو نے میری ساری مشکل ہی حل کر دی۔۔ مرتضیٰ نے ولید کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔



دادا جان نے کچھ وقفے کے بعد پھر سے بولنا شروع کیا۔۔

مرتضیٰ اور ولید اس بزنس کو بڑھانے میں کافی حد تک کامیاب ہو چکے تھے۔۔ ولید کو کامیاب اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہوتے دیکھ ہم نے اس کی شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔۔

اسلام وعلیکم باباجانی۔۔ ولید نے اپنے بابا کو اپنے کمرے میں آتے دیکھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

وعلیکم السلام بیٹا۔۔ بیٹا میں تم سے کوئی بات کرنا چاہتا ہوں اگر تم فارغ ہو تو۔۔ انہوں نے شفیق لہجے میں کہا۔۔

مجھ سے بات کرنے کے لیے آپ کو اجازت کی ضرورت نہیں ہے بابا جان۔۔ ولید نے آہستگی سے کہا۔۔

بیٹا میں چاہتا ہوں کہ اب جب تم اپنے پاؤں پر کھڑے ہو چکے ہو تو ہم تمہاری شادی کر دیں۔ اگر تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے تو بتادو ہمیں تمہاری پسند پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا مسٹر بخاری سیدھا مدعے پر آئے تھے۔۔۔

بابا جان جو آپ کو بہتر لگے آپ کریں اور مجھے کوئی لڑکی پسند نہیں کیونکہ میں نے کسی لڑکی کی طرف آج تک نظر اٹھا کر دیکھا ہی نہیں۔۔۔ آپ جہاں کہیں گے جس سے بھی کہیں گے میں شادی کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن مرتضیٰ پاکستان آئے گا میں تب ہی شادی کروں گا۔۔۔ ولید نے رضامندی دیتے ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔ ویسے تو میں نے تمہارے لئے لڑکی پسند کر لی تھی بس تمہاری رضامندی کی ضرورت تھی۔۔۔ تو جب تم نے حامی بھر ہی دی ہے تو مرتضیٰ بیٹا سے کہنا جلد از جلد پاکستان آجائے وہ۔۔۔ مسٹر بخاری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ انہیں بھلا کیسے اعتراض ہو۔۔۔ سکتا تھا۔۔۔

مرتضیٰ ان دنوں بزنس کے سلسلے میں آؤٹ آف کنٹری گیا ہوا تھا اس کے آنے پر میں نے ولید کی شادی بڑی دھوم دھام سے اپنے دوست لغاری کی بیٹی سے کر دی۔۔۔ وہ لڑکی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت دل بھی رکھتی تھی۔۔۔ زین کی دادی بہت جلد ہی اس دنیا سے چل بسی تھیں تو کسی عورت کا وجود

گھر پر نہ ہونے کی وجہ سے عمیمہ (زین کی ماما) نے اس گھر کو بہت جلد ہی سنبھال لیا وہ ایک بہت اچھی شریک حیات ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھی بہو بھی ثابت ہوئی تھی۔۔ ولید کی شادی کے بعد مرتضیٰ پھر سے لندن چلا گیا اور وہاں اس نے تمہاری ماں کو پسند کیا اور اسے ساتھ لیئے پاکستان واپس آ گیا۔۔۔

مرتضیٰ یہ کون ہے؟؟؟ ولید نے اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ مرتضیٰ جب بھی کہیں سے واپس آتا تھا تو ولید ضرور اسے لینے ایئر پورٹ جاتا تھا۔۔۔

اسکا نام سفیہ ہے اور ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اس کا لندن میں کوئی نہیں تھا تو میں اسے اپنے ساتھ لے کر آ گیا۔۔۔ ہم دونوں شادی کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لیے بابا کو منانا پڑے گا۔۔۔ مرتضیٰ نے اپنے اور اس لڑکی کے بارے میں سب بتاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اگر انکل نہیں مانے تو؟؟ ولید نے خدشہ ظاہر کیا۔۔۔

پاپا ضرور مانیں گے اور انہیں منائے گا تو۔۔۔ اس نے ولید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں۔۔۔ پر میں کیسے منا سکتا ہوں۔؟؟ ولید نے الجھے ہوئے لہجے میں سوال کیا۔۔۔

کیا تو اتنا بھی نہیں کر سکتا میرے لیے۔۔۔؟؟ اس نے مصنوعی آنسو بہاتے ہوئے کہا۔۔

بس بس اپنی یہ ڈرامے بازی شروع مت کرنا اب۔۔ سوچتا ہوں کچھ میں؟؟؟ اور چل اب پتا ہے مجھے تو کچھ انتظام تو کر کے آیا نہیں ہو گا اور ابھی اسے اپنے گھر بھی نہیں لے کر جا سکتا۔۔۔ چل اب میرے ساتھ۔۔۔ اور پھر وہ تینوں ولید کی گاڑی میں بیٹھ کر اس کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔



یشفع کے نکاح کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں اس کے نکاح میں بس دو۔ ہی دن باقی تھے اور اب بھی وہ نور کے پاس بیٹھی شاپنگ پر ساتھ جانے کے لئے منا رہی تھی اور نور کسی بھ طرح ماننے کو تیار نہ تھی۔۔

نور میں آخری دفعہ پوچھ رہی ہوں تم چل رہی ہو یا نہیں میرے ساتھ؟؟؟ یشفع نے اسے وارننگ دیتے ہوئے پوچھا۔۔

تم لوگ سمجھتے کیوں نہیں ہو۔؟؟ جب میں نے کہا میں نہیں جانا چاہتی تو کیوں میرا پیچھا نہیں چھوڑ دیتے تم لوگ؟؟ وہ ایک دم پھٹ پڑی تھی۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

کیا سمجھیں ہم بولو کیا سمجھیں --- یہ سمجھیں کہ تمہیں ہم سب کی کوئی پرواہ نہیں
 --- یا یہ سمجھیں کہ تم جان بوجھ کر مایوسی کے لبادہ اوڑھے بیٹھی ہو اور تم چاہتی
 ہی نہیں ہو اس لبادے کو اتارنا --- یا یہ سمجھیں کہ تم صرف اپنے لیے جینا
 چاہتی ہو --- ہم تمہارے لئے کوئی امپورٹنس نہیں رکھتے ---؟؟؟ شفع نے اسے
 جھنجھوڑتے ہوئے اس سے پوچھا ---

جو سمجھنا ہے سمجھ لو پر۔ پلیز میرا پیچھا چھوڑ دو --- نور نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

نور ایسا نہیں ہے کہ پوری دنیا میں تم انوکھی لڑکی ہو جسکے ساتھ ایسا ہو ہے کچھ
 سال پہلے میں بھی ایسی ہی تھی اللہ سے شکوہ کرنے والی چھوٹی چھوٹی باتوں سے
 مایوس ہو جانے والی --- میں نمازیں بھی پڑھتی تھی اور شکوہ بھی کرتی تھی نیکی کی
 چاہ بھی تھی اور برائی کی طرف قدم بھی اٹھتے تھے --- پھر جانتی ہو میں نے کیا
 کیا --- میں نے اس قرآن کو سمجھا اپنا دنیا میں آنے کا مقصد جانا اور پھر میں نے
 بس نیکی کی چاہ نہیں کی بلکہ عمل کر کے اس نیکی کو پالیا --- اور تم نے دنیا میں
 آکر کسی پر احسان نہیں کیا کہ ہم گریں اور منتظر رہیں کہ کوئی آئے گا اور ہمیں
 اٹھائے گا اور ہم تبھی اٹھیں گے اور بالفرض ہمیں اٹھانے کے لئے کوئی نہیں آئے

گا تو کیا ہم گرے رہیں گے نور؟؟؟ اس نے اپنے لہجے میں سختی لاتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

پر نور خاموش نظروں سے اس کی طرف دیکھتی رہی کیوں کہ اس کے پاس جواب ہی نہیں تھا۔۔۔

کیا ہوا نور کوئی جواب نہیں ہے ناں تمہارے پاس اور ہو گا بھی نہیں کیوں کہ تمہارا حال بھی وہی ہے تم گری ہو اور منتظر ہو کہ کوئی آئے گا اور تمہیں اٹھائے گا اور اگر ایسا ہے نامس نورالعین تو یہ آپ کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے۔۔۔ سمجھیں آپ۔۔۔؟؟؟ یشفع نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور آج نور کے سب الفاظ دم توڑ گئے تھے آج اس کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔

مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دو پلیز۔۔۔ اور یشفع بنا کچھ کہے وہاں سے نکلتی چلی گئی وہ بھی جانتی تھی کہ ابھی اسے تھوڑا وقت اور درکار ہے زندگی کی طرف لوٹنے کے لئے۔۔۔



عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

ولید ان دونوں کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا تھا اور آتے ہی سارا مسئلہ مسٹر بخاری سے ڈسکس کیا تھا اور انہیں اس بات پر راضی کیا تھا کہ وہ سفیہ کا رشتہ لے کر خان ہاؤس جائیں اور مرتضیٰ کے بابا کو اس نکاح کے لیے راضی کریں۔۔۔

تھینک یو انکل۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں کن لفظوں میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔۔۔ مسٹر بخاری کو راضی ہوتے دیکھ کر مرتضیٰ نے ان کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔

نہیں۔۔ بیٹا شکریہ کی کیا بات ہے۔۔ تم بھی میرے لئے ولید جیسے ہو اور اسی کی طرح عزیز ہو۔۔۔ انہوں نے شفیق لہجے میں کہا۔۔۔ اور

پھر وہ دونوں مسٹر بخاری کو لیے خان ہاؤس کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔ اسلام علیکم۔۔ مسٹر خان۔۔ کیسے ہیں آپ؟؟ مسٹر بخاری نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔۔

وعلیکم اسلام۔۔ مسٹر بخاری۔۔ الحمد للہ آپ سنائیں؟؟ انہوں نے ان کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ میں آج آپ کے پاس کسی خاص مقصد سے آیا ہوں
۔۔ اور امید کرتا ہوں آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔۔ مسٹر بخاری نے مدعے
پر آنا بہتر سمجھا تھا۔۔۔

جی ضرور بولیں۔۔ مجھے اچھا لگے گا آپ کے کام آکر۔۔ انہوں نے معزز لہجے میں
کہا۔۔

پھر مسٹر بخاری نے شروع سے آخر تک پوری بات مسٹر خان کو بتائی اور پھر مسٹر
خان نے بغیر اعتراض کے سفیہ کو بطور بہو قبول کر لیا۔۔ اس طرح سفیہ مسز
مر تضحیٰ خان بن کر خان ہاؤس میں آگئیں اور جلد ہی انہوں نے سب کا دل جیت
لیا۔۔۔۔

پھر کیا ہوا؟؟ عینا نے تجسس سے پوچھا۔۔ اسنے دادا جان کو خاموش ہوتے دیکھ کر
سوال کیا۔۔۔

بیٹا پھر مر تضحیٰ کی شادی کے تقریباً چھ مہینوں کے بعد زین اس دنیا میں آیا۔۔ اس
دن ولید بہت خوش تھا اس سے خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔۔ اور تبھی
میرے بیٹے کی خوشیوں کو نظر لگ گئی۔۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔

اس نے زین کی پہلی برتھڈے پر اپنی ساری پراپرٹی زین کے نام کر دی۔۔ اور جو حصہ تمہارے باپ کی طرف آیا تھا وہ اس کے مقابلے میں بہت کم تھا یہ سب ہوتا دیکھ مرتضیٰ کو اپنی اتنے سالوں کی محنت ضائع ہوتی نظر آئی۔۔ تمہارا باپ جانتا تھا کہ ولید اسے بزنس کے لیے ضرور پیسے دے گا۔۔ اور اس نے سوچا کہ اگر وہ کامیاب ہو گیا تو وہ سارا بزنس وہ دھوکے سے اپنے نام کر لے گا پر وہ نہیں جانتا تھا کہ ولید اس سے پہلے ہی یہ سب کر لے گا۔۔۔

اس نے بے یقینی سے اپنے باپ کی طرف دیکھا تھا اور تبھی مرتضیٰ خان کے دل کو کچھ ہوا تھا وہ کہاں برداشت کر سکتے تھے اپنی عزیز ازجان بیٹی کی آنکھوں میں بے یقینی۔۔۔

کچھ دیر کے لیے سب کچھ ساکت ہوا تھا۔۔۔

اور پھر دادا جان نے بولنا شروع کیا۔۔۔



یشفع کے نکاح میں صرف ایک دن ہی رہ گیا تھا اور کام تھے کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ اب بھی وہ کسی کام میں مصروف تھی کہ نور نے اسے پکارا۔۔

یشفع۔۔۔ اس نے سن کر بھی ان سنا کر دیا۔۔۔

میں نے سوچا مارکیٹ چلی جاتی ہوں پر یہاں تو لوگوں کے مزاج ہی نہیں مل رہے
چلو چھوڑو اپنی اکلوتی دوست کے۔ نکاح میں کوئی پرانا ڈریس ہی وئیر کر لوں
گی۔۔۔ اس نے بظاہر سنانے کے لیے ذرا اونچی آواز میں کہا۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ یہ
بات سن کر وہ چپ۔ نہیں رہ پائے گی۔۔۔

بس بس زیادہ ڈرامے بازی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ چل رہی ہوں میں تمہارے
ساتھ۔۔۔ یشفع نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ بے رخی دکھا کر اس مزید
اذیت نہیں دے سکتی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ پہلے ہی بہت تکلیف میں ہے۔۔۔
تھینک یو سوچی۔۔۔ یشفع میں جانتی تھی کہ تم زیادہ دیر تک مجھ سے ناراض نہیں رہ
سکتی۔۔۔

اب چلیں یا ابھی بٹرنگ باقی ہے۔۔۔ یشفع نے باہر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے
کہا۔۔۔

ہاں ہاں چلو اب۔۔۔ نور نے اس کی تقلید کرتے ہوئے کہا۔۔۔



عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

شادی کے کچھ عرصے بعد بھی جب مرتضیٰ کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی تو وہ بہت پریشان رہنے لگا تھا اور تبھی بہت مدتوں کے بعد شادی کے پورے پانچ سال بعد تم اس دنیا میں آئی۔۔

مرتضیٰ کی خوشی اس پل قابل دید تھی جب اس نے تمہیں اپنی گود میں پہلی مرتبہ لیا تھا۔۔ اور پھر وقت بہت تیزی سے گزر گیا اور اسی طرح پندرہ سال گزر گئے۔۔ ان سالوں میں مرتضیٰ نے بہت کوشش کی ولید کا بزنس ہتھیانے کی لیکن اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکا پھر ایک دن مرتضیٰ نے ہارٹ اٹیک ہونے کا ناٹک کیا۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر؟؟؟ ولیم نے ڈاکٹر کو روم سے باہر آتے دیکھ لیا تھا۔۔

اب وہ بہتر ہیں لیکن اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ آئندہ انہیں کسی بھی قسم کی تکلیف نہ ہو۔۔ یہ پہلا ہارٹ اٹیک تھا اسی لئے وہ بچ گئے اگر دوبارہ ایسا ہوا تو وہ برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔ ڈاکٹر انہیں بتا کر جا چکا تھا۔۔ مرتضیٰ ڈاکٹر کو پہلے ہی یہ سب کرنے کے لیے رشوت کا لالچ دے چکا تھا۔۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد ولید سوچ میں پڑ گیا کہ آخر مرتضیٰ کو ایسی کونسی ٹینشن تھی کہ اس نے اپنا یہ حال کر لیا تھا۔۔ اور تبھی وہ روم میں داخل ہوا۔۔

کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ایسی کونسی بات تھی کہ تو نے اپنا یہ حال کر لیا اور مجھے بتانا تک ضروری نہیں سمجھا۔۔ ولید نے۔ مصنوعی غصے سے کہا۔۔۔
دوسری طرف اب بھی خاموشی تھی۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں مرتضیٰ؟؟؟ تو بتا رہا ہے یا میں چلا جاؤں۔۔۔ ولید نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا۔۔

بس یار کچھ نہیں۔۔ آج جب میں نہیں عینا کی طرف دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ اب وہ بڑی ہو رہی ہے اور ایک نایک دن مجھے اسے خود سے دور بھی کرنا پڑے گا۔۔ مرتضیٰ نے آنکھوں میں آنسو لاتے ہوئے کہا۔۔

اور ولید کو یہ سب کہاں سمجھ آنے والی تھی اسے تو بس اس وقت اپنے دوست کے آنسو نظر آرہے تھے اور وہ یہ سب کہاں برداشت کر سکتا تھا۔۔

تو کیوں پریشان ہوتا ہے یار رب نے اس کے لیے کچھ اچھا ہی سوچ رکھا ہو گا۔۔۔ ولید نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔۔

جانتا ہوں یار پرنا جانے کیوں دل یہ سب سوچ کر بڑا پریشان ہے اور یہ سب برداشت کرنا بہت مشکل ہے میرے لئے۔۔۔ مرتضیٰ نے لوہا گرم دیکھ کر ایک اور وار کیا تھا۔۔۔

تو ایک کام کرتے ہیں مرتضیٰ کیوں نہ ہم اپنی دوستی کو رشتہ داری میں بدل لیں
--- ولید نے ایک اچھا مشورہ دیا تھا۔---

ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے تیرا۔۔۔ تجھ سے اچھا سسرال کہاں مل سکتا ہے میری بیٹی
کو یار۔۔۔ مرتضیٰ اپنی کامیابی پر دل ہی دل میں خوش ہوا تھا۔۔۔

تو ٹھیک ہے میں آج ہی بات کروں گا بابا سے۔۔۔ اور اب ٹینشن نہیں لینی تو نے
آج سے تیری بیٹی میری بیٹی ہے۔۔۔ ولید کے۔۔۔ لہجے میں خلوص ہی خلوص تھا۔۔۔
میں کیسے تیرے احسان چکاؤں گا ولید۔۔۔ زندگی میں ہر موڑ پر تو نے میرا ساتھ دیا
ہے۔۔۔ مرتضیٰ نے مصنوعی روہانسی لہجے میں کہا۔۔۔

احسان کی کیا بات ہے دوست ہی دوست کے کام آتا ہے۔۔۔ چل اب تو آرام کر
مجھے کچھ کام ہے شام میں چکر لگاؤں گا اور مٹھائی بھی ساتھ لے کر آؤں
گا۔۔۔ ولید نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

آج تو نے میری ساری مشکلیں حل کر دیں سکون آگیا دل کو۔۔۔ مرتضیٰ نے
مصافحے کے لیے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

چل اللہ حافظ۔۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔ اتنا کہہ کر ولید کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔



یشفع لاشاری کیا آپکو مقررہ پچاس ہزار حق مہر۔۔۔ زالان ملک کے ساتھ نکاح قبول ہے؟؟ مولوی صاحب نے یشفع سے پوچھا۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ یشفع نے نم لہجے میں جواب دیا۔۔۔ لیکن کب مولوی صاحب نے نکاح پورا کروایا اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔ وہ کچھ سن کہاں رہی تھی اس کا دماغ تو بس ایک نام پر ہی ساکت ہو چکا تھا۔ اور وہ تھا زالان ملک اور آج پھر اس کا ماضی اس کے سامنے سینہ تانے کھڑا تھا اور آج وہ پھر سے ٹوٹی تھی۔۔۔ اسے اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہوا تھا اور تبھی وہ کسی کی پرواہ کئے بغیر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔



شام میں مسٹر بخاری اور ولید مٹھائی سمیت پھر سے ہو سپٹل کے لیے نکلے اور اس وقت مرتضیٰ کے پاس موجود تھے۔۔۔

مبارک ہو بابا کو۔ بھی اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ ولید نے اپنے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اور پھر ان تینوں مردوں کی موجودگی میں ہی یہ طے پایا گیا۔ کہ۔ ایک ہفتے بعد دونوں بچوں کا نکاح کر دیا جائے۔۔۔ گھر کی خواتین کے لیے یہ خبر بہت ہی حیرت

انگیز ثابت ہوئی۔۔۔ دونوں گھروں میں زور و شور سے تیاریاں شروع کر دی گئیں۔۔۔ کیونکہ خواتین کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔ بس ایک نفس تھا جو اس سب سے ناخوش تھا۔۔۔ اور وہ تھا زین بخاری ابھی تو اس نے زندگی کی بیسیوں دہلیز پر قدم رکھا تھا۔۔۔ اور اتنی سی عمر میں شادی یہ بات اسے ناقابل قبول تھی ابھی تو وہ کچھ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ پر بڑوں کے فیصلے کے آگے اس کی ایک نہ چلی اور دونوں فیملیز اور کچھ گواہوں کی موجودگی میں انہیں ایک معزز رشتے میں باندھ دیا گیا۔۔۔ اسے کہاں پسند تھی نکچڑی سی عینا بے جاسد کرنے والی اور غرور تو وہ جیسے لے کر ہی اس دنیا میں آئی تھی۔۔۔ اور دوسری طرف عینا کی ننھی سی عقل میں یہ بات نہیں سمائی کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے اسے تو بس بتایا گیا تھا کہ آج ہم گڑیا گڈے کا کھیل کھیلیں گے جس میں اسے دلہن بننا پڑے گا وہ اس لئے خوشی خوشی تیار ہو گئی۔۔۔ وہ کیا جانتی اس وقت اس کی زندگی کے ساتھ ہی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔۔۔ اس پہلے داؤ کے بعد مرتضیٰ نے اپنا دوسرا وار کیا تھا۔۔۔

آج ولید کی شادی کی اکیسویں سالگرہ تھی جس کے سلسلے میں بخاری ہاؤس میں پارٹی رکھی گئی تھی۔۔۔ اور پارٹی کے بعد مرتضیٰ نے ان دونوں کے لئے سرپرائز پلان کیا تھا۔۔۔

مرتضیٰ نے ان دونوں کے۔۔ لیے شہر کے مہنگے ترین ہوٹل میں انکے لئے ڈنر کا
انتظام کروایا تھا۔۔۔ جب پارٹی اپنے اختتام کو پہنچنے ہی والی تھی کہ مرتضیٰ ولید
کے پاس آیا۔۔۔

ولید۔۔ مرتضیٰ نے اسے پکارا۔۔۔

ہاں بول۔۔۔ ولید اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

میرا خیال ہے اب تمہیں نکلنا چاہیے۔۔۔ مرتضیٰ جلد سے جلد اپنے پلان کو
کامیاب ہوتا دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

ہاں بس میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔۔۔ زین کہاں ہے؟؟؟ بلا اسے ذرا۔۔۔ ولید نے
ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

یہیں کہیں ہو گا۔۔۔ تو رک میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔ مرتضیٰ خان نے جلدی سے
کہا اور تبھی فون کان سے لگائے آگے بڑھتے چلے گئے۔۔۔ اور چھپتے چھپاتے گھر کی
بیک سائیڈ کی طرف آئے جہاں ان کا مخصوص آدمی زین کو لیے پہلے ہی موجود
تھا۔۔۔

ہاں شیر دل۔۔۔ ہو گیا کام۔۔۔ مرتضیٰ نے اپنے مخصوص آدمی دھیرے سے پوچھا

--

شکر ہے مرتضیٰ انکل۔۔۔ آپ آگئے۔۔۔ یہ آدمی تب سے ناجانے کیا کیا کہہ رہا ہے۔۔۔ اور اس آدمی نے زبردستی کچھ پیپرز پر میرے سائن لیے ہیں۔۔۔ زین...، نے انہیں اپنا ہمدرد سمجھا تھا

اور کیا کیا تم نے اس بچے کے ساتھ؟؟ اور کون سے پیپرز سائن کروائے ہیں تم نے اس سے؟؟؟ مرتضیٰ نے غصے سے کہا۔۔۔ جبکہ وہ شیر دل کو پہلے ہی سب سمجھا چکے تھے۔۔۔

ادھر لاؤ پیپرز۔۔۔ مرتضیٰ صاحب نے اس سے پیپرز کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو۔۔۔ بیٹا جو بھی تھا۔۔۔ اب یہ اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔۔۔ انہوں نے پیپرز پھاڑ کر پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔ اور زین کو لیے آگے بڑھ گئے۔۔۔ کوئی دیکھ کر کیسے کہہ سکتا تھا کہ مرتضیٰ صاحب کیسے اتنی گری ہوئی سوچ کے مالک ہو سکتے ہیں۔۔۔

ولید۔۔۔ لو۔۔۔ میں زین کو بھی لے آیا اب تو نکل۔۔۔ ویسے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔ مرتضیٰ نے ولید کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں چل۔۔۔ میں نکلتا ہوں۔۔۔ وہ مسٹر بخاری کی طرف بڑھا۔۔۔

بابا۔۔ میں کوشش کروں گا کہ ہم جلدی آجائیں۔۔ اپنا خیال رکھیے گا۔۔ وہ کہتے ہوئے گاڑی میں جا بیٹھا اور کچھ ہی دیر میں وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔ نا جانے کیوں مسٹر بخاری کو لگا کہ ولید ان سے بہت دور چلا گیا ان کو اپنا دل کھچتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔



کیا ہوا عینا توڑ بیٹھی خود کو آج پھر نہیں کر پائی نا سامنا اس کا۔۔؟؟ نہیں پوچھ پائی نا کہ اس ایسا کیوں کیا تمہارے ساتھ ؟؟؟؟ پھر بھاگ آئی۔۔۔ پتا ہے کیوں۔۔۔ کیونکہ تم ایک نہایت بزدل لڑکی ہو۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ اس نے آتے ہی زور سے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔ اور دروازہ بند کر کے وہیں بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دیئے رونے لگی۔۔۔ تبھی اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے خود کو ہی کھڑے پایا۔۔۔ اور سامنے کھڑا اس کا عکس اس کا ہی مذاق اڑا رہا تھا۔۔۔

ہاں

۔۔ ہوں میں بزدل۔۔ نہیں کر پائی اس کا سامنا۔۔ وہ زور سے چلائی تھی۔۔۔ تم تو بہت جلدی ہار مان گئی۔۔ کیا ہر مرتبہ یونہی بھاگی چلی آؤ گی بولو۔۔ کہیں تم اب بھی اس سے محبت تو نہیں کرتی۔۔۔

محبت کیا۔۔ وہ انسان تو میری نفرت کے بھی قابل نہیں ہے۔۔۔ نور نے چلاتے ہوئے کہا ایسا لگتا تھا کہ وہ سب کو بتانا چاہتی اس انسان کی اصلیت۔۔۔ تو کیوں بھاگی تم وہاں سے۔۔۔ اب وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

میں۔۔۔ میں۔۔۔ اس کے الفاظ ہی نہیں تھے تو وہ کیا کہتی۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ کیا ہوا نور کوئی جواب نہیں ہے نا۔۔۔ تم جیسی لڑکی جو اپنے آپ کو نہیں سمیٹ سکتی وہ اس کا سامنا کیا کرے گی۔۔۔ اسے لگا اس کے ارد گرد موجود ہر چیز اس کا مذاق اڑا رہی ہے۔۔۔

تم نے محبت کا راستہ ہی کیوں چنا مجھے برباد کرنے کے لئے زالان۔۔۔ کیوں۔۔۔؟؟ محبت سے اعتبار ختم کر دیا میرا کیوں۔۔۔؟؟ اس نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

تم یہی کر سکتی ہو نور العین۔۔۔ یہی سوال کیوں نہیں پوچھتی اس سے جا کر۔۔۔؟؟

کیا ہاں کس نے تمہیں حق دیا مجھ پر ہنسنے کا۔۔۔ میں کوئی عام لڑکی نہیں ہوں۔۔۔ سمجھی۔۔۔ چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔

میں تو چلی جاؤنگی۔۔۔ پر خود میں بیٹھی بزدلی کو کیسے نکالو گی۔۔۔

گیٹ لوسٹ۔۔۔ اس نے چلاتے ہوئے گلہ ان اٹھا کر شیشے مارا تھا۔۔۔ اور تبھی وہ

بھی اس کی ذات کی مانند زمین پر بکھرا پڑا تھا۔۔۔ اور وہ بھی چیخا تھا خود پر ہوئی

زیادتی پر۔۔۔ اور وہ بھی زمین پر۔۔۔ بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ اور تبھی کوئی کمرے میں

داخل ہوا تھا۔۔۔ آنے والے نفس کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیلی تھیں

۔۔۔ اور اس نے بغیر کچھ کہے آنے والے کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ مارا تھے

تم۔۔۔؟؟؟

.....

کیا ہو گیا ولید کیسے گاڑی چلا رہے ہیں آپ؟؟ مسز ولید نے اسے اتنی اسپید میں

گاڑی چلاتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

پتا نہیں یار۔۔۔ گاڑی کنٹرول ہی نہیں ہو رہی ایسا لگتا ہے بریکس فیل ہو گئے ہیں

گاڑی کے۔۔۔ ولید کی آواز میں گھبراہٹ واضح تھی۔۔۔

زین بیٹا آپکو ڈر تو نہیں لگ رہا ناں۔۔۔ ولید نے مڑ کر بیک سیٹ پر دیکھا پر زین تو سوچکا تھا تبھی ولید کا فون بجا تھا۔۔۔ ریسو کرو ذرا۔۔۔ اسپیکر پر ڈالنا۔۔۔ میں کوشش کرتا ہوں گاڑی کنٹرول کرنے کی۔۔۔ ولید نے ساتھ بیٹھی اپنی وائف سے کہا۔۔۔

جی۔۔۔ اور تبھی فون میں سے مرتضیٰ کی آواز ابھری تھی۔۔۔

پہنچ گیا ولید۔۔۔؟؟ مرتضیٰ نے پوچھا۔۔۔ اس کے لہجے میں کچھ تھا جو ولید نے محسوس کیا تھا۔۔۔

نہیں یار میں تجھے ہی فون کرنے والا تھا۔۔۔ شاید گاڑی کے بریکس فیل ہو گئے ہیں اور گاڑی کسی بھی طرح کنٹرول نہیں ہو پارہی۔۔۔ ولید نے جلدی سے بتایا پر اگلے ہی پل ساکت ہوا تھا۔۔۔

شاید۔۔۔ نہیں یقیناً بریکس ہی فیل ہوئے ہیں۔۔۔ میرے پیارے دوست۔۔۔ اور ساتھ ہی ولید کو اس کے ہنسنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ ولید نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔

مطلب یہ میری جان کہ میں نے ہی تیری گاڑی کے بریکس فیل کروائے ہیں۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ تو اس دنیا میں رہ کر مزید میرا جینا حرام کرے۔۔۔ اب

تیری ساری کی ساری پر اپرٹی میری ہو جائے گی تیرے مرنے کے بعد اور اگر تو زندہ رہتا تو ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔ اور تبھی مرتضیٰ کمینی ہنسی ہنسا تھا۔۔۔۔

کیا۔۔۔ تو ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ ولید نے جلدی سے کہا اسے لگا کہ اب اس کے پاس ٹائم نہیں ہے کچھ بھی کہنے کا اور تبھی سامنے سے آتے ٹرک کو وہ دیکھ ہی نہیں پایا اور تبھی دھماکے کی زوردار آواز آئی تھی اور فضا میں زوردار چیخ بلند ہوئی تھی۔۔۔۔

فون اب بھی اسپیکر پر تھا۔۔۔ بائے بائے ولید۔۔۔ مرتضیٰ نے بے حسی سے کہا۔۔۔ مرتضیٰ ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔ مجھے۔۔۔ اس۔۔۔ ایکس۔۔۔ ایکسیڈنٹ نے۔۔۔ ن۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ ت۔۔۔ ت۔۔۔ تیری بے وفائی نے مارا ہے۔۔۔ اور تبھی ولید نے۔۔۔ اپنی جان سے پیاری بیوی اور۔۔۔ اپنے خون میں لت پت بیٹے کی طرف بے بسی سے دیکھا تھا اور پھر ولید میں موجود آخری سانس بھی آزاد ہو گئی۔۔۔ دادا جان مسلسل بولتے جا رہے تھے اور۔۔۔ آنسو متواتر ان کی آنکھوں سے جاری تھے۔۔۔

پھر میرے ولید اور۔۔۔ میری پیاری بہو کی لاشوں کو گھر لایا گیا۔۔۔ اور جانتی ہو اسی دن میں بوڑھا ہو گیا تھا بیٹا۔۔۔ پر مجھے میرے ولید کی نشانی کے لئے جینا

تھا۔۔۔ میرا جگر میری جان پر موت کو رحم آگیا تھا۔۔۔ بیک سیٹ پر ہونے کی وجہ سے اسے کم چوٹیں ہی آئیں تھیں۔۔۔ اور بہت جلد وہ ریکور ہو کر اسپتال سے گھر آگیا۔۔۔ اور پھر تمہارے باپ نے دولت ہتھیا کر ہم سے ہر رشتہ ختم کر دیا۔۔۔ پر اس سب میں وہ ایک بات بھول چکا تھا کہ وہ تمہارا نکاح زین سے کروا چکا ہے۔۔۔ اور تبھی دادا جان خاموش ہوئے تھے۔۔۔

عینا۔ جو کب سے خاموش کھڑی دادا جان کی باتیں سن رہی تھی اس نے بے یقینی سے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔۔۔ اور تبھی وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔

بابا۔۔۔ یہ جو سب انہوں نے کہا۔۔۔ کیا وہ سچ ہے۔۔۔؟؟؟ اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔۔۔

بیٹا وہ۔۔۔ مرتضیٰ صاحب نے بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔۔۔ کہ اس نے ان کی بات کاٹ دی۔۔۔

ہاں یا ناں۔۔۔ اس کی آواز تھوڑی اونچی ہوئی تھی۔۔۔

بیٹا میری بات تو سن۔ لو۔۔۔ مرتضیٰ صاحب نے ناکام کوشش کی۔۔۔

میں نے پوچھا ہاں یا ناں۔۔۔ وہ پوری قوت سے چلائی تھی۔۔۔

ہاں۔۔ لیکن بیٹا یہ سب میں نے تمہارے لئے ہی تو کیا تھا۔۔۔ ان کے۔۔ لہجے میں
ندامت بول رہی تھی۔۔

کیا۔۔ میرے لئے۔۔۔ میرے لئے کیا آپ نے یہ سب۔۔ اتنا کیسے گر گئے
آپ۔۔۔؟؟ آپ کو۔۔ میں نظر آئی پر وہ بوڑھا آدمی نظر نہیں آیا جس کا ہر سہارا
چھین لینا چاہا آپ نے کیوں بابا کیوں۔۔۔ آپ دولت کے لالچ میں اتنے اندھے ہو
گئے کہ سب کچھ ختم کر دیا آپ نے۔۔۔؟؟؟ وہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔
بیٹا۔۔ ایسے تو۔۔ مت رو۔۔ میں تمہیں ایسے روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ انہوں
نے اسے زمین سے اٹھانا چاہا۔ لیکن اس نے۔۔ انکے ہاتھ جھٹک دیئے۔۔۔

دور رہیے مجھ سے۔۔ ایک بات بتائیں بابا کوئی اتنا سنگدل کیسے ہو سکتا ہے۔۔؟ مجھے
تو لگتا ہے آپ میرے بابا ہیں ہی نہیں۔۔ اگر میں آپ کی بیٹی ہوتی ناں تو آپ
باپ کے عہدے پر ہوتے ہوئے کبھی ایسا نہ کرتے۔۔۔ یہی بیٹی تھی نا جس نے
آپ کو یہ گناہ کرنے پر مجبور کیا تھا۔ تو بھول جائیے گا کہ کبھی کوئی آپ کی بیٹی بھی
تھی۔۔ مرگئی نورالعین۔۔ آج آپ کے لیے مسٹر خان۔۔۔ اس نے ان کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔ جو بھی تھا تھی تو وہ ان کی ہی بیٹی تو ان کے
جیسی کیوں نہ ہوتی۔۔۔

بیٹا یہ کیا کہہ رہی ہو؟؟ انہوں نے آگے بڑھنے کے لیے قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ وہ پھر سے بولی۔۔

رک جائیں وہیں پر مسٹر خان۔۔۔ آگے مت بڑھئیے گا۔۔۔ اور آخری بات یاد رکھیے گا نور العین کا قاتل اور کوئی نہیں صرف آپ ہیں۔۔۔ اللہ حافظ مسٹر خان۔۔۔ اور تبھی وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھی اور بڑھتی چلی گئی۔۔۔ مسٹر خان آوازیں دیتے رہ گئے لیکن آج وہ سن کہاں رہی تھی۔۔۔ اور تبھی مرتضیٰ خان نے اپنے بائیں جانب ہاتھ رکھا۔۔۔ اور بیٹھتے چلے گئے۔۔۔ کیا ہو گیا آپکو؟؟ مسز خان بھاگ کر آگے بڑھی تھیں۔۔

آ۔۔ آپ۔۔ جاییے نور کو روکیئے۔۔۔ درد کی شدت سے ان سے۔ بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ اور جب ہی انہیں نور آتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔

بابا۔۔ کیا ہو گیا آپکو۔۔۔ یار ڈاکٹر کو بلاؤ کوئی۔۔۔ بابا۔۔۔ مرتضیٰ صاحب کو اس حالت میں دیکھ کر وہ نور جو تھوڑی دیر پہلے انہیں باتیں سنا کر گئی تھی وہی نور انہیں اس حال میں دیکھ کر رو۔ رہی تھی۔۔

مجھے۔۔ م۔۔ معاف کر دو بیٹا۔۔۔ میں نے۔۔۔ بہت برا۔۔۔ کلک۔ کیا سب۔۔۔ کک۔ کے ساتھ۔۔۔ انہوں نے نور کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

نہیں بابا۔۔۔ کچھ نہیں ہونے دوں گی میں آپکو۔۔۔ میں نے آپ معاف کر دیا
بابا۔۔۔ میں آپ سے ناراض بھی نہیں ہوں بابا۔۔۔ پلیز آپ ٹھیک ہو جائیے۔۔۔ نور
نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر انہوں نے مسٹر بخاری سے بھ معافی مانگی۔۔۔

تھینک یو۔۔۔ ب۔بی۔میٹا۔۔۔ اور تبھی انہوں نے آخری ہچکی لی تھی اور ہمیشہ ہمیشہ
کے لئے نور کو اس دنیا میں چھوڑ کر آخرت کے سفر پر روانہ ہو گئے۔۔۔ اور تبھی
مسٹر بخاری آگے بڑھے اور ان کی آنکھیں بند کر کے بلند آواز سے کہا۔۔۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔

نہیں یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ میرے بابا مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔۔۔ دور ہٹ
جائیں میرے بابا سے۔۔۔ میں بلاؤں گی تو اٹھ جائیں گے بابا۔۔۔ اس نے مسٹر
بخاری کو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مسز خان میں اتنی سکت بھی نہ تھی۔۔۔ کہ وہ اٹھ کر عینا کو تھام لیں اور اسے
جھنجھوڑ کر حقیقت میں لائیں اور بتائیں کہ مرتضیٰ ہمیں چھوڑ کر جا چکے ہیں۔۔۔ اور
پھر تین دن تک لوگ تعزیت کے۔۔۔ لئے آتے جاتے رہے۔۔۔ ان نور اب تک
بے ہوش پڑی تھی۔۔۔ اٹھتی چیختی چلاتی اور پھر سے بے ہوش ہو جاتی۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com



ہیلو السلام علیکم زالان کیسے ہو۔؟؟ مرتضیٰ خان کی ڈیٹھ کے بعد آج اس کے حواس بحال ہوئے تھے۔۔۔ تو اس نے زالان کو فون کیا کیونکہ اس نے تو اسے بتایا ہی نہیں تھا کہ اس پر کیا قیامت ٹوٹی تھی۔۔۔

مجھے نہیں کرنی تم سے بات۔۔۔ اتنی کالز کی میں نے۔۔۔ اتنے میسیجز کیئے میں نے کوئی رسیلائی نہیں کیا تم نے۔۔۔ بہت خوش ہو نا میرے بغیر تو خوش ہی رہو۔۔۔ گڈ بائے۔۔۔ اور تبھی زالان نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔ اس نے بہت دفعہ کال کی لیکن زالان نے ریسپو ہی نہیں کی۔۔۔ تو اس نے سوچا کہ وہ سب سے مل کر اسے سب کچھ بتائے اس کی ناراضگی بھی غلط نہیں تھی وہ بھی تو ایک میسج کر کے اسے اطلاع دے ہی سکتی تھی اور تبھی وہ اپنا فون لیے کمرے سے نکل گئی اور مسز۔ خان کو بتا کر زالان کے گھر کی طرف چل پڑی۔۔۔



عائشہ مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

کہاں جا رہی ہو؟؟ ابھی وہ گھر سے باہر نکلی ہی تھی کہ۔ ایک بلیک کار اس کے سامنے آکر رکی۔۔۔ اور وہ دیکھتے ہی پہچان گئی کہ کون ہو سکتا ہے گاڑی میں۔۔۔ جہاں بھی جاؤں تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہئے۔۔۔ سمجھے تم۔۔۔ نورالعین نے غصے سے کہا۔۔۔

کیوں مطلب نہیں ہونا چاہئے۔۔۔ تم میری بیوی ہو اس لئے مجھے پتا ہونا چاہیے کہ میری بیوی کی کس وقت کہاں جا رہی ہے۔۔۔؟ زین نے نرم لہجے میں کہا وہ ابھی سختی سے بات کر کے اسے مزید دکھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

بیوی مائی فٹ۔۔۔ میں نہیں مانتی اس رشتے کو۔۔۔ نور کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔

ماننا تو پڑے گا تمہیں نور۔۔۔ پہلے تو صرف تم سے نکاح کا رشتہ تھا پر اب تو تم سے دل کا رشتہ ہے نور۔۔۔ اب تو تمہیں اپنے رنگ میں رنگنا ہے بس میری شیرنی۔۔۔ زین نے تھوڑا شوخ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

او ہیلو۔۔۔ اپنا دل نا سنبھال کر رکھو اور دوسری بات شیرنی کسے کہا۔۔۔ نور نے تڑخ کر کہا۔۔۔

دل تو اب آپ کا ہو گیا اسے سنبھال کر رکھنا آپ کا کام ہے سوئیٹ ہارٹ۔۔۔ آج
زین کچھ زیادہ ہی شوخ ہو رہا تھا۔۔۔

اف۔۔۔ تمہارے ساتھ تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔ بھاڑ میں جاؤ۔۔۔ نور نے اپنے
الفاظ ختم ہوتے دیکھ کر قدم آگے بڑھا دیئے۔۔۔۔

ارے سنتی تو جاؤ میں یہ کہنے آیا تھا کہ تیاری کر لو بہت جلدی آ رہا ہوں بارات
لے کر۔۔۔۔ زین نے اسے جاتے دیکھ کر چلا کر کہا۔۔۔

لیکن وہ سن کر بھی ان سنا کر گئی اور تبھی ڈرائیور گاڑی لے کر آچکا تھا اور پھر وہ
گاڑی میں بیٹھ کر اس کی نظروں سے اوجھل ہوتی چلی گئی۔۔۔ اور زین مسز خان
سے ملنے کے لئے چلا گیا۔۔۔ حال احوال پوچھ کر وہ کچھ ہی دیر بیٹھا تھا اور تبھی
باتوں باتوں میں مسز خان نے اسے بتایا کہ نور زالان کی طرف گئی ہے۔۔۔ ناجانے
زین کو کیوں لگا کے کچھ ٹھیک نہیں ہے اور تب ہی وہ بھی زالان کے گھر کی
طرف جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔



واچ مین نے جیسے ہی نور کو دیکھا جلدی سے دروازہ کھول دیا۔۔۔ اور وہ گاڑی سے
اتر کر گھر میں داخل ہوئی۔۔۔ اس وقت گھر میں کوئی نہیں تھا تو وہ سیدھا زالان

کے کمرے کی طرف آگئی۔۔۔ شاید زالان کے کمرے میں کوئی تھا یا وہ کسی سے
کال پر بات کر رہا تھا۔۔

اور تب ہی اپنا نام سن کر اسے قدم رکے تھے۔۔۔

اس کے اعتبار کی دھجیاں اڑا دی گئیں تھیں۔۔۔ پر اس کی آنکھوں میں آنسو تو
نہیں تھے۔۔ وہ روئی تو نہیں تھی۔۔۔ لیکن کیوں وہ اپنے بے مول ہونے پر
کیوں نہیں روئی۔۔ لیکن اس کے لبوں پر ہنسی تھی ہاں وہ تو ہنس رہی تھی۔۔ لیکن
کچھ بہت عجیب تھا اس کی ہنسی میں۔۔۔ اور تبھی اس کی نظر اپنے سامنے پھیلے ان
ہاتھوں پر پڑی۔۔۔

لیکن اس نے۔۔ ہاتھ نہیں تھاما تھا وہ تو اس سے نظریں بھی نہیں ملا پارہی تھی
۔۔۔ اسے اس کے سامنے کمزور نہیں بننا تھا اس لیے وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے نکلتی
چلی گئی۔۔۔ زین بھی اس کے پیچھے ہی بھاگا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ گاڑی میں
بیٹھتی وہ اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔۔ اور تبھی وہ چلائی۔۔

لیو مائی ہینڈ۔۔۔

چھوڑنے کے لیے تھوڑی تھاما ہے۔۔۔ زین کی شوخی ہنوز قائم تھی۔۔
وہ چاہتا تھا کہ وہ خود اسے بتائے سن تو چکا تھا وہ سب کچھ۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

آپ کو سمجھ نہیں آتی میری بات --- کتنی دفعہ کہا ہے میں زالان سے محبت کرتی ہوں --- اس نے اپنا ہاتھ اس کی مضبوط گرفت سے آزاد کرواتے ہوئے کہا

وہ ایک نامحرم ہے اس سے تمہاری محبت جائز نہیں ہے -- اور دوسری بات میں تمہارا شوہر تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ تم اس گھٹیا انسان سے محبت کرو --- سمجھی --- زین نے اسے کندھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا ---

مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے --- نور نے بد تمیزی سے کہا --- اچھا --- لیکن دیکھنا اک دن تم خود مجبور ہو جاؤ گی مجھ سے محبت کرنے پر --- زین نے اسے چیلنج کرتے ہوئے کہا ---

بھاڑ میں جائے تم اور تمہاری محبت --- اور دوسری بات مجھے طلاق چاہیے تم سے ابھی اور اسی وقت --- نور نے اپنا لہجہ مضبوط کرتے ہوئے کہا ---

نور پلیرز میری محبت کو مت ٹھکراؤ --- میں نے تم سے اللہ کے لیے محبت کی ہے اور اس طرح تم میرے ساتھ ساتھ اپنی بھی زندگی برباد کر رہی ہو --- اس نے التجائیہ لہجے میں کہا ---

میں نے کہا نا مجھے تم سے طلاق چاہیے۔۔۔ کیوں نہیں دے دیتے تم مجھے طلاق
۔۔ نہیں گزارنی مجھے تمہارے ساتھ زندگی۔۔ برائے مہربانی میں تمہارے آگے
ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔ میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔ میں زالان کے ساتھ زندگی گزارنا
چاہتی ہوں۔۔۔ نور نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

طلاق تو میں تمہیں کبھی نہیں دوں گا نور۔۔ تم شاید خود سے محبت نہیں کرتی۔۔ لیکن
میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔ ایسے تمہیں اپنی زندگی برباد نہیں کرنے دوں گا
۔۔۔ زین نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن میں تم سے نہیں زالان سے محبت کرتی ہوں۔۔۔ اس نے چلا کر کہا۔۔

کیا زالان زالان لگا رکھا ہے تمہیں کیا لگتا ہے میں کچھ نہیں سنا اندر جو بکواس کر رہا
تھا وہ گھٹیا انسان۔۔۔ اب زالان کی برداشت ختم ہو چکی تھی اس لئے اس نے کہنا
زیادہ مناسب سمجھا۔۔۔

اس لمحے نور کے سارے الفاظ دم توڑ گئے تھے وہ جو کب سے خود کو مضبوط ثابت
کرنا چاہ رہی تھی اس لمحے وہ پوری طرح ٹوٹ چکی تھی۔۔۔

وہ انسان جس نے تمہاری ذات کو ہی دو کوڑی کا کر دیا اس سے محبت کرتی ہو
تم۔۔۔ بولو نور۔۔۔۔۔ زین نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں کرتی ہوں میں اس سے محبت --- نور نے چلا کر خود کو مضبوط ثابت کرنا چاہا
لیکن آنکھوں سے نکلے ہوئے اس کے آنسو اس لمحے دغا دے گئے اور کوشش کے
باوجود وہ انہیں روک نہیں پائی تھی ---

مجھے لگتا ہے کہ شاید تم وہ الفاظ بھول گئی خیر ہے کوئی بات نہیں میں یاد کروا دیتا
ہوں --- زین نے وہ آڈیو پلے کی جو اس نے اندر ریکارڈ کر لی تھی --- اب
اس میں سے زالان کی آواز آ رہی تھی ---

وہ نور اس بے وقوف کی بات کر رہے ہو تم وہ لڑکی تو اتنا بھی نہیں جانتی کہ میں
اس سے کوئی محبت و جت نہیں کرتا --- میں تو صرف اس سے اپنی بے عزتی کا
بدلہ لینا چاہتا ہوں --- ہاہاہا --- پھر زین نے قہقہہ لگایا تھا --- اسے لگتا ہے میں
اس جیسی بگڑی ہوئی نہایت بد تمیز لڑکی سے شادی کروں گا --- ویسے کتنی پاگل
ہوتی ہیں یہ لڑکیاں --- مجھے نہیں پتا تھا کہ اتنا آسان ہوتا ہے ان کا بھروسہ
لینا --- بیچاری تو یہ بھی نہیں جانتی کہ میں اب کروں گا کیا اس کے ساتھ --- چیچ
چیچ --- وہ حشر کروں گا اس کا کہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی کسی
کو --- نور مزید سن نہ سکی اس لیے چیخ پڑی ---

بند کر دو زین۔۔۔۔۔ تم یہ سب اس لئے کر رہے ہو نا تاکہ تم میرا مذاق اڑا سکو
 ۔۔ تاکہ ہنس سکو مجھ پر۔۔ تم تو خوش ہو گے کہ تم جو چاہتے تھے وہ
 ہو گیا۔۔۔ اب اس کا دماغ گھومنے لگا تھا اور وہ زور سے چلائی تھی۔۔۔ کیوں زین
 ؟؟ کیوں تم تو محبت کرتے تھے نا مجھ سے۔۔ پھر کیوں بددعا دی تھی مجھے۔۔ محبت
 کرنے والے تو دعا دیا کرتے ہیں نا زین۔۔۔۔۔ ہاں ہاں تم نے ٹھیک کہا
 تھا۔۔۔ دیکھو تم نے کہا تھا کہ نور دیکھنا تمہاری اکڑ توڑ دے گی تمہیں تو دیکھو ٹوٹ
 گئی آج نور۔۔۔ اور دیکھو وہ ٹوٹ کر اتنا بکھر چکی ہے کہ خود کو سمیٹ بھی نہیں
 پارہی۔۔۔ کاش زین۔۔۔ کاش۔۔۔ اس دن تم نے مجھے بددعا نہ دی ہوتی۔۔۔ کاش
 میں نے تمہاری محبت نہ ٹھکرائی ہوتی تو پھر تم مجھے بددعا بھی نہ دیتے۔۔۔۔۔ ہے نا
 زین۔۔۔ اس نے بچوں کی طرح اس سے سوال کیا۔۔۔ وہ رو رہی اور چیخ چیخ کر
 رو رہی تھی۔۔۔

زین کی آنکھوں سے مسلسل آنسو رواں تھے۔۔۔ وہ کہاں قابل رہا تھا کچھ بولنے کے
 ۔۔۔ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی کہ محبت کرنے والے تو دعا کیا کرتے ہیں تو کیا وہ
 اس سے سچی محبت نہیں کرتا۔۔۔ ہاں وہ خود غرض ہی تو ہو گیا تھا اپنی محبت میں
 اسے نور کی زالان سے محبت نظر ہی نہیں آئی۔۔۔

بولو ناں زین۔۔۔ بولتے کیوں نہیں۔۔۔ آج تو خوشی کا دن ہے جاؤ جشن مناؤ جا
کر بتاؤ دنیا کو چیخ چیخ کر کہ نور برباد ہو گئی آج ٹوٹ گئی اس کی ساری اکڑ۔۔۔ نور
نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کیا تم رو رہے۔۔۔ یہ تمہاری آنکھوں میں آنسو کیوں ہیں مسٹر زین بخاری
۔۔۔ اووو کہیں تمہیں مجھ پر ترس تو نہیں آگیا۔۔۔ تبھی وہ زور زور سے چلانے
لگی۔۔۔ آؤ دیکھو سب۔۔۔ زین بخاری آج اپنے مشن میں جیت چکے ہیں۔۔۔ اور
دیکھو سب اس کی۔ آنکھوں میں آنسو بھی ہیں خوشی کے۔۔۔ تبھی ارد گرد لوگ
جمع ہونے لگے۔۔۔ تو وہ۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لایا اور اسے۔ زبردستی گاڑی
میں بٹھا کر گاڑی خان ہاؤس کی طرف موڑ دی وہ نا جانے کیا کچھ کہتی رہی وہ سن
کہاں رہا۔ تھا اس وقت۔۔۔ اور پھر کچھ ہی دیر میں گاڑی خان ہاؤس پہنچ چکی تھی
۔۔۔ تبھی وہ اس کے کہنے سے پہلے ہی گاڑی سے نکل کر جا۔ چکی تھی اور جاتے
جاتے بھی وہ اس کی گاڑی کو ٹانگ مارنا نہیں بھولی تھی۔۔۔ اس نے اپنی گاڑی
پھر سے سڑک پر ڈال دی وہ جانتا تھا کہ اب اسے کہاں جانا ہے۔۔۔



عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

مسز خان اس کی حالت دیکھ کر بہت پریشان تھیں۔۔۔ ماما۔۔۔ آپ کہتی ہیں ناں کہ اللہ جی ہم سے بہت پیار کرتے ہیں؟؟؟ اس نے معصومیت سے مسز خان سے پوچھا۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔ اللہ تعالیٰ تو ہم سے بہت پیار کرتا ہے۔۔۔ مسز خان نے شفقت سے کہا۔۔۔

نہیں ماما۔۔۔ اللہ جی مجھ سے بالکل بھی پیار نہیں کرتے۔۔۔ میں بہت بری ہوں نا ماما اس لیے انہوں نے مجھ سے میرے بابا بھی چھین لئے اور قح یہ سب بھی ہو گیا۔۔۔ اس نے بچوں کی طرح روتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بیٹا آپ تو بہت اچھے ہو۔۔۔ دیکھو اگر اللہ تعالیٰ آپ سے پیار نہیں کرتا تو قح آپ کو کیوں بچاتا۔۔۔ اگر آج آپ زالان کی اصلیت نہیں جان لیتی تو وہ ناجانے کیا کرتا آپ کے ساتھ۔۔۔ انہوں نے اسے اسی کے انداز میں سمجھانا چاہا۔۔۔ ماما۔۔۔ اللہ جی اسے اچھا انسان بھی تو بنا سکتے تھے ناں۔۔۔ اس نے معصوم سا شکوہ کیا۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔ ضرور بنا سکتے تھے۔۔۔ اگر یہ سب نہ ہوتا تو میری بیٹی کو اللہ جی کی یاد کیسے آتی آج؟؟؟ انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

مما۔۔۔ اس نے ابھی بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ مسز خان نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ دی۔۔۔

نہیں بیٹا باقی باتیں بعد میں ابھی آپ سو جاؤ۔۔۔ انہوں نے اسے سلانا بہتر سمجھا کیونکہ اسے کچھ دیر ذہنی سکون کی ضرورت تھی۔۔۔

تب ہی وہ بغیر کچھ بولے آنکھیں موند گئی شاید وہ بھی کچھ دیر اس دنیا سے غافل رہنا چاہتی تھی۔۔۔



زین اب زالان کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

تو۔۔۔ تو کیا لینے آیا ہے یہاں۔۔۔ زالان نے زین کو دیکھ کر غصے سے کہا۔۔

ہاں میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ زین نے اپنا غصہ دباتے ہوئے نرمی سے کہا۔۔۔ وہ بات کو بگاڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ایک منٹ میں ابھی عینا کو کال کرتا ہوں۔۔۔ زالان نے جیب سے فون نکالتے ہوئے کہا۔۔

عائشہ مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اسے کال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ وہ تیری اصلیت جان چکی --- زین نے بظاہر نارمل لہجے میں کہا --- اس کی بات سن کر زالان کو شاک لگا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا ---

کیسی اصلیت؟؟؟ زالان نے انجان بنتے ہوتا کہا --- اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا زین وہ آڈیو پلے کر چکا تھا جو اس نے اپنے پاس ریکارڈ کر دی --- زالان کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا تو ایک رنگ جا بھی رہا تھا ---

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں یہاں تجھ سے لڑنے نہیں آیا --- بس تجھے ایک دوست بن کر سمجھانے آیا جا جا کر اس سے معافی مانگ لے وہ ضرور تجھے معاف کر دے گی بہت محبت کرتی ہے نا تجھ سے --- زین نے بمشکل اپنے آنسو روکے تھے ---

میں؟؟؟ اور معافی؟؟؟ اور اس سے؟؟؟ ہوش میں تو ہے --- زالان ملک نے جھکنا نہیں جھکانا سیکھا ہے مسٹر زین --- چل اب جا یہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہوگا تیرے ساتھ --- زالان کے لہجے میں مکاری بول رہی تھی ---

دیکھ میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں ایسا مت کر اسکے ساتھ بہت تکلیف میں ہے وہ --- نہیں برداشت کر سکتی وہ یہ سب پلیز اس سے شادی کر لے میں بہت

جلد آزاد کردوں گا اسے۔۔۔ زین نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

دیکھ باپ مت بن میرا اب جا رہا ہے خود یا لوگوں کے کندھوں پر جائے

گا۔۔۔ زالان نے اسے وارننگ دی تھی۔۔۔

میں جا تو رہا ہوں پر یاد رکھنا وہ رب تجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔۔ تجھ جیسا

گھٹیا انسان میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا کوئی اتنا۔ کیسے گر سکتا ہے

یار۔۔۔؟؟ تجھ جیسے ہی۔ مردوں کی وجہ سے حوا کی بیٹی کا مرد کی محبت سے اعتبار

اٹھ چکا ہے آج وہ گھر سے نکلنے سے پہلے سو دفعہ سوچتی ہے صرف اور صرف

تیری وجہ سے۔۔۔ رب کرے تجھے کوئی تیرے جیسا ہی۔ ملے زالان ملک پھر تجھے پتا

چلے گا کہ درد کسے کہتے ہیں۔۔۔ اتنا کہہ کر وہ رکا نہیں اور اب وہ زالان

کی۔ نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔۔۔ زین کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے

تھے اس رات وہ چیخ چیخ کر رویا تھا۔۔۔ اور پھر وہ اک فیصلہ کر چکا۔ تھا کسی کو بھی

بتائے بغیر اس نے ٹکٹ کروائی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا ملک چھوڑ کر لندن چلا

گیا۔۔۔



Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اندھیری راتوں

پانچ سال بعد۔۔۔۔۔

چیزیں ٹوٹ کر بیکار ہو جاتی ہیں لیکن دل ٹوٹ کر نایاب ہو جاتا ہے۔۔۔ جانتے ہیں کیوں۔۔۔ جب دل ٹوٹتا ہے ہے نا تو انسان کو سب سے پہلے اپنے رب کی یاد آتی ہے وہ اپنے رب کے اور زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔۔۔ اور نور بھی آج اپنے رب کو راضی کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی اس نے بھی اس رب کو پالیا تھا۔۔۔ آج وہ اپنے رب سے شکوہ نہیں کرتی۔۔۔ کیونکہ وہ جان چکی ہے کہ اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔۔۔

اس عرصے میں بہت کچھ بدل چکا تھا۔۔۔ نور کو آج بھی یشفع سے۔۔۔ ہوئی ملاقات یاد تھی۔۔۔ وہ لوگ کچھ۔۔۔ ہی عرصہ پہلے ان کے پڑوس میں شفٹ ہوئے تھے وہ جب بھی اسے دیکھتی تو سوچتی کہ کوئی اس بے حس دنیا میں اتنا مطمئن اور خوش کیسے رہ سکتا ہے تبھی وہ ایک دن اس کے پاس آئی۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ نور نے سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ یشفع جو لان میں پودوں کو پانی دے رہی تھی اس نے حیرانگی سے جواب دیا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

میں آپ سے آپ کا حال نہیں پوچھوں گی حالانکہ جب ہم کسی سے ملتے ہیں تو سب سے پہلے اس کا حال ہی پوچھتے ہیں۔۔۔ نور نے بظاہر نارمل لہجے میں کہا۔۔۔ لیکن یشفع نے اس کی بات پر تعجب سے دیکھا تھا۔۔۔ نور اس کی آنکھوں کا۔ تاثر دیکھ چکی تھی تبھی فوراً بولی۔۔

آپ بھی کہہ رہی ہو گی نا کہ کتنی عجیب باتیں کر رہی ہوں میں یا آپ کو میری دماغی حالت پر شک ہوا ہو گا ہے۔ نا۔۔۔؟؟؟ نور نے اس سے سوال کیا۔۔۔ نہیں۔۔۔ میں نے تو ایسا بالکل بھی نہیں سوچا۔۔۔ لیکن میں جاننا چاہو گی ان باتوں کی وجہ۔۔۔۔۔ یشفع نے اس معصوم لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

مم۔۔۔ می۔۔۔ میں بس آپ سے یہ پوچھنے آئی تھی کہ جب بھی میں نے آپکو دیکھا ہمیشہ مسکراتے ہوئے ہی دیکھا ہے اور آپ کے چہرے پہ ایک سکون محسوس کیا ہے۔۔۔ جس کی تلاش میں میں ایک سال سے بھٹک رہی ہوں۔۔۔ کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کہ یہ سب مجھے کہاں سے ملے گا پلیز۔۔۔ نور نے معصومیت سے کہا۔۔۔

کیا آپ نماز پڑھتی ہیں۔۔۔؟؟ یشفع نے سوال کیا۔۔۔

اور اس سوال پر ندامت سے نور کی آنکھیں جھکی تھیں۔۔۔ وہ کیسے بتاتی کہ اسے تو نماز پڑھنی بھی نہیں آتی۔۔۔ نور نے سر کو نفی میں جنبش دی تھی۔۔۔ دیکھیں میں آپکو شرمندہ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ اگر آپ نہیں پڑھتی تھیں تو اب سے پڑھنا اسٹارٹ کر دیں۔۔۔ بے شک وہ اللہ غفور و رحیم ہے۔۔۔ یشفع نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن مجھے تو نماز پڑھنی بھی نہیں آتی۔۔۔ نور نے جھکے سر سے ہی جواب دیا۔۔۔ کوئی بات نہیں میں سکھا دوں گی۔۔۔ یشفع نے نرمی سے کہا۔۔۔ کیا پھر مجھے سکون مل جائے گا۔۔۔ نور نے سوال کیا۔۔۔

دیکھیں نماز تو بہت سارے لوگ پڑھتے ہیں۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ بے سکون ہیں۔۔۔ جانتی ہیں کیوں۔۔۔ کیونکہ وہ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن ان کا دل نماز میں نہیں لگتا انہیں نماز پڑھتے ہوئے بھی دنیا کی فکر لگی ہوئی ہوتی ہے۔۔۔ وہ جلدی جلدی نماز ختم کرتا ہے تاکہ پھر سے اس دنیا میں گم ہو جائے اکثر اوقات تو انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے نماز میں پڑھا۔ کیا ہے تو ایسے لوگوں کی نماز ان کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔۔۔ ان کی نماز اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہوتی۔۔۔ یشفع نے اسے کافی مفصل طریقے سے بتایا تھا۔۔۔

تو کن لوگوں کی نماز قابلِ قبل ہوتی ہے۔۔۔ نور نے متجسس لہجے میں کہا۔۔۔
ان لوگوں کی ہی نماز قبول ہوتی ہے جو سچے دل سے نماز پڑھتے ہیں وہ صرف اللہ
سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔۔۔ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں انہیں پتا ہوتا ہے کہ
ان کا رب انہیں دیکھ رہا ہے۔۔۔ یہ بات انہیں دنیا کی۔۔۔ رنگینیوں میں بھٹکنے ہی
نہیں دیتی۔۔۔ یشفع نے اب کی۔۔۔ بار اس کے۔۔۔ چہرے کا اچھی طرح جائزہ لیا تھا
۔۔۔ جہاں صرف سوال ہی سوال تھے الجھنیں ہی الجھنیں تھیں۔۔۔
اور پھر ناجانے کیا۔۔۔ ہوا نور چپ چاپ اٹھ کر جانے ہی لگی تھی کہ یشفع نے اسے
پکارا۔۔۔

بات سنیں۔۔۔

جی۔۔۔ نور نے پلٹ کر سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔

کیا میں آپ کا۔۔۔ نام جان سکتی ہوں۔۔۔؟؟؟ یشفع نے پوچھا۔۔۔

جی میرا نام نور العین ہے۔۔۔ نور اتنا کہہ کر پھر سے چل دی۔۔۔ اس دفعہ اس
نے اسے نہیں روکا تھا۔۔۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ خود کھو جے ان سوالات کے جوابات
جو اس کے چہرے پر رقم تھے۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اور پھر نور اکثر یشفع کے پاس آنے لگی۔۔۔ اور اس طرح ان میں دوستی جیسا مضبوط رشتہ بن گیا کبھی نہ ٹوٹنے کے لیے۔۔۔



اور آج یشفع کے نکاح میں اسے دیکھ کر کافی شاکڈ ہوئی تھی اور ابھی اسی نفس کو اپنے کمرے میں دیکھ کر وہ بے ساختہ اٹھی تھی اور تبھی اس کے نازک ہاتھوں نے اس کے گال پر نشان چھوڑا تھا۔۔۔

تم۔۔۔؟؟ نور نے غصے سے کہا۔۔۔

مارو۔۔۔ اور مارو۔۔۔ یہ تمہارا حق ہے میں نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا۔۔۔ پر پلینز میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں پلینز۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔ زالان ملک نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

زالان ملک میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔ ہاں لیکن تمہارا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہو گی تم نے جو کچھ بھی میرے ساتھ کیا میں نے تم سے سوال نہیں کیا کبھی کہ تم نے ایسا کیوں کیا میرے ساتھ زالان ملک۔۔۔ میں نے صبر کیا اور دیکھو آج مجھے میرے رب نے تھام لیا۔۔۔ آج مجھے میرے رب سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ کتنا آسان ہوتا ہے نا تم لوگوں کے لئے کسی کے جذبات سے۔۔۔ کھیلنا

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

---ہے نامسٹر زالان ملک---؟؟؟اس نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نور پلینز مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں اپنے کئیے پر۔۔۔ زالان کی نظریں اب بھی جھکی ہوئیں تھیں۔۔۔

میں کیسے مان لوں۔۔۔ میں اگر تمہیں معاف کر بھی دوں نا زالان تو میرا ضمیر کبھی بھی یہ بات گوارہ نہیں کرے گا وہ شخص جس نے میری محبت میرے بھروسے کو توڑ کر رکھ دیا جس نے محبت جیسی پاکیزہ چیز سے مجھے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا کہ وہ انسان میری عزیز از جان دوست کے ساتھ بھی وہ ہی کرے اس سے پہلے کہ تم اس کی زندگی کا تماشہ بنا دو میں ابھی اسے سب کچھ جا کر بتاؤنگی کہ تم کتنے گھٹیا انسان ہو۔۔۔ اور تبھی اس کی نظریں دروازے کی طرف اٹھی تھیں اور پلٹنا بھول گئیں۔۔۔

یشفع تم۔۔۔ میں تمہارے پاس ہی آرہی تھی۔۔۔ یشفع یہ بالکل بھی اچھا انسان نہیں۔۔۔ یہی وہ شخص ہے جس نے میرا تماشہ بنا کر رکھ دیا تھا۔۔۔ پلینز میری بات کا یقین کرو توڑ دو اس سے سارے رشتے ورنہ یہ تمہاری زندگی کو بھی مذاق بنا کر

رکھ دے گا۔۔۔ نور نے یشفع کو۔ دیکھتے ہی جلدی جلدی بولنا شروع کر دیا کہ کہیں وہ اس کو غلط نہ سمجھ لے وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

نور۔۔۔ مجھے سب پتا ہے۔۔۔ زالان مجھے پہلے ہی سب کچھ بتا چکا ہے اور اس نے کئی دفعہ تم سے معافی مانگنے کا کہا مجھ سے پر میں نے ہی منع کر دیا میں نہیں چاہتی تھی کہ تم ایک مرتبہ پھر ٹوٹو۔۔۔؟ اب وہ اپنے کیئے پر بہت شرمندہ ہے اور وہ۔ کافی بدل چکا ہے خود کو پلیرز معاف کر دو اسے۔۔۔ صرف میرے لیے نور۔۔۔ یشفع نے ملتی لہجے میں کہا۔۔۔

پلیرز نور میرے لیے۔۔۔ یشفع نے اسے خاموش دیکھ کر پھر سے کہا۔۔۔ اور تبھی اس نے یشفع کی طرف دیکھا تھا اس کے لئے تو وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔ اور یہ تو بہت چھوٹی چیز تھی۔۔۔

جاؤ زالان ملک۔۔۔ یشفع مرتضیٰ خان نے اللہ کو حاضر ناظر مان کر اپنی جان سے پیاری دوست کی خاطر تمہیں معاف کیا۔۔۔ اتنا کہہ کر وہ رکی نہیں بلکہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

نور۔۔۔ نور۔۔۔ زالان نے اسے روکنا چاہا تو یسفع نے اسے روک دیا۔۔۔ جانے دو
اسے اسے کچھ ٹائم چاہیے سنبھلنے کے لیے۔۔۔ اور تبھی زالان نے اپنی نصف بہتر
کی جانب مشکور نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔



آج بھی پانچ سالوں بعد وہ اس سے اتنی ہی محبت کرتا تھا جتنی وہ پہلے کرتا تھا
۔۔۔ اس کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔ بلکہ اب تو اس کی محبت میں تو
اب مزید شدت آگئی تھی۔۔۔ اور آج پانچ سالوں بعد وہ واپس اپنے ملک لوٹ رہا
تھا۔۔۔ وہ انہی سوچوں میں گھرا تھا کہ وہ کیسے سامنے کرے گا اس کا۔۔۔ لیکن وہ
نہیں جانتا تھا کہ وہ آنکھیں جو اس عرصے میں ہر لمحہ اس کا انتظار کرتی رہیں
والے تو ہمیشہ کے لئے بند ہو چکی تھیں لیکن کوئی تھا جو آج بھی اس کا انتظار کر
رہی تھیں لیکن وہ گمان نہیں کر سکتا تھا کہ وہ دو آنکھیں اس کا انتظار کر سکتی ہیں
۔۔۔ لیکن ان آنکھوں میں انتظار تھا۔۔۔ بے تحاشہ انتظار۔۔۔



عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

کتنے سالوں بعد وہ اپنے ملک واپس آیا تھا۔۔۔ کتنا بدل گیا تھا سب کچھ۔۔۔ کچھ نہیں بدلا تھا تو وہ تھے اس کے جذبات۔۔۔ تبھی وہ آنکھوں میں نمی لیے آگے بڑھ گیا اور اب وہ جلد سے جلد دادا جان سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔ اب بھی وہ گاڑی میں بیٹھا دادا جان کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ کتنے دکھی ہونگے وہ۔۔۔ اس کا انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔ انہی سوچوں میں گھرے ناجانے کب وہ بخاری ہاؤس پہنچا اسے خبر ہی نہ ہوئی تبھی اس نے ہارن دیا۔۔۔ گھر کا پرانا چوکیدار جو اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا اس نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ صاحب۔۔۔ چوکیدار نے سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسے ہو محمد دین؟؟؟ زین سلام کا جواب دیتا حال احوال دریافت کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ اور اندر آتے ہی وہ سب سے پہلے مسٹر بخاری کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔ گھر میں مکمل خاموشی تھی اسے لگا کہ دادا جان اپنے کمرے میں سوئے ہوئے ہونگے لیکن گھر کی بوسیدہ حالت دیکھ کر اس کے دماغ نے خطرے کا الارم بجایا تھا۔۔۔

السلام علیکم دادا جان۔۔۔ وہ تیز آواز سے کہتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔۔۔ لیکن اندر تو کوئی نہیں تھا خاموشی ہی خاموشی تھی۔۔۔ تبھی اسے محمد دین کی آواز سنائی دی۔۔۔

صاحب۔۔۔ آپکے دادا جان تو جا چکے ہیں۔۔۔ محمد دین کہا۔۔۔
کہاں گئے دادا جان۔۔۔ اس نے جلدی سے سوال کیا۔۔۔
صاحب یہ سب تو آپکو وہ ہی بتا سکتے ہیں جو روز صبح میں آپکا پوچھنے آتے ہیں۔۔۔ محمد دین نے سر جھکا کر کہا۔۔۔

کون آتا ہے یہاں؟؟؟ اس نے جلدی سے پوچھا کیونکہ وہ جلد از جلد مسٹر بخاری کو دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

میں۔۔۔ اس سے۔۔۔ پہلے کہ محمد دین کو جواب دیتا کوئی مانوس آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔ تبھی اس نے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

الحان تو۔۔۔ کیسا ہے یار۔۔۔؟؟؟ زین نے آگے بڑھ کر اس کے گلے لگنا چاہا تھا۔۔۔ لیکن۔۔۔

عائشہ مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

بس وہیں رک جا۔۔۔ ایک بھی قدم آگے مت بڑھانا۔۔۔ آپ کو کیسے یاد آگئی
ہماری مسٹر زین؟؟ اور کیوں آئے ہیں آپ یہاں۔۔۔؟؟ الحان کے لہجے میں
ناراضگی ہی ناراضگی تھی۔۔۔

الحان یہ کیا کہہ رہا ہے تو۔۔۔ کتنا بدل گیا ہے تو۔۔۔ نہیں تو تو نہیں بدل سکتا تو تو
میرا جگری یار ہے نا۔۔۔ زین کو اس کے لہجے کی اجنبیت سے تکلیف ہوئی تھی

بدلے ہم نہیں تو تھا زین اور کس یار کی بات کر رہا ہے تو جب پانچ سال پہلے کسی
کو بھی بتائے بغیر چلا گیا تھا تو تب ہم مر گئے تھے یار۔۔۔ جانا تھا تو چلا جاتا لیکن
اس طرح ہمیں زندہ ہوتے ہوئے بھی مار کر تو نہ جاتا نا زین۔۔۔ تو جانتا ہے میں
نے پل پل دادا جان کو تیرا انتظار کرتے ہوئے دیکھا ہے زین پر تو تو ان کو بھی
اکیلا چھوڑ کر چلا گیا زین۔۔۔ کس کے سہارے چھوڑا تھا زین۔۔۔ بتا مجھے۔۔۔ اور
تبھی الحان نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا جو کب سے سر جھکائے کسی مجرم کی
طرح کھڑا تھا۔۔۔

مار الحان مار۔۔۔ جتنا مارنا ہے مار لے۔۔۔ میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا
۔۔۔ مگر اس طرح مجھے اجنبی تو مت بنا۔۔۔ جانتا ہے میں نے ان پانچ سالوں میں

ایک دن بھی بنا اذیت کے نہیں گزارا ہر پل مجھے میری خود غرضی نے مارا ہے
۔۔۔ میں پہلے بھی اپنی محبت میں خود غرض ہو گیا تھا اور آج سے پانچ سال پہلے
بھی اسی محبت کے وصال نے مجھے خود غرض بنایا تھا۔۔۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر
دے الحان۔۔۔ ایک۔ مرتبہ پھر وہ آگے بڑھ کر الحان کے۔ گلے لگا تھا لیکن اس بار
اس نے اسے روکا نہیں تھا۔۔۔۔۔

میں تو تجھے معاف کر دوں گا زین پر دادا جان سے کیسے معافی مانگے گا۔۔۔۔۔؟؟ الحان نے
کے۔۔۔۔۔ لہجے میں کچھ تھا کہ۔ وہ جلدی سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب کیسے معافی مانگوں گا۔۔۔؟؟ وہ تو مجھے دیکھتے ہی معاف کر دیں گے وہ مجھے
بچپن سے کہتے آئے ہیں۔۔۔ وہ مجھ سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتے کیوں کہ میں ان
کے جگر ولید کی نشانی ہوں۔۔۔۔۔ اس نے کسی معصوم بچے کی طرح کہا۔۔۔۔۔
چل میرے ساتھ۔۔۔ الحان اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو۔ اپنے ساتھ لے آیا اور اب
وہ گاڑی میں بیٹھے منزل کی طرف رواں تھے۔۔۔۔۔

ہم جا کہاں رہے ہیں الحان بتا تو سہی۔۔۔ دیکھ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا بتا مجھے
کہاں لے کر جا رہا ہے۔۔۔ بول تو سہی۔۔۔۔۔ زین زور سے چلایا تھا۔۔۔۔۔

اور تبھی گاڑی رکی تھی۔۔۔ اور الحان گاڑی سے باہر نکلا تھا لیکن زین تو اس جگہ کو دیکھ کر ہی۔ ساکت رہ گیا تھا۔۔۔ وہ جان چکا تھا کہ وہ کیا کھو چکا ہے۔۔۔۔۔ ان کی گاڑی اس وقت قبرستان کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ اور زین کو تو اپنے جسم میں اتنی بھی طاقت محسوس نہیں ہوئی تھی کہ وہ اور کچھ نہیں تو اپنے دادا کی قبر پت۔ جا۔ کر دعا ہی کر لیتا۔۔۔ پھر الحان ہی اسے مسٹر بخاری کی قبر تک لایا تھا۔۔۔۔۔

اور تبھی زین۔ پھٹ پڑا تھا وہ چیخا نہیں تھا چلایا بھی نہیں تھا وہ نوحہ وغیرہ کر کے ان کی روح کو اذیت نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔ اس نے تو بس ایک سوال کیا تھا۔۔۔ نرم لہجے میں۔۔۔ بے بسی کے ساتھ۔۔۔

دادا جان کیوں آپ خفا ہو گئے مجھ سے؟؟ میں جانتا ہوں میں نے آپ کو اذیت دی تھی جو یوں بتائے بغیر چلا گیا لیکن آپ کیوں چلے گئے دادا جان مجھے بتائے بغیر۔۔۔ اب زین کیسے جئے گا دادا جان کیسے؟؟؟؟ اور تبھی وہ روتے روتے اپنے حواس کھو چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ گرتا الحان آگے بڑھ کر اسے تھام چکا تھا اور جیسے تیسے اسے گاڑی میں لٹا کر ہاسپٹل لایا تھا۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اندهری راتوں
جی کون ہے پیشٹ زین بخاری کے ساتھ؟؟ ڈاکٹر نے روم سے باہر آکر سوال کیا۔۔۔

جی میں ہوں ڈاکٹر صاحب۔۔۔ الحان آگے بڑھا تھا۔۔۔ کیسا ہے زین اب؟؟؟

جی۔ الحمد للہ۔۔۔ وہ اب بالکل ٹھیک ہیں بس اسٹریس لینے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔۔۔ آپ ان سے مل سکتے ہیں اب۔۔۔ ڈاکٹر تفصیل بتا کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

اور تبھی وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

کیا یار کتنا ڈرا دیا تھا تو نے؟؟ الحان آگے بڑھ کر اس کے گلے لگا تھا۔۔۔

ڈرا تو مجھے دیا ہے الحال اس زندگی نے۔۔۔ سب کچھ چھین لیا یار مجھ سے؟؟ اب میں کیسے جیوں گایار؟؟؟ زین سسک رہا تھا الحان کی آنکھیں بھی نم۔ تھیں اس نے اسے رونے دیا جب وہ رو رو کر دل کا بوجھ ہلکا کر چکا تو الحان پیچھے ہوا تھا۔۔۔

دیکھ تو ایسے کیوں اذیت دے رہا ہے انکو ان کے لئے دعا کر۔۔۔ ایسے کر کے تو کیوں ان کو تکلیف دے رہا ہے۔۔۔ چل اب میں جاتا ہوں۔۔۔ پوچھ کر آتا ہوں ڈاکٹر سے کہ اس نواب زادے کو کب تک گھر لے جایا جا سکتا ہے۔۔۔ الحان اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal

Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اب زین آنکھیں موندے لیٹا تھا وہ کچھ دیر پر سکون ہونا چاہتا تھا۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں دوائیوں کے زیر اثر دنیا و مافیہا سے خبر ہو چکا تھا۔۔۔



اور اب الحان ملک ہاؤس میں موجود تھا وہ جلد از جلد زالان سے مل کر اسے زین کی واپسی کی خبر سنانا چاہتا تھا۔۔۔

السلام علیکم بھابی۔۔۔۔۔ یشفع کو سامنے پا کر۔ اس نے سلام کیا۔۔۔۔۔ زالان۔ اور الحان بزنس پارٹنرز تھے اور اب ان میں کافی دوستی بھی ہو چکی تھی اور الحان اکثر ہی زالان سے ملنے آتا رہتا تھا تو یشفع بھی اسے جاننے لگی تھی۔۔۔۔۔ اور اسے ہمیشہ بھائی کہہ کر ہی پکارتی تھی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسے ہیں آپ الحان بھائی۔۔۔؟؟ یشفع نے احتراماً پوچھا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بھابی۔۔۔ بھابی وہ میں زالان سے ملنے آیا تھا۔۔۔ کہاں ہے وہ؟؟؟ زالان نے کبھی یشفع سے فری ہونے کی کوشش نہیں کی تھی اور نہ ہی یشفع کے حجاب نے کبھی ایسا ہونے دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو اسٹڈی روم میں ہیں ایک۔ کام کریں آپ بھی وہیں چلے جائیں۔۔۔ یشفع نے اسٹڈی روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

او کے بھا بھی --- وہ کہتا ہوا آگے بڑھ گیا وہ بہت بے چین تھا زالان کو یہ خبر دینے کے لیے --- اسی لئے جلدی سے بغیر ناک کئے اندر داخل ہوا ---

زالان چھوڑ یہ سب میں تجھے کچھ بتانے آیا ہوں سن میری بات --- زالان نے جو کسی فائل کے مطالعے میں مکمل طور پر گم تھا اس اچانک افتاد پر بے یقینی سے زالان کی طرف دیکھا تھا ---

ایسی بھی کیا بات ہے الحان صاحب --- جس نے آپکو یہ زحمت کرنے سے بھی باز رکھا کہ آپ ایک - مرتبہ دروازہ ہی بجالیتے یا سلام ہی کر لیتے کم از کم --- زالان نے اس کے اس طرح آنے پر چوٹ کی طرف تھی مگر دوسری طرف بھی تو الحان تھا جو کب باز آنے والا تھا ---

یار بات ہی کچھ ایسی تھی --- پتا ہے زین واپس آچکا ہے --- الحان نے پر جوش لہجے میں کہا ---

یہ خبر سن کر زالان بھی شاکڈ ہوا تھا --- کیا --- تو سچ کہہ رہا ہے نا --- ہاں بھئی --- یہ کوئی بات ہے مذاق کرنے والی --- اب تو بھی اسٹار پلس کے ڈرامے کی طرح شروع مت ہو جانا اب --- کیا --- کیا --- اور تنہی دونوں کا فلک شکاف قہقہہ گونجا تھا ---

اب کرنا کیا ہے ہمیں۔۔۔ زالان۔۔۔ نے سب تفصیلات جان کر سوال کیا۔۔۔
اب کرنا یہ ہے کہ نور بھابھی اور زین کو کس طرح آمنے سامنے لایا جائے
۔۔۔ اور کچھ دیر سوچنے کے۔ بعد زالان نے اپنا آئیڈیا پیش کیا۔۔۔۔ اور پھر
دونوں اس پر عمل کرنے کے لیے اپنے اپنے راستے چل دیئے۔۔۔۔



زالان یشفع کو سب بتا کر اپنے پلان میں شامل کر چکا تھا۔۔۔۔ تو دوسری طرف
الحان نے بڑی مشکل سے زین کو زالان سے ملنے کے لیے راضی کیا تھا۔۔۔۔
اس وقت یشفع بھی نور کے۔ سر پر سوار تھی۔۔

نور پلیز یار۔۔۔۔ چلو۔ نایار میرے ساتھ۔۔۔۔ نور نے منت کرتے ہوئے کہا۔۔۔
یار ایسے کیسے بہت کام ہے مجھے۔۔۔۔ نور نے بہانہ بنایا۔۔۔ وہ گھر سے اکیڈمی کے
علاوہ کم ہی نکلتی تھی۔۔۔

آنٹی پلیز کہیں نا اسے کب سے بول رہی ہوں اسے پر اسے تو احساس ہی۔ نہیں
ہے نا۔۔۔۔ یشفع نے ایموشنل بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author
For More Novel Please Visit Our Website
www.classicurdumaterial.com

چلی جاؤ بیٹا۔۔۔ بیچاری اکیلی ہوتی ہے سارا دن۔۔۔ شام تک آجانا۔۔۔ مسر خان نے کہا۔۔۔

مما۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ پھر کچھ بولتی یشفع نے اسے ٹوکا اور اس۔۔۔ کا ہاتھ کھینچتے ہوئے اسے روم میں لے آئی۔۔۔

اب تمہارا کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔۔۔ دو۔۔۔ منٹ سے پہلے تم عبایا پہن کر نیچے آجانا۔۔۔ میں نیچے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ وہ کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی اور ناچاہنے کے بعد بھی اسے اس کے ساتھ جانا ہی۔۔۔ پڑا۔۔۔

یشفع۔۔۔۔۔ اب تم نے ایک اور منٹ بھی ضائع کیا نا تو تم نے میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جانا ہے۔۔۔ ایک گھنٹہ ہو چکا ہے ہمیں اور ابھی تک تم نے کچھ نہیں لیا۔۔۔ اور میرا خیال ہے ہم نے مال ایک بھی شاپ نہیں چھوڑی ہے ہم نے۔۔۔۔۔ زالان بھائی اب آپ۔۔۔ ہی اس کو سنبھالیں میں تو جا رہی ہوں۔۔۔۔۔ نور نے زالان کو اپنی طرف کرنا چاہا۔۔۔ جس نے پلان کے مطابق مال میں ہی ملنا تھا۔۔۔۔۔

عاشق مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

ہاں یشفع --- نور بھابی ٹھیک کہہ رہی ہیں --- شاید اب ہمیں کچھ کھانا چاہیے
--- زالان نے یشفع اشارہ کر کے زین اور الحان کے آنے کی خبر دی تھی
--- اس لئے وہ فوراً راضی ہو گئی۔۔۔۔

اب وہ تینوں کیفے ٹیریا کی طرف چل پڑے۔۔۔ اور وہاں پہنچ کر زالان نے
الحان کی تلاش میں پورے کیفے کا جائزہ لیا تھا اور پھر ایک ٹیبل پر اسے پالر اس
طرف چل دیا۔۔۔ نور اور یشفع نے اس کی تائید کی۔۔۔

نور جو کب سے نظریں جھکائے کھڑی تھی کسی مانوس آواز پر۔ اس کی نظریں اٹھی
تھیں اور واپس پلٹنا بھول گئیں سب کچھ ساکت ہو گیا تھا۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ کیسے ہو زین۔۔۔ زالان نے اس سے۔ بغلگیر ہوتے ہوئے کہا
۔۔ الحان اس سے زالان کی طرف سے پہلے ہی معافی مانگ چکا تھا اب وہ اسے اپنی
کسی بھی بات سے شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے پورے دل سے وہ بھی بغلگیر
ہوا تھا۔۔۔ آخر وہ اس کی محبت کی محبت تھی۔۔۔ وہ کیسے نہ معاف کرتا اس
کو۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو؟؟؟ زین نے نرمی سے جواب دیا اور تبھی اسے زالان کے ساتھ دو اور نفوس کی۔ موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ اس لئے اس نے احتراماً سلام کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔ بھابھی۔۔۔ اس نے نور کی طرف ایک نظر دیکھا تھا اور دوبارہ نظر اٹھانے کی جرات نہیں کی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے زالان اور نور کی زندگی میں کوئی مسئلہ ہو۔۔۔ پہچان تو وہ اسے گیا تھا نقاب میں لیکن اتنا کیسے بدل سکتی ہے وہ۔۔۔ یہ سوال اسے بے چین کر گیا تھا۔۔۔ اس کے سلام پر الحان اور زالان۔ کا۔ فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔

تبھی نور بھی ہوش میں آئی تھی۔۔۔ اور ان سب کے اس طرح ہنسنے پر زین نے سوالیہ نظروں سے ان کو دیکھا تھا۔۔۔

اوائے۔۔۔۔۔ کمینے ایسا انسان پہلی دفعہ دیکھا ہے جو اپنی ہی بیوی کو بھابھی کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔ الحان نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی۔ تھی۔۔۔

بیوی؟؟؟ یہ کیا کہہ رہا ہے تو الحان۔۔۔ میں جانے سے پہلے طلاق کے پیپر ز نور کو بھجوا چکا تھا۔۔۔ وہ زالان سے۔۔۔ اس سے پہلے کہ زین کچھ غلط کہتا نور نے آگے بڑھ کر اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

زین تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم جو کرو گے جیسا کہو گے وہ ویسا ہی ہوتا چلا جائے گا
--- نہیں زین تم کوئی خدا نہیں ہو اور تمہیں کیا لگا کہ تم نے مجھے طلاق کے
پیپرز بھجوا دیئے اور کام ختم ہو گیا --- اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے
پوچھا ---

نور تم زالان سے محبت کرتی تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ میں تمہارے اور اس
کے درمیان --- زین نے بات ادھوری چھوڑ دی ---

اس لیے تم بزدلوں کی طرح ملک ہی چھوڑ کر بھاگ گئے --- اور کیا زالان۔ نور۔ لگا
رکھا ہے میری محبت ضرور اس سے ناجائز تھی لیکن تم سے جڑا رشتہ تو جائز تھا نا
زین --- پھر کیوں چلے گئے تم مجھے ایسے چھوڑ کر تم جانتے تھے اس دن نور
تمہارے سامنے ٹوٹی تھی نازین پھر کیوں تم نے اسے جوڑنے کی کوشش نہیں
کی --- کیوں زین؟؟؟؟ نور رو رہی تھی اور وہ بھلا اسے روتے ہوئے کیسے دیکھ
سکتا تھا --- تبھی آگے بڑھ کر انگلیوں کی پوروں پر وہ شفاف موتی چنے تھے
--- وہ تو خوش تھا بہت خوش وہ جان گیا تھا کہ اللہ جی نے اسے کس کے لیے
زندہ رکھا تھا وہ تو سمجھا تھا کہ دادا جان کے بعد اب اس کے پاس جینے کی کوئی

وجہ نہیں ہے۔۔۔ لیکن نور آج بھی اس کی تھی اس کے جینے کی وجہ۔۔۔ یہ احساس ہی اسے اندر تک سرشار کر گیا تھا۔۔۔

نور میں جانتا ہوں میں غلط تھا۔۔۔ مجھے اس طرح جانے کا کوئی حق نہیں تھا۔۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں پر تم تو اس سے محبت کرتی ہو اسلئے میں چاہتا تھا کہ تم اسکے ساتھ ہمیشہ خوشی والی زندگی گزارو۔۔۔ اگر میں یہاں رہتا تو ایسا ممکن نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ میں اپنی نظروں کے سامنے یہ سب ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے میں ہمیشہ کے لئے چلا گیا تھا لیکن دادا جان سے ملنے کے لئے واپس آنا پڑا۔۔۔ دادا جان کے ذکر پر زین کی آنکھیں پھر سے نم ہوئیں تھیں۔۔۔ پلیز بس ایک دفعہ معاف کر دو مجھے۔۔۔ زین نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔ دونوں کی ہی آنکھیں اشکبار تھیں۔۔۔

زین جانتے ہو کتنا انتظار کیا ہے میں نے تمہارا۔۔۔ ایک ایک پل کتنی اذیت میں گزارا ہے۔۔۔ حالانکہ کوئی یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس انتظار کی مدت کب ختم ہو گی۔۔۔ اور ناجانے تم کبھی آؤ گے بھی یا نہیں۔۔۔ بتاؤ زین کیا اس ایک اذیت کا بدلہ چکا سکتے ہو تم۔۔۔ نور نے آج جواب طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نور دیکھو۔۔ میں وہ گزرا وقت تو واپس نہیں لا سکتا۔۔ جانتی ہو وہاں ایک ایک پل
میں نے بھی تکلیف میں گزارا ہے۔۔ میں نے بہت کوشش کی۔ کہ میں کبھی
تمہارے سامنے نہ آؤں لیکن دیکھو تمہاری دعاؤں کا اثر۔۔۔۔ زین تھوڑا شوخ ہوا
تھا۔۔۔

میں نے ابھی معاف نہیں کیا آپکو مسٹر زین بخاری۔۔ نور نے اس یاد دلایا۔۔۔
تو کیا میں جاؤں واپس لندن مسز زین بخاری۔۔۔؟؟؟ زین کی شوخی ہنوز قائم تھی
۔۔۔

اب کی بار جانے کے قابل ہوں گے تو جائیں گے اگر آپ نے دوبارہ کوشش کی
جانے کی تو آپ کو سلامت نہیں چھوڑنا میں نے۔۔ نور نے مصنوعی خفگی دکھاتے
ہوئے کہا۔۔ کیونکہ وہ۔ اب زین کو کھونا نہیں چاہتی تھی وہ۔ جان گئی تھی کہ وہ
اس کا سب کچھ ہے اور اب اس کے بغیر جینے کا وہ سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔۔
اچھا اس کا۔ مطلب میری وائف کو بھی محبت ہو گئی ہے مجھ سے۔۔۔۔ اور یہ سب
کیسے ہو گیا۔۔ زین نے اس کے عبائے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ۔۔ یہ تو بس اللہ جی کا تحفہ ہے۔ اللہ جی نے چن لیا مجھے ہدایت کے لئے
۔۔۔ جانتے ہو زین ان پانچ سالوں میں میں اتنا تو جان چکی ہوں کہ خدا ہی انسان

کو ایسی جگہ لا کر کھڑا کر دیتا ہے جہاں وہ بے بس ہو جاتا ہے۔۔ جہاں اس کی مدد وہ لوگ بھی نہیں کرتے جو کہنے کو ہمدرد ہوتے ہیں یہی وہ مقام ہے جہاں خدا انسان کو اس کی حقیقت سے روشناس کرواتا ہے۔۔۔ نور کی آنکھیں اب بھی بھیگی ہوئیں تھیں لیکن آج وہ زین کو سب کچھ بتا دینا چاہتی تھی۔۔۔

اسکے بعد انسان کا ہاتھ تھام کر اسے سیدھی راہ پر لاتا ہے کیونکہ وہ رب ہے جو انسان کا ہاتھ کبھی بھی کسی بھی حال میں نہیں چھوڑتا۔۔ اور دیکھیں آج اللہ جی نے آپ کو بھی بھیج دیا۔۔۔ نور نے۔ مسکراتے ہوئے زین کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

تم صحیح کہہ رہی ہو نور اس عرصے نے ہمیں ایک دوسرے اور اس سے بڑھ کر ہمارے رب سے ملوا دیا۔۔۔ بے شک آزمائشیں مومنوں پر ہی اترتی ہیں۔۔۔ اور تبھی زین نے اس کا ہاتھ تھام کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

تیار رہو مسز زین بخاری۔۔ جلد آ رہا ہوں بارات لے کر۔۔۔

اور تبھی اس کے چہرے پر بہت سے خوشی کے رنگ بکھرے تھے۔۔ آج ایک دوسرے کو پا کر سارے گلے شکوے ختم ہو چکے تھے اب ان کی زندگی میں بہاریں ہی بہاریں تھیں۔۔۔ جب وہ ہوش کی دنیا میں لوٹے تو ان تینوں کو موجود

نہ پا کر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اور تبھی دونوں نے زور سے
قہقہہ لگایا تھا اور پھر ان کی تلاش میں آگے بڑھ گئے۔۔۔ دونوں جانتے تھے ضرور
وہ لوگ مسز خان کے پاس ہی گئے ہونگے۔۔۔ اس لئے وہ بھی

خان ہاؤس کی جانب چل پڑے۔۔۔ مسز خان ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر اندر تک
سرشار ہو چکی تھیں۔۔۔



ارے رمان بیٹا کہاں جا رہے ہو بات سنو۔۔۔ ادھر آؤ کیوں تھکا رہے ہو ماما
کو۔۔۔ نور بھاری لہنگا سنبھالتے ہوئے کب رمان کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور وہ تھا
کہ ہاتھ نہیں آرہا تھا۔۔۔ آج الحان کی شادی تھی اور اس نے خاص طور پر نور
اور زین کو انوائٹ کیا تھا۔۔۔ ابھی نور اس کے پیچھے بھاگ ہی رہی تھی کہ وہ
سامنے سے آتے زین کو نہ دیکھ پائی اور زور سے اس سے ٹکرائی تھی۔۔۔
کیا ہوا بیگم یہ بنا آنکھوں کے کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔ زین نے اس کو اس طرح
ہلکان ہوتے دیکھ کر پوچھا تھا۔۔۔
اور جواب نور کی جگہ کہیں اور سے آیا تھا۔۔۔

پاپا آپ نے اپنی شادی میں کتنے پیشے گائے تھے۔۔۔ رمان نے اپنی توتلی زبان سے زین سے سوال کیا۔۔۔

تھوڑے سے پیشے گائے تھے پر آپ کوں پوچھ رہے ہو میری جان۔۔۔۔؟؟ زین نے گھٹنے زمین پر جما کر اس کے۔۔۔ گال پر پیار کر کے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پاپا اتنے شے پیشوں میں آپ نے اننی بلی مشیت کوں لے لی؟؟؟؟ رمان نے نور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تبھی زین کا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا تھا اور نور حیرت سے کھڑی اپنے تین سال کے پیارے سے رمان کی جانب دیکھ رہی تھی جو اس کی طرف شرارتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہیں کیمرے کی آنکھ نے یہ لمحہ مقید کیا تھا اور اتنی آزمائشوں کے بعد آج ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔۔۔



(ختم شدہ)۔۔۔۔۔

عائشہ مغل

Classic Urdu Material | by Ayesha Maughal
Andehri Raton K Panchi (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com